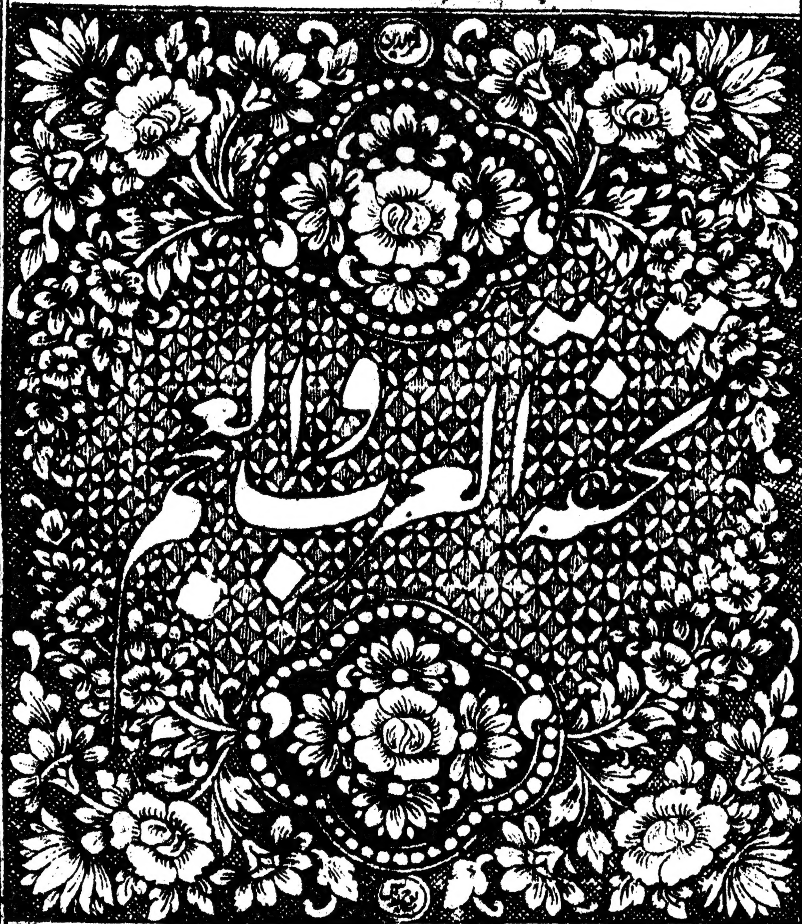
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232421
UNIVERSAL
LIBRARY

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه



بمطبع حسنی واقع محله مطبع

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه



بمطبع حسنی واقع دہلی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدنا الی سبل الایمان والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی ارشدنا طرق الامان وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الابرار الی الابد

امابعد مسکین محمد قطب الدین بخدمات عالیات بھائی مسلمانونکے بعد ابلاغ سلام کے بحسب حدیث النصح لکل مسلم کے التماس کرتا ہی کہ عرصہ تخمیناً چالیس بیالیس برس کا گذرا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت سید احمد صاحب و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب و مولانا عبد الحی صاحب کے طرف پنجاب کے بعضے مفسدین مزاجونکی خیال مین کچھ انکار تقلید ائمہ دین متین علیہم الرحمۃ کا آیا تھا اور تخم عناد کا فقہا و فقہ کی طرف سے خصوصاً جناب امام صاحب کی طرف سے اونکی دلمین جما تھا منجملہ اونکی مولوی عبد الحق بنارسی نے مدعی خلافت حضرت سید احمد کے بنکر اور اس پردہ مین داد خوب لامذہبی کی دیکر بہت مسلمانونکو بہکایا اور فساد نواحدث مذہب کا پھیلایا تھا سواوس عرصہ مین پورب کے دیندار لوگون اور مریدین خاص اور خلفاء حضرت سید احمد صاحب نے فتوی حرمین شریفین سے طلب کئی چنانچہ چارون مذہب کی مفتیونکے ادام

ان کی دیگر علمانے مثل شیخ محمد عابد سندہی مصنف طوالع الانوار حاشیہ در مختار وغیرہ
نے بالاتفاق لکھدیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہین اور اوس فتوی پر مواہیر اپنے
ثبت فرمائی بعد اوسکے اوس فتوی پر تمام علماء و مدرسین کلکتہ وغیرہ نے خصوصًا خلفا حضرت
سید احمد صاحب نے مہرین اپنی کین اور ایسے لوگونکی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ مین مولوی
محمد وجیہ الدین صاحب جو مدرس اول مدرسہ کلکتہ کے اور سرآمد علماء پورب کے ہین ایک رسالہ
موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات و احادیث ہی اس فرقہ فتنہ انگیز کرد
مین اور استدلالات اپنی مذہب حنفی مین اور دفع شکوک مخالفین مین کہ خوبی اوسکی دیکھنی سے
معلوم ہوتی ہی اور اوسپر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفا حضرت سید احمد صاحب
مواہیر ثبت کرائین تب لامذہب خائب و خاسر ہوئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضوں نے تقیہ پر کلام
فرمایا مگر شور و فساد کا جو اعلان تہا وہ ہٹ گیا اور نابود ہوا بعد اوسکے ایک عرصہ کے بعد ایک
شخص عبد اللہ صفی پور رنگی دماغ مین یہہ خلل پیدا ہوا اور مکہ معظمہ مین وہ اسی جرم مین قید ہوا
اور بہت ذلت و خواری اوسنے اوٹہائی مدتی کنی کے تب وہان سے اوسنے توبہ کا اظہار کرکے
بباعث بعضے رحم مزاجون کی اعانت کے رہائی پاکر اور کتنے شہرونمین پھر پہراکر دہلی مین آنکر وہی
فساد لامذہبی کا پہیلانا شروع کیا بہتونکو لامذہب بنایا اور کتنونکو شبہہ مین ڈالکر تباہ کیا اسی اثنا
مین جناب مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم اور مولوی محبوب العلی صاحب مرحوم اور مولوی عبد الخالق
صاحب مرحوم دہلی مین موجود تھے اور یہہ صاحب ایسے لوگونسے بہت ہی ناراض رہتی تہی اور انکی
کلمات سنکر چہرہ مبارک حضرت مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم سرخ ہوجاتا تہا اور فرماتے تہے کہ یہہ

لوگ ضال ہین اور مولوی محبوب العلی صاحب ایسے لوگونکو بہتر فرقہ کا ملعونہ فرماتے تہے اور
قلع قمع ان لوگون کا بوجہ احسن کرتے تہی اور کوئی لامذہب اونکی سامنی دم نہ مار سکتا تہا
اور مولوی عبد الخالق صاحب بہی انکا ردّ وکدّ بوجہ احسن فرماتی تہے اور خوب انکی گت کرتی تہے
اور فرماتی تہی کہ یہہ لوگ چہوٹی رافضی ہین چنانچہ اوسوقت کی لوگونکو خوب معلوم ہے اور جو جو
کہ سمجہہ کچہہ رکہتے تہے وہ بہی نہایت رنج اوٹہاتے تہی منجملہ اونکی سید نذیر حسین صاحب نے
بہی دفع اس فتنہ مین بہت سعی کے کہ مولوی حقی اور عبد المجید پوربی سے اسباب مین بہت
گفتگو کرکے اون کو ساکت کیا بلکہ اونکی جوابات شکوک مین ایک رسالہ لکہا اور اوسمین تعریفین امام
صاحب کے اور حقیت اپنے مذہب حنفی کے اور جواب مخالفین کے اور مرجوحیت مذہب غیر کے
بیان کی اور رواۃ احادیث پر جو خلاف احادیث متمسکہ مذہب حنفی کی ہین جرح وقدح بوجہ احسن
فرماکر اونکو ضعیف جتایا اور بارہا اپنی زبان مبارک سے ان لامذہبونکو رافضیونکا بہائی کہا
لیکن عبد اللہ صفی پوری اور اونکی اتباع فی زمانا آخر لاچار ہوکر سب نے صلاح ومشورہ کی کہ اونمین
خاص سید نذیر حسین صاحب اور مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب بہی شریک تہے سن ایکہزار
دوسو چون ہجریمین ایک استفتا مولانا محمد اسحق صاحب نواسہ وجانشین حضرت شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پیش کیا او نہون نے اوسکے جواب مین تقلید امام معین کو واجب مخیر اور منکر
اوسکیکو ضال ارقام فرمایا پہر اوس فتوی پر دیگر علماء شہر نے بہی کچہہ عبارتین لکہہ کر
مہرین کین اور نام اون علماء کی یہہ ہین مولوی مفتی محمد صدر الدین صاحب ومفتی اکرام الدین
صاحب ومفتی رحمت علی صاحب ومولوی عبد الخالق صاحب استاذ سید نذیر حسین صاحب

و مولوی محمد حیات لاہوری صاحب و مولوی مملوک العلی صاحب و مولوی سید محمد صاحب بیان
شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین شاہ غلام العلی صاحب مرحوم و مولوی محمد علی صاحب رامپوری
خلیفہ سید احمد صاحب و مولوی حیدر علی صاحب و مولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے پھر اس فتوی کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب ڈہنگانی نے اس
کیا کہ جواب مولوی کا ایک باب منعقد کیا پہلے ترجمہ لکہا پھر خلاصہ کیا اور اسکو ایک رسالہ بنا کر نام
فتح الاسلام رکہا پھر اس رسالہ کو مولوی خواجہ ضیاء الدین نے کلکتہ کو واسطے چھپنے کے پاس حاجی
عبد اللہ صاحب کے بدست آخون ہارون کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتوی حرمین شریفین کا
جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہی اس رسالہ مین منضم کرکے چہپایا اور اس رسالہ کا نام تنبیہ الضالین رکہا
اور وہ رسالہ یہان دہلی مین آیا اور کئی بار چہپا خدا کی فضل سے مذہب لا مذہبونکا نابود ہوا اور اگرچہ
بعضے اوسی وطیرہ ہی پر رہے لیکن دبے ہوئے اور تقیہ مین اپنا کام نکالتے رہے اس بیچ مین مکہ معظمہ مین
کئی بار ایسے لوگ سزایاب ہوئے بعضے تائب ہوئے بعضے نکالے گئے پھر اس بلا کے دفع مین سید نذیر حسین
صاحب بجان و دل ہمارے ساتہ رہے حتی کہ تنویر العینین کے مضامین کے رد مین جسکو لوگ منسوب مولانا
اسمعیل کی طرف کرتے ہین مدلل ایک رسالہ زبان عربی مین لکہا اور سورہ فاتحہ کی نہ پڑہنے مین بھی امام کے
بھی ایک رسالہ لکہا اور اخفاء آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین بھی خوب خوب عبارتین اور روایتین
لکہین اور لکہا کہ عدم رفع یدین نماز مین احق ہی اور رفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی تعریفین
لکہین چنانچہ وہ اب تک میرے ایک دوست کے پاس موجود ہین اور چونکہ سید صاحب اس فقیر سے نہایت
محبت رکہتے تہے ترجمہ کو میرے ہان آتے تہے [illegible] ورنہ تو کچھ جانتے نہین ہمکو کوئی استادی

کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کی ہی دیکہو تو ہم کیسا قرآن و حدیث سے ثابت
کرتے ہین اور ایک صاحب نے پوچہا کہ تقلید ایک امام کی کیا واجب ہے سید صاحب نے کہا کہ واجب
کیا بلکہ فرض ہے جو تہائی سر کا مسح کوئی نکر لیگا تو وضو حنفی کا صحیح نہو گا پہر بعد ایک عرصہ
کے بعض لوگونکو شیطان نے ورغلانا کہ وہی سوسے پہر پیدا ہوئی اور تقلید مذہب خاص کو بدعت
و ضلالت و شرک بتانی لگے بلکہ ایک فتوی ٹونک کے نام سے منگا کے چہپوایا اوسوقت مین
میرزا فتح الملک ولیعہد زندہ تہی اونکی ایما سے مولوی بشیر الدین صاحب نے کہ ولیعہد بہادر
کے ہان منسلک تہے وجوب تقلید امام معین مین فتوی لکہا اور اوسپر تمام علماء شہر کی مواہیر ثبت
ہوئین چرچا لامذہبی کا نہ رہا پر جنکی جبلی اپنا جرگہ باندہتی رہی بعد غدر کے لامذہبون نے یہہ پیرایہ
اختیار کیا کہ سید نذیر حسین صاحب کے پاس حلقہ باندہ کر بیٹہنا شروع کیا کیا مسجد مین اونکی
مکانپر اور جب کوئی بات لامذہبی کی موہنہ سے نکالین یا عمل کرین تو حوالہ سید صاحب کا دین ہم لوگ
اونکو جہٹلاوین کہ تم جہوٹی ہو وہ ایسے ہرگز نہین ہین اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا
مقولہ کہی کہ وہ آپکا حوالہ دیتی ہین تو سید صاحب یہی فرماوین کہ وہ جاہل ہین اونکا کیا اعتبار
آخر نوبت بایجا رسید کہ اماموں پر اور اونکی اتباع پر کہلم کہلا لگے تبری ہونے اور اتخذوا احبارہم
کے مصداق لگے ٹہرانی تو حنفیون نے وہی فتوی مولوی بشیر الدین صاحب کا نکالا اور جن جنکی مہرین
اوسپر بسبب فوت ہونے ولیعہد مرحوم کی نہوئین تہی کرائین چنانچہ سید نذیر حسین صاحب نے یہہ عبارت
لکہکر مہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت و ضلالت کہی وہ مردود و گمراہ ہی چنانچہ فتوی
چہپ گیا پر لامذہبون نے نہ مانا اور لامذہبی مین زیادہ مصر ہوگئے اور نشست برخاست سید صاحب کا

زیادہ رکہنی لگے اور سید صاحب کو ایسا ورغلانا اور اپنی ساتہہ سا نہا کہ سید بھی اونکی ممنونی و
مشکور ہین لٹو بنکر اونکی حمایت لگی کرنے اور لگی کہنے کہ مین تو بیس بائیس برس سے اسکی تہا بر
کسی کو معلوم نہا اور مین کیا کرون مجکو تو یہہ نہین سوجہتی ہے تب فقیر نے بعد استخارہ مسنونہ کے
دو رسالے ایک **تنویر الحق** اور دوسرا **توفیر الحق** لکہا اور اونمین دلایل اپنی مذہب کے
قرآن و حدیث و اجماع امت سے لکہے اور وجوب تقلید امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے
تہے کتب معتبرہ سے لکہے سو تنویر الحق کے جواب مین رسالہ معیار لکہا کہ اوس سے تمام مقلدین کیا
اولیا اور کیا علما و صلحا متقدمین و متاخرین مشرک و بدعتی ٹہری سید صاحب کے ذات سے بعید ہے
کہ ایسے واہیات لکہین اگرچہ اسکلام سے وہ امصار و دیار مین ایسے بدنام و خوار ہوی ہین کہ حاجت
بیان کی نہین پر اوسکو بہی اونہون نے اپنا نام و نمود سمجہا غرضکہ جب معیار چہپی اور ملکون مین اوسکی
گمراہی پہیلی اور اطراف و جوانب سے اوسکے پیرونکی گمراہی اور لامذہبی اور فساد اور انکار تبعیت
امام اور تقلید معین کی شکایت مین فقیر کے پاس خطوط پہونچی تو اگرچہ اوس معیار کے کئی جگہہ
رد بخوبی ہوئی اور ہورہے ہین اور تمام اوسکے مؤلف کی دہوکے بازیان اور سرقے اور بدیانتیان
اور ابلہ فریبیان اور تجاہل عارفانہ اور ہٹ دہرمیان ظاہر ہورہے ہین بلکہ ایک رسالہ
مدار الحق نام جو رد مین اوسکے مولوی **محمد شاہ** صاحب نے بسعی تمام کتب معتبرہ اہل سنت
و جماعت سے یعنے قرآن و حدیث و اصول و فقہ و عقائد وغیرہ سے لکہا ہی وہ اتمام کو پہونچا ہے
عنقریب چہپتا ہی انشاء اللہ تعالی اوسکی کیفیت حقیقت کی دیکہنے سی معلوم ہوگی اور حق تو یہہ ہے
کہ جو فقیر نے کہا ہے کہ علاج نہین ہے اوس کا سو صحیح ہے عالم بغرور وجہ تک کہ معتقدات

اور تحقیقات میں کیونہ دیکہے اسیطرح حلال نہین اوسکو کہ جو معیار کو دیکہہ کر غرہ ہووے جبتک
رسالہ مدار الحق مؤلفہ مولوی محمد شاہ کو نہ دیکہی پر تہوڑا عرصہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے مزید
حفاظت عوام وخواص کے ایک استفتا علماء امصار دیار ہند و ولایت پیش کرکے جواب اوسکا
لیا اور مواہیر اونکے اوسپر کرائین پہر اب اس برس ۱۲۸۴ جو راسی ہجریہ ہین کہ جو نواب محمد محمود علی خان صاحب
والی قصبہ جہتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف مین معہ قافلہ حاضر ہوئی اور یہہ فقیر بہی
اونکی ہمراہ تہا اس فقیر نے وہی استفتا ساتہہ تہوڑے سے فرق کی بسبب مزید عبارات اور
دلائل اور نقول علما اور اضافۂ عبارات کے حرمین شریفین کے مفتیوں اور علماء کے آگے خود پیش کرکے
جواب حاصل کیا اور اون کے مواہیر سے اوسکو مزین کیا تا جو کوئی اوسکو بغور دیکہے راہ مستقیم سے
نہ ڈگی اور ترجمہ اوسکا اردو کرواکر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفۃ العرب والعجم
رکہا اور اس فقیر نے بارہا حرمین شریفین مین استخارہ مسنونہ کیا اور بالحاح تمام دعا کی کہ یا الٰہی
اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہمکو بہی اسیکی طرف ہدایت ہو والا ان سبکو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو
لیکن جب استخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہوا کہ لاکہون کروڑون اچہی لوگ کیونکر خلاف حق پر ہو سکتے
ہین کہ حضرت نے فرمایا ہی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ یعنے پیروی کرو جماعت کثیر کی ف مراد اس سے یہہ ہے کہ جسپر اکثر مسلمان
ہون کما قال الملا علی القاری بن بلا شبہ جو کوئی الگ ہوا جماعت سی الگ کرکے دوزخ مین ڈالا
جاویگا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ
اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

بیت ان اللہ نہین جمع کرتا ہے بیرے امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اللہ کا ہاتھہ جماعت پر ہے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کر کر ڈالا جاویگا دوزخمین نقل کی یہہ ترمذی نے

ف ہاتھہ اللہ کا جماعت پر یعنی محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کے اللہ تعالی نی عطا فرمائی ہی کہ جس بات پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہی غلط اور فرمایا اِنَّ الشَّیطٰنَ ذِئبُ الاِنسَانِ کَذِئبِ الغَنَمِ یَاخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُم وَالشِّعَابَ وَعَلَیکُم بِالجَمَاعَۃِ وَالعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحمَدُ یعنی تحقیق شیطان بہیڑیا ہے آدمی کا مانند بہیڑیی بکری کے کہ لیتا ہے بکری بہاگنے والیکو ریوڑ مین سے اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہی تم پر جماعت روایت کی یہہ احمد نے

ف مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علماء سے الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہ راہ اسلام چھوڑ کر گمراہیونکی گہاٹیو مین مت بیٹھو بلکہ فرمایا مَن فَارَقَ الجَمَاعَۃَ شِبرًا فَقَد خَلَعَ رِبقَۃَ الاِسلَامِ مِن عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ یعنی جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سی بالشت بہر یعنی ایک ساعت بس تحقیق نکالا اوسنے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی یعنی اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکے سی باہر آوی اگر دوراہہ کی مثال حضرت نی مثال

منافق کی فرمائی ہی اس حدیث مین جو صحیح مسلم مین موجود ہے ÷ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً یعنی منافق کی مثال اوس بکری کے ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو ریوڑون مین کبہی اس ریوڑ مین اور کبہی اوس ریوڑ مین **ف** یعنی وہ کمبخت ادہر کا نہ ادہر کا اور عرب کے علما پر جو بعضے احمق لوگ طعن کرتے ہین بڑی خطا پر ہین اسلیے کہ وہ خیر البقاع کے رہنی والی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جس جگہ کے حق مین فرمایا ہے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسی کہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکی جیسیکہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی کہ جگہہ پکڑتی ہے بکری پہاڑ کی چوٹی پہاڑ پر روایت کی یہہ ترمذی نی مشکوۃ **ف** یعنی معنی یہہ ہین کہ دین آخر زمانہ مین نزدیک ظاہر ہونے فتنون کی پہر آویگا طرف حجاز کی جیسیکہ شروع ہوا تہا اول وہین سی مرقات چہ جای علما کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض ہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ÷ سبحان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنی دیکہا کہ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمۃ کا کہ وقت پڑہانی حدیث کی جہان تعارض ہوا حدیث مین اور روایت فقہی مین اوسیوقت حدیث متمسک حنفیہ کے بیان فرما کر دفع تعارض کا کر دیا کہ پڑہنی والی کو تسکین ہو گئی اور سوء ظنی بہ نسبت مذہب کی نہونی پائی بلکہ حقیت مذہب

اپنے دلمین خوب جم گئی یا یہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہوگیا کہ جو روایت فقہی ظاہر مین مخالف حدیث کی معلوم ہوئی تو وہ توجیہ دتاویل جو شارحین مقبول الہی لکھہ گئے ہین قبول نکرکے اور فقہا رکو مخالف حدیث کا ٹھراکر بڑسنی و الیکو خلجان مین ڈال کر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاگرد کو منکر فقہ اور فقہا بناکر تقلید مذہب سے نفرت دلاکر اپنے تقلید کے جال مین پہنساکر لا مذہب بنایا مثل مشہور ہے بڑی بہو کو بلاؤ کہ بکھیر مین نون ڈالی حال آنکہ غیر مجتہد کو اپنی رائی سی فتوی دینا درست نہین جیسا کہ علمانے اکثر اصول اور فروع مین تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس ان لوگون سے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چہوڑکر تابع داری غیر مجتہد نافہم اس زمانہ فساد انگیز کی کرتے ہین اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن رات جاری رکھتی ہین بیت چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد؛ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وَاَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٭

تمّ بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ الاسماء الحسنی والصلوۃ علی من لہ المعراج

سب تعریفین اللہ کیو اسطی ہین وہ اللہ کہ اوسیکی واسطی نام نیک ہین اور رحمتا وترے اوس شخص پر کہ اوسیکی واسطی معراج

الاعلی وعلی الہ واصحابہ نجوم الوری واحبابہ وانصارہ ائمۃ الھدی

بہت بڑے ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور یاروں اونکے کہ ستارہ مخلوقات کی ہین اور اونکی دوستون اور اونکی مددگارون پرکہ امام ہدایت کی ہین

ما قولکم دام فیضکم یا علماء الحرمین الشریفین یا اھل الحجاز

کیا ہی قول تمہارا ہمیشہ رکہی اللہ تعالے فیض تمہارا ای علمار مکہ اور مدینہ کی یعنے اہل حجاز

الذین ھم ملجاء الدین کما قال سیدنا ومولانا رسول اللہ صلی

کہ وہ پناہ دین کی ہین جیسا کہ فرمایا سردار اور مولی ہمارے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم ان الدین یارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ

اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ دین سمٹا دیگا طرف حجاز کے جیسا کہ سمٹ کر جاتا ہے سانپ

الی حجرھا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروية من راس

طرف سوراخ اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین مانند جگہہ پکڑنے بکری پہاڑ کے

في جواز التقليد

الجبل رواه الترمذي فيما قال عمر وان التقليد غير جائز لقوله

پہاڑ کی چوٹی پر نقل کیے یہہ ترمذی نے اوس مسئلہ مین کہا عمر نے کہ بیشک تقلید کرنے کسیکے جائز نہین ہے واسطے فرمانے

تعالى يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر

اللہ تعالی کی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو تابعداری کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اور اپنی صاحبان امر کے

منكم فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول الاية فلذا قال

پس اگر جھگڑو تم کسی چیز مین تو رجوع کرو طرف خدا اور رسول کی اخیر آیتہ تک بس اسیلیے کہا

ابن حزم في كتابه المحلى باب التقليد لا يحل لاحد ان يقلد احدا

ابن حزم نے اپنی کتاب محلی مین یہہ باب تقلید کا ہی نہین جائز ہی کسیکے لئی یہہ کہ تقلید کری کسیکے

لا حيا ولا ميتا وعلى كل احد من الاجتهاد بحسب طاقته انتهى

نہ کسی زندہ کی اور نہ کسی مردے کی اور لازم ہے ہر ایک پر اجتہاد کرنا بحسب طاقت اپنی کی تمام ہو کلام ابن حزم کا

وقال ابو حنيفة واحمد ابن حنبل لا تقلدني ولا مالكا ولا غيره

اور کہا ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ امام مالک کی اور نہ اور کسیکے

خذ الاحكام من حيث اخذوا من الكتاب والسنة انتهى بل هو

لے تو احکام کو جہان سے لیا اونہون نے کہ وہ کتاب اور سنت ہی تمام ہو کلام دونون کے بلکہ تقلید

شرك كما قال الله تعالى اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا

شرک ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بکڑا ہی یہود و نصاری نے اپنے عالمون اور زاہدونکو رب

من دون الله كما جاء تفسيره في حديث عدي ابن ابي حاتم

سوای اللہ کے جیسکہ آئی ہے تفسیر اسکے بیچ حدیث عدی بن ابی حاتم کے

اَنَّهُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ فِی سُوْ

کہ انہوں نے کہا کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سنا میں نے آپ سے پڑہتے تھے سورہ

بَرَاءَۃَ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ قَالَ

برات میں کہ پکڑا یہود و نصاریٰ نے اپنی عالموں اور درویشوں کو رب سوای اللہ کے فرمایا آپ نے

اَمَا اَنَّھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّھُمْ اِذَا اَحَلُّوْا لَھُمْ شَیْئًا اِسْتَحَلُّوْہُ وَاِذَا

آگاہ ہو تحقیق وہ نہیں پوجتی ہیں انکو ولیکن وہ جسوقت کہ حلال کرتے ہیں انکے لئے کسی چیز کو حلال جانتی ہیں اسکو

حَرَّمُوْا عَلَیْھِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اِنْتَھٰی کَلَامُ عَمْرٍو

جسوقت حرام کرتی ہیں ان پر کسی چیز کو حرام جانتے وہ اسکو روایت کیا اسکو ترمذی نے تمام ہوا کلام عمرو کا

فَقَالَ زَیْدٌ اِنَّ التَّقْلِیْدَ جَائِزٌ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَالْاِجْمَاعِ وَالْقِیَاسِ

پس کہا زید نے کہ بلاشبہ تقلید جائز ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیاس سے

فَاَمَّا الْکِتَابُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ای پر کتاب پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس پوچھو تم عالموں سے اگر نہیں جانتے ہو تم

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنیوالے اول لوگ جو ہیں مہاجرین اور انصار سے

وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ الْاٰیَۃَ وَاَمَّا

اور وہ لوگ کہ پیروی کی انکی اچھی طرح راضی ہوا اللہ انسے اور راضی ہوی وہ اللہ سے اخیر آیۃ تک ای

السُّنَّۃُ فَاُخْرِجَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سنت پس روایت کی گئی ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بکتاب اللہ قال

بھیجا معاذ کو طرف یمن کی پس فرمایا کہ کیونکر حکم کریگا تو پس کہا معاذ نے کہ حکم کرونگا بیچ موجب کتاب اللہ کے فرمایا

فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد

پس اگر نہ پاوے تو بیچ کتاب اللہ کے کہا معاذ نے پس حکم کرونگا بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا آپنے پس اگر نہ پاوے تو

فی سنۃ رسول اللہ قال اجتھد برائی قال الحمد للہ الذی وفق

بیچ سنت رسول خدا کے کہا معاذ نے اجتہاد کرونگا اپنی عقل سے فرمایا آپنے کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ توفیق دی

رسول رسول اللہ رواہ الترمذی وغیرہ من اھل الحدیث فذلک

بھیجے ہوئے رسول خدا کو نقل کی یہہ ترمذی وغیرہ نے اہل حدیث سے پس یہہ

الحدیث صریح فی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل معاذ

حدیث صریح ہے اسمین کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا معاذ بن جبل کو

بن جبل متبوع اھل الیمن وایاھم اتباعہ واما الاجماع فقال السیوطی

متبوع یمن والونکا اور یمن والون کو تابع واسطے معاذ کا اسپر اجماع پس کہا سیوطی نے

فی جزیل المواھب وبعض شراح کتب الاصول قال القرافی

بیچ کتاب جزیل المواہب کے اور بعض شارحین اصول کی کتابون کے نے کہ کہا قرافی نے

قد انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من العلماء من شاء

کہ تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق جو مسلم ہو پس لازم ہے اوسکو یہہ کہ تقلید کرے علما میں سے جسکی چاہے

من غیر حجر انتہی وقال عبد السلام فی شرح متن الجوھرۃ

بغیر ممانعت کے اور کہا عبد السلام نے بیچ شرح متن جوہرہ کے

وقد انعقد الاجماع علی ان من قلد فی الفروع ومسائل الاجتهاد

اور تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ جو کوئی تقلید کری فروع مین اور مسایل اجتہادیہ مین

واحدا من ھؤلاء برئ من عھدۃ التکلیف انتھی کلاما القیاس فلان تقلید عمدۃ ائمۃ

ایک شخص کی ان علمائین سے تو فارغ ہو جائیگا عہدہ تکلیف کے سی اہیر قیاس بس تحقیق تقلید عمدہ اماموں

الحدیث کالبخاری ومسلم مثلا فی تصحیح الاحادیث جائز بالاجماع

حدیث کی مانند بخاری اور مسلم کے مثلا بیچ صحیح کرنے حدیثوں کے جایز ہے بالاجماع

فکذالک تقلید عمدۃ ائمۃ الدین کابی حنیفۃ او مالک او الشافعی

بس ایسی ہے تقلید عمدہ اماموں دین کی مانند ابو حنیفہ یا مالک یا شافعی

او احمد بن حنبل فی المسائل کان جائزا بالاجماع لاتحاد العلۃ

یا احمد بن حنبل کی بیچ مسلوں کے ہو گی جائز بالاجماع واسطے اتحاد علت کی

فالجواب عن الایۃ ان الخطاب فی قولہ تعالی فان تنازعتم فی شیئ

بس جواب آیت سے یہہ ہی کہ تحقیق خطاب بیچ قول اللہ تعالی کے فان تنازعتم فی شیئ

فردوہ الی اللہ والرسول لاھل التنازع فکان المعنی ھکذا یا ایھا

فردوہ الی اللہ والرسول کے واسطے اہل تنازع کی ہے بس ہو گی معنی یہہ سلے وہ

الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان

لوگو کہ ایمان لائی ہو فرمان برداری کرو اللہ کے اور فرمان برداری کرو رسول اللہ کے اور اپنے صاحبان امر کی یعنی اپنی حکام مسلمانونکی

تنازعتم فی شیئ من الاحکام فردوہ الی اللہ والرسول ای الی کتاب اللہ

جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے احکام مین سے بس رجوع کرو تم طرف اللہ اور رسول کی یعنے طرف کتاب اللہ

وسنة رسول الله ان كنتم اهل العلم والى عالم كتاب الله وسنة رسول

اور سنت رسول اللہ کے اگر ہو تم اہل علم سے اور طرف عالم کتاب اللہ اور سنت رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان كنتم غير اهل العلم لتعذر الرد في زماننا الى الله و

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ہو تم غیر اہل علم میں سے واسطے مشکل ہونے رجوع کی بیچ زمانہ ہماری کے طرف اللہ کے اور

رسوله فوجب تقدير الكلام كما قلنا فدلت الاية على وجوب التقليد

رسول اوسکے کے پس واجب ہوئی تقدیر کلام کی جیسا کہ کہا ہمنے پس دلالت کیا آیت نے اوپر واجب ہونے تقلید کے

والجواب عن قول الامامين الهمامين انه خطاب

اور جواب قول اماموں بزرگ کی سے یہ ہے کہ یہ خطاب ہے

لمن صار مجتهدا كما صرح به الامام عبد الوهاب الشعراني في الميزان

واسطے اوس شخص کے کہ ہو گیا ہی مجتہد جیسے کہ بیان کیا ہی اوسکو امام عبد الوہاب شعرانی نے بیچ کتاب میزان

الصغرى حيث قال بلغنا ان شخصا استشاره رضي الله تعالى عنه في تقليد

صغری کے کہ کہا پہنچا ہمکو کہ بلا شبہ ایک شخص نے مشورہ لیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیچ تقلید کسی

احد من علماء عصره فقال لا تقلدني ولا مالكا ولا النخعي ولا

کسی کی علماء عصر اپنی سے پس کہا ابو حنیفہ نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ مالک کی اور نہ نخعی کی اور نہ

الاوزاعي ولا غيرهم وخذ الاحكام من حيث اخذوا من الكتاب والسنة

اوزاعی کی اور نہ اوروں کی سے لے تو احکام کو جہاں سے لیا اونہوں نے یعنے کتاب اور سنت سے

قلت هو محمول على من له راى وقوة على استنباط الاحكام من الكتاب والسنة

کہتا ہوں میں کہ یہ محمول ہے اوپر اوس شخص کے کہ ہووے اوسکی ملکہ اور زور نکالنے احکام کی کتاب اور سنت سے

وَإِلَّا فَقَدْ صَرَّحَ الْعُلَمَاءُ بِأَنَّ التَّقْلِيدَ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ ضَعِيفٍ وَقَاصِرِ النَّظَرِ

ورنہ البتہ تحقیق صریح بیان کیا علمائے یہہ کہ بلاشبہ تقلید واجب ہے اوپر ہر ضعیف اور قاصر نظر کے تمام ہوا کلام

اِنْتَهَى وَذَلِكَ لِأَنَّ الْمُجْتَهِدَ تَقْلِيدُهُ لِغَيْرِهِ حَرَامٌ بِالْإِجْمَاعِ كَمَا تَقَرَّرَ فِي كُتُبِ

شعرانی کا اور یہہ اسلئے ہی کہ مجتہد کو تقلید کرنے اپنی غیر کی حرام ہے بالاجماع جیسا کہ مقرر ہے بیچ

الْأُصُولِ وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ لَا عِبْرَةَ لِكَلَامِهِ

اصول کی اور جواب قول ابن حزم کے سے یہہ ہے کہ نہیں اعتبار ہے اوسکی کلام کا

فِي ذَلِكَ لِكَوْنِهِ مِنْ اَهْلِ الظَّوَاهِرِ لَا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِدَلِيلِ اَنَّهُ اَنْكَرَ

اس مقدمہ مین واسطے ہونے اوسکے ظاہریوں مین سے نہ اہل سنت اور جماعت مین سے ساتہہ دلیل اسکی کہ اوسنی انکار کیا

الْقِيَاسَ حَيْثُ قَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُحَلَّى بَابُ اِبْطَالِ الْقَوْلِ بِالرَّأْيِ وَالْقِيَاسِ لَا يَحِلُّ

قیاس کا کہ کہا اپنی کتاب محلی مین یہہ باب ہے باطل کرنے قول کا ساتہہ رای اور قیاس کے نہیں درست

الْقَوْلُ بِالْقِيَاسِ فِي الدِّينِ وَلَا بِالرَّأْيِ لِأَنَّهُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى بِالرَّدِّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلَى

کہنا ساتہہ قیاس کے بیچ دین اور نہ ساتہہ عقل کے اسلئے کہ حکم کیا اللہ تعالے نے رجوع کرنیکا وقت جہگڑے کے طرف

كِتَابِهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ رَدَّ اِلَى الْقِيَاسِ اَيْ تَعْلِيلٍ وَرَأْيٍ فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ اللّٰهِ الْمُعَلَّقِ

کتاب اللہ تعالے کی اور طرف رسول خدا کی پس جس شخص نے کہ رجوع کی طرف قیاس کے یعنے علت عقل کے پس تحقیق خلاف کیا حکم خدا کا

بِالْاِيمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

کہ شرط ہی ایمان کی اور قول اللہ تعالے کا نہین چہوڑ رکہی ہمنی کتاب مین کوئی چیز اور قول اللہ تعالے کا آج کے پورا کیا مینی

دِينَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ اِبْطَالٌ لِلْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ اِنْتَهَى وَاِنَّمَا صَحَّ

دین تمہارا اور قول اللہ تعالے کا کہ قرآن بیان کرنیوالا ہے ہر چیز کا باطل کرنا ہی قیاس اور رای کو تمام ہوا کلام ابن حزم کا اور درست

النووي نص في صدر مقدمته من شرح مسلم انه ظاهر حيث قال الشيخ ابو عمرو

نووی نے بیچ فصلوں مقدمہ شرح مسلم کی کہ بلاشبہ ابن حزم ظاہری ہی اسلئے کہ کہا نووی نے کہا شیخ ابو عمرو

بن الصلاح وهكذا الامر في تعليقات البخاري بالفاظ جازمة وهم المصيب

بن صلاح نے اور اسیطرح حکم ہے بیچ تعلیقات بخاری کی ساتھ الفاظ یقینیہ کے اور نہین بجا صواب

ابو محمد بن حزم الظاهري حيث جعل مثل ذلك انقطاعا قادحا في الصحة

ابو محمد بن حزم ظاہری جبکہ ٹھہرایا اوسنے اسکو انقطاع مضر صحت مین

واستروح الى ذلك في تقرير مذهبه الفاسد في اباحة الملاهي وزعم

اور رجت پکڑی ہی ابن حزم نے طرف اسکی بیچ مقرر کرنے مذہب فاسد اپنے کے بیچ مباح کرنے باجونکی اور گمان کیا اوس نے

انه لم يصح في تحريمها حديث مجيبا عن حديث ابي عامر او ابي مالك عن رسول

کہ تحقیق نہیں صحیح ہے بیچ حرام کرنے باجوں کے کوئی حدیث اس حالمین کہ جواب دیا ہی حدیث ابی عامر کیسی یا ابی مالک کیسی مروی ہے رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليكونن في امتي اقوام يستحلون الحرير والخمر و

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ ہونگے بیچ امت میری کتنے ایک لوگ کہ حلال جانینگے ریشم کو اور شراب کو اور

المعازف فزعم انه وان اخرجه البخاري منقطع انتهى وكذا طرح المحققون

اور باجون کو پس کہا ابن حزم نے کہ یہہ حدیث اگرچہ روایت کیا اسکو بخاری نے منقطع ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور اسیطرح پھینکا محققین نے

قول داود الظاهري كما صرح به الامام النووي في شرح مسلم في باب

قول داود ظاہری کا جیسے کہ تصریح کی ہے امام نووی نے بیچ شرح مسلم کے بیچ باب

تحريم استعمال اواني الذهب والفضة من كتاب اللباس والزينة حيث قال

تحریم استعمال باسنوں سونے اور چاندی کے کتاب لباس اور زینت کی جبکہ کہا

قال اصحابنا انعقد الاجماع على تحريم الاكل والشرب وسائر الاستعمال

کہا اصحاب ہمارے نے کہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر حرام کرنے کہانے اور پینے کے اور تمام استعمال کے

في اناء الذهب والفضة الا ما حكي عن داود الظاهري وقول الشافعي في القديم

بیچ باسنون سونے اور چاندی کے مگر جو کچہ کہ نقل کیا ہے داود ظاہری سے اور قول قدیم شافعی کے

فهما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا يحتاج اليه على قول من يعتد بقول

سو وہ دونوں رد کئے گئے ہیں ساتہہ نصوص اور اجماع کی اور اسکی طرف حاجت پڑتی ہے اوپر قول اوس شخص کے

داود في الاجماع والخلاف والا فالمحققون يقولون لا يعتد به لاخلاله بالقياس

کہ اعتبار کرتا ہی ساتہہ قول داود کی اجماع میں اور خلاف میں ورنہ پس محققین کہتے ہیں کہ نہ اعتماد کیا جاوے ساتہہ قول اوسکی کی واسطے خلل ڈالنے اوسکے

وهو احد شروط المجتهد الذي يعتد به انتهى كلام النووي الشافعي

اور وہ ایک شرطوں مجتہد کی سے ہے کہ اعتماد کیا جاوے اوس پر تمام ہوا کلام نووی شافعی کا

والجواب عن الاية الثانية انه ليس معناه ما فهمه

اور جواب دوسری آیت کا یہہ ہے کہ نہیں ہیں معنی اوسکی جو کچہ کہ سمجہا عمرو بلکہ

معناه انهم يتبعونهم في تحليل ما حرم الله تعالى وتحريم ما احل الله

معنے اوسکے یہہ ہیں کہ وہ پیروی کرتے ہیں علماء درویشوں کی بیچ حلال کرنے اوس چیز کی کہ حرام کی اللہ تعالی نے اور بیچ حرام کرنے

تعالى قال في تفسير الجلالين اتخذوا احبارهم علماء اليهود ورهبانهم

تعالی نے کہا بیچ تفسیر جلالین کے پکڑا یہود و نصاری نے علماء اور فقیروں کو

عباد النصارى اربابا من دون الله حيث اتبعوهم في تحليل ما حرم وتحريم

رب سوا اللہ کی جیسے پیروی کی اونکی بیچ حلال کرنی اوس چیز کے کہ حرام کی اللہ نے اور بیچ حرام کرنی

ما احل انتهى وقال في التفسير النيسابوري ونقل عن عدي بن حاتم انه قال

اسے حلال کیا اللہ نے تمام ہوا کلام جلالین کا اور کہا بیچ تفسیر نیشاپوری کے اور نقل کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ وہ

نصرانيا فانتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ سورة برأت فلما

نصرانی پس پہنچے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ آپ پڑھ رہے تھے سورہ برات پس جبکہ

وصل الى هذه الاية قال عدي انا لسنا نعبدهم فقال اليس تحرمون

پہنچے حضرت طرف اس آیت کی کہا عدی نے کہ بلاشبہ ہم نہیں پوجتے علما او فقیروں کو پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں حرام

ما احل الله وتحلون ما حرم الله فقلت بلى فقال تلك عبادتهم انتهى

اوس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے اور نہیں حلال جانتی او سچیز کو کہ حرام کی اللہ نے پس کہا میں نے ہاں پس فرمایا حضرت نے کہ یہی عبادت ان کی

والائمة الاربعة ليسوا من هذا القبيل فما كانوا مصداق هذه الاية

اور چاروں امام نہیں ہیں اس قبیل سے پس نہ ہوئی وہ مصداق اس آیت کے

انتهى كلام زيد فقال عمرو فلو سلم جوازه فانحصاره في المجتهدين باطل

تمام ہوا کلام زید کا پھر کہا عمرو نے پس اگر مانا جاوے جواز تقلید کا پس منحصر ہونا تقلید کا بیچ مجتہدوں کے باطل ہے

لقوله تعالى ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ولكون الاجماع على

واسطے فرمانے اللہ تعالی کی البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن واسطے ذکر کی پس آیا کوئی نصیحت ماننے والا اور واسطے ہونے اجماع کے اوپر

ذلك قال القرافي وقد انعقد الاجماع على ان من اسلم فله ان يقلد من شاء

اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا اجماع اسپر کہ جو اسلام لاوے پس واسطے اوسکی جائز ہی یہ کہ تقلید کرے

من العلماء من غير حجر انتهى فالوقوف على الترجمة العربية بحسب اللغة

علما میں بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام قرافی کا پس واقف ہونا اوپر ترجمہ عربیہ کے فقط باعتبار لغت کے

كافٍ ومغنٍ فضلاً أن يكون عالماً انتهى كلام عمرو فقال زيد إن

کافی ہے اور بے پرواکرنیوالا ہے حاجت اسکی نہیں کہ ہو عالم تمام ہوا کلام عمرو کا تب کہا زید نے کہ بالتحقیق

انحصاره في المجتهدين واجب بالإجماع لأن المفتي ليس إلا المجتهد

منحصر ہونا تقلید کا مجتہدون مین واجب ہی بالاجماع اسلئے کہ فتوی دینیوالا نہین ہوتا مگر مجتہد

بالإجماع قال الطحطاوي في شرح الدر المختار والشامي في رد المختار

بالاجماع کہا طحطاوی نے بیچ شرح درمختار کے اور شامی نے بیچ رد مختار

شرح الدر المختار وصاحب البحر في البحر الرائق والرسائل الزينية قال

شرح درمختار کے اور صاحب بحر نے بیچ بحر الرائق کے اور رسائل زینیہ کے کہا

الشيخ ابن الهمام في فتح القدير قد استقر رأي الأصوليين على أن المفتي

شیخ ابن ہمام نے بیچ فتح القدیر کے کہ تحقیق ٹہری ہی رائی اصولیون کی اسپر کہ مفتی فقط

هو المجتهد وأما غير المجتهد ممن يحفظ أقوال المجتهد فليس بمفتٍ فالواجب عليه

مجتہد ہے اور اما پس غیر مجتہد اون لوگون مین سے کہ یاد رکہی ہین اقوال مجتہد کی پس نہین ہی مفتی پس واجب اوسپر ہے

إذا سئل أن يذكر قول المجتهد على وجه الحكاية انتهى وقال شيخ

کہ جب پوچہا جاوے اوس سے مسئلہ یہہ کہ ذکر کری قول مجتہد کا اوپر وجہ حکایت کی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا شیخ

الإسلام العيني في شرح الكنز في كتاب القضاء قال البزدوي أجمع العلماء

الاسلام عینی نے بیچ شرح کنز کے بیچ کتاب قضا کے کہ کہا بزدوی نے کہ اجماع کیا ہی علماء

والفقهاء على أن المفتي وجب أن يكون من أهل الاجتهاد وإن لم يكن من

اور فقہاء نے اسپر کہ مفتی کو واجب ہے یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہو

اہل

أهل الاجتهاد فلا يحل له أن يفتي إلا بطريق الحكاية انتهى وفي

اہل اجتہاد سے پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ کہ فتوی دے مگر بطریق حکایت کے تمام ہوا کلام عینی کا اور

في الفتاوى الظهيرية في كتاب القضاء أجمع الفقهاء على أن المفتي وجب

بیچ فتاوی ظہیریہ کی بیچ کتاب قضا کی کہ اجماع کیا ہی فقہا نے اس پر کہ مفتی واجب ہے یہہ کہ

يكون من أهل الاجتهاد وإن لم يكن من أهل الاجتهاد فلا يحل له أن

ہو اہل اجتہاد سے پس اگر نہو اہل اجتہاد سے پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ

يفتي إلا بطريق الحكاية انتهى وقال الإمام الإسنوي في آخر شرح

فتوی دے مگر بطریق حکایت کی تمام ہوا کلام ظہیریہ کا اور کہا امام اسنوی نے بیچ آخر شرح

منهاج الأصول للقاضي البيضاوي إنهم اتفقوا على أن العامي لا يجوز له

منہاج الاصول کے کہ کتاب قاضی بیضاوی کی ہی یہہ کہ علمائے اتفاق کیا ہی اس پر کہ عامی کو نہیں جایز ہی

أن يستفتي إلا ممن غلب على ظنه أنه من أهل الاجتهاد والورع انتهى

یہہ کہ فتوی پوچھے مگر اوس شخص سے کہ غالب ہو اوسکے ظن میں کہ تحقیق وہ اہل اجتہاد اور ورع سے ہے تمام

وقال الشيخ ابن الهمام في آخر تحرير الأصول مسألة الاتفاق على حل

اور کہا شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر الاصول کے مسئلہ کہ اتفاق ہے علما کا اوپر درست ہونے

الاستفتاء ممن عرف أنه من أهل الاجتهاد والعدالة وعلى امتناعه

فتوی پوچھنے کی اوس شخص سے کہ جانتا ہی کہ وہ اہل اجتہاد اور عدالت سے ہے اور اتفاق ہے اوپر منع کرنے

إن ظن أحدهما انتهى وقال الإمام النووي في شرح مسلم في كتاب الأقضية

اگر گمان کرے ایک ان دونو کو تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا امام نووی نے بیچ شرح مسلم کی بیچ کتاب اقضیہ کے

العلماء أجمع المسلمون على أن ذلك الحديث في حاكم عالم أهل للحكم

کہ کہا علماء نے جمع کیا ہی مسلمانوں نے اوپر اسکے کہ یہہ حدیث بیچ حق حاکم عالم اہل حکم کے ہے

فإن أصاب فله أجران أجر باجتهاده وأجر بإصابته وإن أخطأ

پس اگر ٹھیک پہنچا مطلب کو تو واسطے اوسکے دو ثواب ہیں ایک ثواب بسبب اجتہاد اوسکے ہی اور ایک ثواب بسبب پہنچنے مطلب کے ہی

فله أجر باجتهاده قالوا فأما من ليس بأهل للحكم فلا يحل له الحكم

تو واسطے اوسکے ایک ثواب ہے بسبب اجتہاد اوسکے کہا علماء نے ہر جو شخص کہ نہ ہو اہل حکم کا پس نہیں درست ہے اوسکو حکم کرنا

فإن حكم فلا أجر له بل هو آثم ولا ينفذ حكمه فهو عاص في

پس اگر حکم کرے پس نہیں ثواب ہے واسطے اوسکے بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہیں جاری ہوگا حکم اوسکا پس وہ گنہگار ہے بیچ

جميع أحكامه سواء وافق الصواب أم لا وهي مردودة كلها ولا يعذر

تمام احکاموں اپنے کی برابر ہے کہ موافق ہو صواب کو یا نہ ہوا اور وہ احکام رد کئے جاینگے سارا اور نہیں معذور ہوگا

في شيء من ذلك انتهى فحصل من الإجماع أن المفتي هو المجتهد

بیچ کسی چیز کی ان میں سے تمام ہوا کلام نووی کا پس حاصل ہوا اجماع سے کہ بلاشبہہ مفتی مجتہد ہی ہے

لا غير فأما غير المجتهد فلا يحل له أن يحكم ويفتي إلا بطريق

نہ غیر اوسکا پس اہی ہر غیر مجتہد پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ کہ حکم کرے یا فتوی دے مگر بطریق

الحكاية وإلا كان عاصيا في جميع أحكامه ولا يعذر في

نقل کے ورنہ البتہ ہوگا گنہگار بیچ جمیع احکام اپنے کے اور نہیں معذور ہوگا بیچ

شيء من ذلك فالجواب من الآية أن معناها ما فسر به

کسی چیز کے پس جواب آیت کا یہہ ہے کہ معنے اوسکے وہ ہیں جو تفسیر کے

المفسرون

المفسرون فی تفاسیرهم مثلا قال فی تفسیر الجلالین ولقد یسرنا

مفسروں نے گئے بیچ تفسیروں اپنی کی مثلا کہا بیچ تفسیر جلالین کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنی

القرآن للذکر سهلناه للحفظ او هیأناه للتذکر انتهی وقال

قرآن کو واسطے ذکر کے یعنی سہل کیا ہمنی اسکو واسطے حفظ کی یا مہیا کیا ہمنی اسکو واسطے نصیحت پکڑنی کی تمام ہوا کلام

فی تفسیر معالم التنزیل ولقد یسرنا القرآن للذکر لیتذکر ویعتبر به

بیچ تفسیر معالم التنزیل کی اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے ذکر کے یعنی تو کہ نصیحت قبول کریں اور عبرت پکڑیں

وقال سعید بن جبیر یسرناه للحفظ والقراءة انتهی فکان المعنی هکذا

اور کہا سعید بن جبیر نے کہ آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے حفظ کے اور پڑھنی کی تمام ہوا کلام معالم التنزیل کا پس تھے معنے اسطرح

ولقد یسرنا القرآن للذکر والوعظ فهل من مدکر وهو ظاهر القرآن

البتہ تحقیق آسان کیا ہمنی قرآن کو واسطے ذکر کے اور نصیحت کے پس آیا کوئی ہی نصیحت قبول کرنیوالا اور یہی ہے ظاہر قرآن کے

وهو المراد بدلالة الآیات الاخری قال الله تعالی وهو الذی بعث فی

اور یہی ہے مراد ہی بسبب دلالت کرنے اور آیتوں کے فرمایا اللہ تعالی نے وہ اللہ ایسا ہی کہ بھیجا

الامیین رسولا منهم یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتب

ان پڑھوں میں رسول انہی میں سی پڑھتا ہی اوپر انکی آیتیں خدا کی اور پاک کرتا ہی انکو اور سکھاتا ہی انکو کتاب

والحکمة وقال الله تعالی لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولا

اور سنت اور فرمایا اللہ تعالی نے البتہ تحقیق احسان رکھتا ہی اللہ اوپر مومنوں کے کہ بھیجا ان میں رسول

من انفسهم یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة وقال الله

جانوں انکی سی پڑھتا ہی اوپر انکی آیتیں اللہ کے اور پاک کرتا ہی انکو اور سکھاتا ہی انکو کتاب اور سنت اور فرمایا

تعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرانه فاذا قرأناه فاتبع قرانه ثم ان

تعالی نے نہ ہلا تو ساتھہ قرآن کے اپنی تو کہ جلد پڑھی قرآن تحقیق اوپر ہمارے جمع کرنا قرآن کا اور پڑھنا اوسکا پس جسوقت کہ پڑھیں ہم

علينا بيانه فهذه الآيات دالة على ان تفسير القرآن وبيان معانيه

ہمارے ہے بیان کرنا اوسکا پس یہہ آیتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ تفسیر قرآن کی اور بیان معانی اوسکے کا

في الاحكام من وجوه الترجيح وتخصيص العموم ومراد المجمل وبيان المجمل

بیچ احکام کے وجوہ ترجیح سی اور خاص کرنے عموم سے اور مراد مجمل سے اور بیان مجمل

المطلق والمنسوخ والتطبيق والتوفيق بين الآيات والاحاديث وغير ذلك

مطلق سے اور منسوخ اور تطبیق اور توفیق سے درمیان آیتون اور حدیثون کے اور غیر اوسکے

مما في الكتب عند استخراج الاحكام يحتاج الى كمال العلم لانه اذا

اوس چیز سے کہ کتابون میں ہے وقت نکلنے احکامون کے محتاج ہین طرف کمال علم کے اسلئے کہ جب

احتاج اهل اللسان وهم العرب والاصحاب بعد التلاوة عليهم الى التعليم

محتاج ہوئی زبان والی کہ وہ عرب اور اصحاب ہین بعد پڑھنے کے اوپر انکے طرف تعلیم کی

فغيرهم اولى والجواب عن الاجماع ان المراد من العلماء اهل

پس غیر اونکے طرف اولی محتاج ہونگے اور جواب اجماع کا یہہ ہے کہ مراد علما سی اہل

الاجتهاد بدليل ما ذكر من الاجماع انتهى كلام زيد فقال عمرو

اجتہاد ہین ساتھہ دلیل اون مضمونکی کہ ذکر کئے گئی اجماع سے تمام ہوا کلام زید کا پس کہا عمرو نے

فلو سلم انحصاره في المجتهدين فانحصاره في المذاهب الاربعة باطل

پس اگر مانا جاوے منحصر ہونا تقلید کا بیچ مجتہدون کے تو منحصر ہونا تقلید کا بیچ چارون مذہبون کے باطل ہے

لقوله

لقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ولكون الاجماع

واسطے قول الله تعالى کے پس پوچھو تم عالم سے اگر نہیں جانتے ہو تم اور باطل ہے واسطے ہونے اجماع کے

على ذلك قال القرافي وقد انعقد الاجماع على ان من اسلم فله ان يقلد

اوپر اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا ہے اجماع اسپر کہ جو مسلمان ہو پس واسطے اوسکی جائز ہے یہہ کہ تقلید کرے

من شاء من العلماء من غير حجر انتهى كلام عمرو وقال زيد لا انحصار

جسکی چاہے علماء میں سے بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام عمرو کا اور کہا زید نے کہ بلاشبہ منحصر ہونا تقلید

في المذاهب الاربعة لاجل انتظام الدين ثابت باجماع اهل السنة

بیچ چارون مذہب کے واسطے انتظام دین کی ثابت ہے ساتھہ اجماع اہل سنت

والجماعة قال العلامة ابن حجر المكي في فتح المبين شرح الاربعين

اور جماعت کے کہا علامہ ابن حجر مکی نے بیچ فتح مبین شرح اربعین کے

للامام النووي في شرح الحديث الثامن والعشرين وهذا في حق المقلد

کہ امام نووی کی ہے بیچ شرح حدیث اٹھائیسوین کی اور یہہ بیچ حق مقلد

الصرف في تلك الازمنة القريبة من زمن الصحابة واما في زماننا

صرف کی ہے بیچ اوس زمانے کے کہ قریب تہا زمانہ صحابہ سے اور اما پس بیچ زمانہ ہمارے کے

فقال بعض ائمتنا لا يجوز تقليد غير الائمة الاربعة الشافعي و

پس کہا بعض اماموں ہمارے نے کہ نہیں جائز ہے تقلید غیر ائمہ اربعہ کے کہ وہ شافعی اور

مالك وابي حنيفة واحمد بن حنبل رضوان الله عليهم لان هؤلاء

مالک اور ابی حنیفہ اور احمد بن حنبل ہیں رضامندی ہو الله کی اوپر اون کے اسلئے کہ بلاشبہ یہہ لوگ

عرفت قواعد مذهبهم واستقرت احكامهم وخدمها تابعوهم

پہچانے گئے قواعد مذہب اونکی کے اور مقرر ہوگئے احکام اونکے اور خدمت کی اتباع اونکے نے

وحرروها فرعا فرعا وحكما حكما فلا يوجد حكم الا وهو منصوص

اور لکھے اونہوں نے وہ فرع فرع اور حکم حکم جدا جدا پس نہیں پایا جاتا ہی کوئی حکم مگر وہ معلوم ہے

لهم اجمالا او تفصيلا بخلاف غيرهم فان مذاهبهم لم تحرر ولم تدون

اونسے اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر اونکے پس تحقیق مذہب اور دین کے نہیں لکھے گئے بلکہ نہ جمع کئے

كذلك فلا يعرف لها قواعد يستخرج احكامها فلم يجز تقليدهم

اوسطرح پس نہیں پہچانی جاتی ہین واسطی اونکی قاعدی کہ نکالے جاوین اونسی احکام پس نہ جایز ہوئی تقلید اونکے

فيما حفظ عنهم لانه قد يكون مشروطا بشروط اخرى وكلوها الى

بیچ اوس چیز کے کہ نقل ہے کئی اونسی اسلئی کہ وہ نقل کبھی ہوتی ہی شرط کی گئی ساتہہ اور شرطونکی کہ سونپا ہی اونکو طرف

فهمها من قواعدهم فقلت الثقة بما حفظ عنهم من قيد او شروط

سمجہنے اونکیکی قواعد اونکیسے پس کم ہوا اعتماد ساتہہ اوس چیز کے کہ منقول ہی اونسے قسم قیدسی یا شرط سے

فلم يجز التقليد انتهى وقال الاسنوى في اخر شرح منهاج الاصول

پس نہ جایز ہوئی تقلید اور سوقت تمام ہوا کلام ابن حجر کا اور کہا اسنوائی نے بیچ آخر شرح منہاج الاصول کے

للقاضي البيضاوي قال امام الحرمين في البرهان اجمع المحققون

کہ جو قاضی بیضاوی کی ہی کہ کہا امام الحرمین نے بیچ برہان کے کہ جمع ہوئی ہین محقق

على ان العوام ليس لهم ان يعملوا بمذهب الصحابة بل عليهم ان يتبعوا

اسپر کہ عوام کو نہیں لایق ہے یہہ کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اونپر یہہ کہ پیروی کرین

مذهب

مذهب الائمة الذين سبروا فنظروا وبوبوا الابواب وذكروا اوضاع

مذہب ان ائمہ کی کہ جنہوں نے اصول مقرر کئے پھر نظر کی اور مقرر کئے باب اور ذکر کئے اوضاع

المسائل واوضحوا طرق النظر وهذبوا المسائل وبينوها وجمعوها

مسایل کے اور واضح کیں راہیں نظر کی اور ستھری نکالی مسئلے اور بیان کیا اونکو اور جمع کیا اونکو

وذكر ابن الصلاح ايضا حاصله انه يتعين تقليد الائمة الاربعة دون

اور ذکر کیا ابن صلاح نے بھی کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بلاشبہ مقرر ہوئی تقلید چاروں اماموں کی نہ

غيرهم لان مذاهب الائمة الاربعة قد انتشرت وعلم تقييد مطلقها

اوروں کی اسلئے کہ مذہب چاروں اماموں کے بلاشبہ پھیل رہے ہیں اور جانا گیا قید کرنا مطلق اونکی کا

وتخصيص عامها وشروط فروعها بخلاف مذاهب غيرهم انتهى وقال

اور خاص کرنا عام اونکی کا اور شرطیں فروع اونکی بخلاف مذہب اوروں کی تمام ہوا کلام سخاوی کا اور کہا

الشيخ ابن الهمام في اخر تحرير الاصول تكملة نقل الامام اجماع المحققين

شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر اصول کے یہہ تکملہ ہی نقل کیا امام نے جمع ہونا محققین کا

على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل عليهم من بعدهم الذين

اوپر منع کرنے عوام لوگوں کے تقلید صحابہ کی سے بلکہ لازم ہے عوام پر تقلید کرنی اونکی کہ بعد صحابہ

سبروا ووضعوا ودونوا وعلى هذا ما ذكر بعض المتاخرين منع تقليد

اصول مقرر کئی ہیں اور وضع کئی مسائل اور جمع کئی اور بنا پر اسیکی ہی جو کچھ کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع ہونا تقلید سوا

غير الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد مسائلهم و

سوائے چاروں اماموں کے واسطے انضباط مذہب اونکے کے اور مقید ہونے مسائل اونکے کے اور

وتخصیص عمومها ولم یدد مثله فی غیرهم لان لانقراض اتباعهم

اور خاص کرنا عموم مسائل کا اور نہ جانا گیا مثل اسکا بیچ غیر اونکی کے اس واسطے ہو جسکے اتباع اونکی

وهو الصحیح انتهی وقال صاحب البحر الرائق فی الاشباه فی الفن الاول فی

اور یہی صحیح ہی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا صاحب بحر الرائق نے بیچ اشباہ کی بیچ فن اول کے پہلے قاعدہ

القاعدة الاولی الاجتهاد لا ینقض بالاجتهاد وما خالف الائمة الاربعة

مین اجتہاد نہین ٹوٹتا ہے ساتھ اجتہاد کے اور جو کچھ مخالف چارون اماموں کے

فهو مخالف للاجماع وان کان فیه خلاف غیرهم فقد صرح فی التحریر

پس وہ مخالف ہی اجماع کی اگرچہ ہو بیچ اوسکے خلاف غیر اونکا پس تحقیق تصریح کی گئی ہی بیچ تحریر کے

ان الاجماع قد انعقد علی عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة انتهی

کہ بلاشبہ اجماع تحقیق منعقد ہوا ہے اوپر نہ عمل کرنیکے اوس مذہب پر کہ مخالف ہے چارون اماموں کے تمام ہوا کلام

وقال القاضی فی التفسیر المظهری تحت قوله تعالی اربابا من دون الله

اور کہا قاضی ثناء اللہ نے بیچ تفسیر مظہری کی نیچے قول اللہ تعالی کی اربابا من دون اللہ

فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة

پس تحقیق اہل سنت اور جماعت تحقیق متفرق ہوئی بعد تینوں قرنوں کے یا چارون کے

علی اربعة مذاهب ولم یبق فی الفروع سوی هذه المذاهب الاربعة

اوپر چارون مذہبوں کے اور نہین باقی رہا بیچ فروع کی سوا ان چار مذہبوں کے

فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلهم وقد قال

پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونی اوس قول کے کہ مخالف ہو چارون کے اور تحقیق فرمایا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و قال اللہ تعالیٰ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتی ہے امت میری گمراہی پر اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا

اور جو کوئی پیروی کرے غیر راہ مومنوں کے پھیرتے ہیں ہم اوسکو اوسی چیز کیطرف کہ پھرا اور داخل کرینگے اوسکو جہنم میں اور بری ہے

انتہی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب الذبائح قال بعض

تمام ہوا کلام قول امام صاحب کا اور کہا طحطاوی نے بیچ شرح در المختار کے بیچ کتاب ذبح کے کہ کہا بعض

المفسرین ہذہ الطائفۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ

مفسرین نے کہ یہہ جماعت نجات پانے والی کہ جسکو کہتے ہیں اہل سنت وجماعت

قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون

تحقیق جمع ہوئے ہیں آجکے دن بیچ چاروں مذہبوں کے کہ وہ حنفی اور مالکی اور شافعی

والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک

اور حنبلی ہیں اور جو کوئی کہ ہو خارج ان چاروں مذہبوں سے بیچ اس زمانے کے

الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی لکن المہدی علیہ السلام

پس وہ اہل بدعت اور دوزخی ہے تمام ہوا کلام طحطاوی کا لیکن مہدی علیہ السلام

مستثنی عن ذلک لانہ افضل ومذہبہ احسن المذاہب بالنصوص

اس سے مستثنے ہیں کیونکہ وہ افضل ہیں اور اونکا مذہب سب مذہبوں سے احسن ہے باعتبار نصوص کے

فالجواب عن الآیۃ ان جمیع افراد اہل الذکر غیر مراد بالاجماع

پس آیت کا تو جواب یہہ ہے کہ اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع مراد نہیں ہیں

فالاية معللة بعلة تكميل الدين لان الامر بالسؤال لم يكن الا

پس آیت ساتھہ علت تکمیل دین کے معلل ہے اسلئے کہ سوال کا حکم صرف اسیہی واسطے تہا

لذلك فالاية معللة بعلة التكميل فحملت الاية على هؤلاء

سو آیت ساتھہ علت تکمیل دین کی معلل ہوئی اب ہم نے ان چارون امام پر

الائمة الاربعة في زماننا لان تكميل الدين في زماننا فيهم

ہمارے زمانہ مین محمول ہے اسلئے کہ دین کی تکمیل اس زمانہ مین اون مین ہے

لا في غيرهم كما مر والجواب عن الاجماع ان المراد من العلماء

غیر مین نہین چنانچہ گذر چکا اور اجماع کا جواب یہہ ہے کہ علما سے مراد یہہ ہے

هؤلاء الائمة الاربعة بدليل ما ذكر انتهى كلام زيد فقال عمرو

چارون امام ہین اسکے دلیل وہ ہی ہی جو ذکر ہو چکا زید کی تقریر تمام ہوئی پس عمرو نی کہا

لو سلم انحصاره في المذاهب الاربعة فتعيين المذهب الواحد غير واجب

اور اگر اوسکا انحصار چارون مذہب مین تسلیم کیا جاوی تو ایک مذہب کی تعیین واجب نہین ہے

لقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ولانعقاد

اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی پس پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور اسلئی کہ اسپر

الاجماع على ذلك قال القرافي قد انعقد اجماع الصحابة على ان من

اجماع ہو رہا ہے قرافی کہتا ہی بیشک صحابہ کا اسپر اجماع ہے کہ جو شخص

استفتى ابا بكر وعمر فله ان يستفتي ابا هريرة ومعاذ بن جبل وغيرهما

ابو بکر اور عمر سے فتوی لیوی تو اوسکو یہہ ہی اختیار ہی کہ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل وغیرہ کا فتوی لیوے

وبعد

ونعمل بقولهم من غير نكير انتهى ذكره السيوطي في جزيل المواهب وقد ذكر

اور انکے قول پر بیچے عمل کرتے اسکا کسی نے نہیں کیا تمام ہوا — اسکو سیوطی نے جزیل المواہب میں ذکر کیا ہے

في كتب الاصول ان المقلد اذا التزم مذهبا هل وجب عليه الاستمرار

کتب اصول میں یہہ مذکور ہے کہ مقلد جب ایک مذہب کو اختیار کرلے آیا اوسپر اوسی مذہب پر قائم رہنا واجب ہے یا نہیں

فقال بعضهم نعم وقال البعض لا وهو المختار اذ لا واجب الا ما اوجبه الله تعالى

پس کسی نے کہا ہے ہاں واجب ہے اور کوئی کہتا ہے نہیں واجب اور یہہ مختار ہے اسلئے کہ سوا واجب کئے ہوئے اللہ کے کچھ واجب نہیں ہوتا

ولم يوجب على احد ان يتمذهب احدا انتهى كلام عمرو فقال زيد ان تعيين

اور اللہ تعالی نے کسی پر یہہ واجب نہیں کیا کہ ایک ہی مذہب متعین رہا کرے کلام عمرو کا تمام ہوا — پس زید کہتا ہے کہ بیشک چاروں

المذهب الواحد من الائمة الاربعة واجب لاجل انتظام الدين بالكتاب والسنة

اماموں میں سے ایک مذہب کے تعیین واسطے انتظام دین کے — قرآن اور حدیث

والاجماع والقياس والعقل فاما الكتاب فقال الله تعالى ففهمناها سليمان فالاية

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے رو سے واجب ہے قرآن تو یہہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس سمجھا دی ہم نے وہ بات سلیمان کو پس یہہ آیت

تدل على اصابة سليمان دون داود عليهما السلام فالاية تدل على ان

دلالت کرتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام صواب پر پہنچے — داؤد علیہ السلام صواب پر نہ تھے — پس یہہ آیت دلالت کرتی ہے

المجتهد قد يخطئ وقد يصيب واما السنة فاخرج عن ابي هريرة وغيره

کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے اور کبھی صواب اور رہی حدیث سو ابو ہریرہ وغیرہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم حکم کرے اور اجتہاد کرے اور صواب پر جاوے

فله اجران واذا حكم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر متفق عليه فالحديث المتفق

تو اوسکے لیے دو ہرا ثواب ہے اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے اور خطا ہو جاوے تو اوسکو اکہرا اجر ہے متفق علیہ بس یہ متفق علیہ حدیث

عليه نص صريح في ان المجتهد قد يخطى وقد يصيب واما الاجماع فقال الامام

اس مدعا پر نص صریح ہے کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب اور اجماع یہ ہے کہ امام

النووي في شرح مسلم في كتاب الاقضية تحت ذلك الحديث قال العلماء

نووی شرح مسلم کے کتاب الاقضیہ میں اس حدیث کے تحت میں کہتے ہیں علماء کہتے ہیں

اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل للحكم فان اصاب فله

تمام مسلمانوں کا اسپر اجماع ہے کہ یہ حدیث ایسے حاکم عالم کے حق میں ہے کہ حکم کا اہل ہو پس اگر وہ صواب کرے

اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده

دوہرا اجر ہے ایک اجر اوسکے اجتہاد کا اور ایک اجر اوسکی اصابت کا اور اگر خطا کرے تو اوسکو ایک ہی اجر ہے اجتہاد کا

انتهى فدل الاجماع على ان المجتهد قد يخطى وقد يصيب وعليه

تمام ہوا بس اجماع اسپر اجماع ہے کہ مجتہد سے کبھی خطا ہو جاتی ہے اور کبھی صواب ہوتا ہے اور اسی پر

الائمة الاربعة كما ذكرت في قول السديد في وجوب التقليد واما

چاروں امام ہیں چنانچہ میں نے قول السدید فی وجوب التقلید میں ذکر کیا ہے اور ایسے ہی

القياس فقال العلامة التفتازاني في شرح العقائد الثالث القياس

قیاس ہے کہ علامہ تفتازانی نے شرح عقاید میں کہتے ہیں تیسرے یہ ہے کہ قیاس

مظهر لا مثبت فان المثابت بالقياس ثابت بالنص ايضا معنى وقد اجمعوا على

ظاہر کرنیوالا ہے ثابت نہیں کرتا کیونکہ جو مسئلہ قیاس سے ثابت ہوتا ہے وہ درحقیقت نص سے بھی ثابت ہوتا ہے اور سب نے اجماع

حدیث مسلم و بخاری میں

کتاب الاقضیہ

أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا ثَبَتَ بِالنَّصِّ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ انْتَهَى يَعْنِي أَنَّ الْحَقَّ وَالصَّوَابَ إِذَا كَانَ فِيمَا ثَبَتَ

کہ حق بات جو نص سے ثابت ہو تی ہو ایک ہے ہوتی ہی یا دہ نہین تمام ہوا مراد یہہ ہے کہ بی شبہ حق اور صواب جو نکہ نص سے

بِالنَّصِّ وَاحِدًا فَمُقْتَضَى الْقِيَاسِ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ فِيمَا ثَبَتَ بِالْقِيَاسِ أَيْضًا

بس انجام قیاس کا یہہ ہے کہ حق اور صواب قیاس سے ہے ایک ہی ثابت ہو

وَاحِدًا لِاتِّحَادِ الْعِلَّةِ وَهُوَ ثُبُوتُهَا بِالنَّصِّ وَلَوْ مَعْنًى لِأَنَّ الْمُجْتَهِدَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ

کیونکہ علت متحد ہے یعنی اوسکا نص سے ثابت ہونا اگرچہ معنوی ہوا سلئے کہ مجتہد فریق اہل سنت وجماعت کے نزدیک

وَالْجَمَاعَةِ مُظْهِرٌ كَالسُّنَّةِ لَا مُثْبِتٌ لِأَنَّ الْحَاكِمَ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحْدَهُ بِالْإِجْمَاعِ

مظہر ہوتا ہی جیسے سنت مثبت نہین ہوتا اسلئے کہ بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالی ہی ہے بس تحقیق قیاس

فَقَدْ ثَبَتَ بِالْقِيَاسِ أَنَّ الْمُجْتَهِدَ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ وَأَمَّا الْعَقْلُ فَقَالَ الْعَلَّامَةُ

یہہ ثابت ہوا کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور عقل یہہ ہے کہ علامہ

التَّفْتَازَانِيُّ فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ فَلَوْ كَانَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا لَزِمَ اتِّصَافُ

تفتازانی شرح عقائد مین کہتی ہین کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو ایک ہی

الْفِعْلِ بِالْحُرْمَةِ وَالْإِبَاحَةِ وَالصِّحَّةِ وَالْفَسَادِ وَالْوُجُوبِ وَعَدَمِ الْوُجُوبِ انْتَهَى

فعل حرام بہی ہوتا اور مباح بہی ہوتا یا صحیح بہی ہوتا اور فاسد بہی ہوتا یا واجب بہی ہوتا اور غیر واجب بہی

يَعْنِي لَوْ كَانَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا لَزِمَ اجْتِمَاعُ النَّقِيضَيْنِ فِي الْعَمَلِ وَالْاعْتِقَادِ

مراد یہہ ہے کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو عمل اور اعتقاد مین اجتماع نقیضین کا لازم آتا

وَبَيَانُهُ أَنَّهُ إِذَا اجْتَهَدَ الْمُجْتَهِدَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ ذٰلِكَ الْفِعْلَ حَلَالٌ

اسکی تفصیل یہہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتہاد کرین پس ایک کہے کہ یہہ فعل حلال ہے

ابي حنيفة وما كتبه مولانا العلامة شافي العمي مفتي مذهب الامام الشافعي رح

اور لكها هوا مولنا علامه شافي مرض جهل كا مفتي مذهب امام شافعي كے كا

وما سطره العلامة ناسك المسالك في اقوم المسالك مفتي مذهب امام

اور لكها هوا علامه ناسك چلنے والي راست ترين رسته مفتي مذهب امام

دار الهجرة الامام مالك فرأيته هو الحق الصحيح وهو مذهبنا على الراجح الصحيح

دار الهجرت امام مالك كے مذهب كا ديكها سو مين اوسي كو حق صحيح پايا اور يهه هے همارا مذهب هے بقول راجح

قال في الغاية ويتعين الآن تقليد احد الائمة الاربعة لعدم حفظ مذاهب

غاية مين كها هے اب چارون امام مين سے ايك كي تقليد متعين هے كيونكه اور كا مذهب محفوظ نهين هے

غيرهم والمنكر للتقليد ينادي من مكان بعيد في قوله بان التقليد شرك

اور منكر تقليد كا دور سے پكارتا هے اور منكر كا يهه قول كه تقليد شرك هے

واستدلاله على ذلك بالآية والحديث كلام مفترى وقول خبيث فيجب

اور اوسكي سند آيه اور حديث پكڑنا افترے اور ناپاك بات هے سو اوسكي

قمعه وزجره وردعه ان امكن الله منه والا فكل عقوبته الى الله

بيخ كني اور زجر اور دفع واجب هے اگر الله اسكے طاقت دے اور نهين تو اوسكي عقوبت خدا كي حواله هے

وهو حسبنا ونعم الوكيل كتبه الحقير محمد بن عبد الله بن حميد مفتي الحنابلة

اور وه همكو كافي هے اور اچها ذمه دار اوسكو لكها حقير محمد بن عبد الله بن حميد حنبلي مذهب كے مفتي نے

بمكة المشرفة حامدا مصليا مسلما

مكه مشرفه مين حمد اور صلوة اور سلام كهتے هوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده رب زدني علما الجواب الموفق

شروع الله کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے یگانہ کی ہی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے جواب جو واسطے موافق

للصواب هو ما اجاب به علماء الاسلام مفاتي البلد الحرام مرجع الانام

بہتر ہے جو علمار اسلام مکہ کے مفتیوں نے دیا ہی جو کہ خلقت کا مرجع

مقصد الخاص والعام ايد الله بهم الدين وهدى بهديهم المسلمين

اور خاص اور عام کا مقصد ہی اسد اونکی سبب سے دین کی تائید کرے اور اونکی ہدایت سے مسلمانوں کو ہدایت

والله سبحانه وتعالى الموفق كتبه المقصر راجي الفيض الوهبي السني

اور الله سبحانہ وتعالیٰ توفیق دینے والا ہی اوسکو لکہا تقصیردار اور فیض وہبی کی امید وار

محمد محمد الكتبي الحنفي المدرس بالمسجد الحرام عفي عنه امين

محمد محمد کتبی حنفی نے جو مسجد الحرام میں مدرس ہے

فان لی نقل منه محمد

الحمد لله اللهم هداية للصواب ما اجاب به مفاتي الاسلام المحققون

تمام حمد واسطے الله کے ہی الٰہی میں صواب کے ہدایت چاہتا ہوں جو کہ اسلام کے مفتیوں اور علمار محققین نے جواب دیا

الاعلام هو الحق الذي يجب المصير اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل

یہہ ہی حق ہی جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جسپر بھروسہ کرنا چاہیی

عليه وان هذه الرسالة قد اشتملت على الادلة الواضحة والحجج الفاضحة

اور بیشک اس رسالہ میں دلائل واضح اور حجتیں غالبہ ہیں

اضاءت بها شموس التحقيق واشرقت عليها كواكب التدقيق سلت صوارم

اس میں تحقیق کی آفتاب روشن ہو گئی اور اسپر تدقیق کے ستارے چمکتے ہیں تلواریں

غالباً کما صرح بہ العلامۃ الحلبی فی حاشیۃ شرح الوقایۃ فی بحث

چنانچہ علامہ چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں اوقات کی

الاوقات حیث قال قلنا المطلق ینصرف الی الفرد الکامل غالباً انتہی

بحث میں اسکی تصریح کی ہی جہاں کہا ہی ہم کہینگے کہ مطلق غالبا فرد کامل کی طرف پھرتا ہی تمام ہوا

ولانہ قال اللہ تعالیٰ واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم فالایۃ

اور اسلیئے کہ اللہ فرماتا ہی اور عمل کرو احسن و بہتر کا جو اترا تمکو تمہاری رب سے پس اس آیت میں

نص فی وجوب اتباع احسن ما انزل من اللہ تعالیٰ ولا شک فی ان المجتہد

حکم صریح ہی درباب وجوب پیروی کرنے بہتر کے جو اترا رب کی طرف سے اور اسمین شک نہین ہے کہ مجتہد

انما ہو مظہر للحکم لا مثبت فاذا کان الامر کذالک کانت الاحکام

صرف حکم مظہر ہوتا ہی مثبت نہین ہوتا پس جب یہہ مدعا ثابت ہوا تو جو احکام فرد کامل کے

المستخرجۃ بقوۃ الفرد الکامل احسن ما انزل من الاحکام المستخرجۃ

قوت اجتہادیہ سے ظاہر ہوئے ہین وہ بہ نسبت احکام جو غیر کامل کے قوت اجتہادیہ سے

بقوۃ غیرہ فدلت الایۃ ان الایۃ محمولۃ علی الفرد الکامل فحصل

ظاہر ہوئے ہین احسن ہونگے اب یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ وہ آیت فرد کامل پر محمول ہے اب ان دلایل

مما ذکر من الادلۃ ان مراد الایۃ الفرد الکامل لا الناقص فوجب علی

مذکورہ سی حاصل ہوا کہ اس آیت میں فرد کامل مراد ہی ناقص نہین اب مقلد پر

المقلد اتباع مذہب الفرد الکامل لا الناقص بنص الکتاب کما بینا

اتباع مذہب مجتہد کامل کا بوسیلہ اس کتاب کی جسمین کچھ شبہہ نہین واجب ہوا ناقص کا نہین

وَاَمَّا السُّنَّةُ فَاَخْرَجَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور سنت سو عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ

فرمایا تر و تازہ کیجیو سدا اوس بندہ کو کہ میری بات سنی پھر اوسکو یاد رکھی اور دلمین رکھے اور اوسکو ادا کرے بس بعضے فقہ

غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ

فقیہ نہیں ہوتے اور بعضے فقیہ اوٹھانی والی فقہ اوسکی ہین جو اوس زیادہ فقیہ ہی یہہ حدیث احمد اور ابوداود اور

مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ذَكَرَهُ فِي الْمِشْكٰوةِ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ فَذٰلِكَ

ماجہ اور دارمی اور ترمذی نے روایت کی ہی مشکوٰۃ مین مذکور ہی اور اسکو ترمذی نے حسن کہا ہی اتنہی یہہ

الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلَى اتِّبَاعِ الْاَفْقَهِ اَيِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ كَالْاٰيَةِ وَاَمَّا الْقِيَاسُ

حدیث افقہ یعنی فرد کامل کے اتباع پر دلالت کرتی ہی جیسے آیت دلالت کرتی تھی اور اسپر قیاس

فَلِاَنَّ الْمُجْتَهِدَ الرَّاجِحَ عِنْدَ الْمُقَلِّدِ بِمَنْزِلَةِ الدَّلِيْلِ الرَّاجِحِ عِنْدَ الْمُجْتَهِدِ فَكَمَا كَانَ

سو اسلئی کہ مجتہد کامل مقلد کے واسطے ایسا ہی جیسے مجتہد کیواسطے دلیل کامل اب جیسی

اِتِّبَاعُ الدَّلِيْلِ الرَّاجِحِ وَاجِبًا فَكَذٰلِكَ اتِّبَاعُ الْمُجْتَهِدِ الرَّاجِحِ كَانَ وَاجِبًا وَاَمَّا الْاِجْمَاعُ

اتباع دلیل کامل کا واجب ہی ایسے ہی اتباع مجتہد کامل کا واجب ہے اور اسپر اجماع یہہ ہے

فَقَالَ الْاِمَامُ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِيْ اِحْيَاءِ الْعُلُوْمِ فِيْ بَحْثِ اَرْكَانِ الْاَمْرِ

کہ امام حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی بحث ارکان الامر بالمعروف

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ بَلْ عَلٰى كُلِّ مُقَلِّدٍ اتِّبَاعُ مُقَلَّدِهٖ فِيْ كُلِّ تَفْصِيْلٍ فَاِنَّ

والنہی عن المنکر مین کہتے ہین بلکہ ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر امر مین لازم ہے کیونکہ

مخالفته للمقلد متفق على كونه منكراً بين المحصلين انتهى فقد ثبت

مجتہد سے مخالف ہونا علماء میں بالاتفاق منکر یعنے ناپسند ہے تمام ہوا اب ان دلائل

ذكر من الادلة من الكتاب والسنة والاجماع والقياس والعقل ان المقلد

سے جو کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل سے مذکور ہوئی یہہ ثابت ہوا کہ مقلد

وجب عليه اتباع مذهب المجتهد الراجح الكامل عنده واستمراره عليه

اتباع اور استمرار اوس مجتہد کی مذہب کا جو اوسکے نزدیک راجح اور کامل ہو واجب ہے

وعليه اتفاق العلماء بهذه الادلة المذكورة قال حجة الاسلام

اور اسپر باعتبار ان دلائل مذکورہ کی علماء کا اتفاق ہی حجۃ الاسلام احیاء العلوم

فى البحث الثانى من احياء العلوم لم يذهب احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز

اوسی بحث میں کہتے ہیں کہ علماء میں سے یہہ کسیکا مذہب نہیں ہے کہ مجتہد کو غیر کی اجتہاد پر

له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره ولا الى ان الذى ادى اجتهاده فى التقليد الى شخص

عمل کرنا جائز ہے اور نہ کسیکا یہہ مذہب ہے کہ جسکو باعتبار اپنی فکر کی تقلید میں ایک شخص

راه افضل العلماء ان يأخذ بمذهب غيره انتهى فكلام الامام الهمام حجة

افضل علماء معلوم ہو چکی وہ اوسکے مذہب پر عمل کرے تمام ہوا پس کلام امام حجۃ الاسلام کے

الاسلام نص فى الامرين فالاول ان المجتهد لا يجوز وحرم له العمل بموجب

دو مطلب پر نص ہے اول مطلب یہہ کہ مجتہد کو بموجب اجتہاد غیر کے عمل کرنا جائز نہیں حرام ہے

اجتهاد غيره لان تقليده لغيره حرام بالاجماع كما فى كتب الاصول والثانى

اسلئے اوسکو غیر کے تقلید بالاجماع حرام ہے چنانچہ کتب اصول میں ہی اور دوسرا مطلب یہہ

الملقب

أن المقلد إذا أدى رأيه وفكره إلى أنه أفضل العلماء فلا يذهب أحد إلى أن

کہ مقلد کی رای اور فکر مین جب افضلیت کسی عالم کی ثابت ہو چکی تو کسیکا یہہ مذہب نہیں

يأخذ بمذهب غيره ومآله أن المقلد إذا أداه أنه أفضل العلماء وجب عليه

کرے وہ اور کسے مذہب پر عمل کری اسکا انجام یہہ ہے کہ مقلد جب کسی ایک مجتہد کو افضل العلما سمجھ لے تو اوسکو

استمراره على مذهبه وجوبا كان تركه مكروها تحريميا فذلك لا ينافي قول

اوس مجتہد کے مذہب پر قائم رہنا واجب ہے اوسکا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہی سو یہہ مطلب جمہور کے قول کے

الجمهور المسطور في كتب الأصول أن تقليد المفضول جائز لأن معناه الجواز في

جو کتب اصول میں لکھا ہوا ہے منافی نہیں ہے کہ مفضول کی تقلید جائز ہے اسلئے کہ یہہ جواز اوس وجوب کے منافی

الوجوب المذكور فلهذا قال في الأول لا يجوز ولم يقل ذلك في الثاني بل قال ما قال

نہیں ہے اسیلئے اول میں لا یجوز کہا ہے اور یہہ لفظ دوسرے جگہہ نہیں کہا بلکہ وہ کہا جو کہا

فحصل التطبيق والتوفيق وقال القهستاني في النقاية شرح مختصر الوقاية

اب تطبیق اور توفیق حاصل ہو گئی اور قہستانی نقایہ مختصر الوقایہ کے شرح میں کہتا ہے

واعلم أن من جعل الحق متعددا كالمعتزلة أثبت للعامي الخيار في الأخذ من كل

اور سمجھ لے کہ جس شخص نے حق کو متعدد قرار دیا ہی جیسے معتزلہ تو اوسنے عامی کی لئی یہہ اختیار ثابت کیا ہے

مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا ألزم للعامي إماما واحدا كما

کہ ہر مذہب میں سے اپنی ہوس کے موافق عمل کر لیا کری اور جسنی حق کو ایک ہی قرار دیا ہے جیسے ہمارے علما تو اوسنی عامی کی

في الكشف فلو أخذ من كل مذهب مباحه صار فاسقا تاما كما في شرح

چنانچہ کشف میں لکھا ہے اگر کوئی ہر ایک مذہب میں سی مباح مباح لی لیا کری تو پورا فاسق ہو گیا چنانچہ یہہ شرح

الطحاوی فوجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد کونه حقا وصوابا کما فی

طحاوی مین ہے اب اپنی مذہب مین استقلال یعنی اوس مذہب کی حقیت اور صوابکا اعتقاد واجب ہے چنانچہ

الجواهر ومشائخنا قالوا ان مذهبنا صواب یحتمل الخطاء ومذهب غیرنا

جواہر مین ہے اور ہمارے مشائخ کہتے ہین کہ ہمارا مذہب بیشک صواب ہے پر خطا کا احتمال ہے اور غیرون کا مذہب

خطاء یحتمل الصواب کما فی المصفی انتهی هذا مبنی علی ان المجتهد قد یخطی

خطا ہے صواب کا احتمال ہے چنانچہ مصفے مین ہے تمام ہوا اسکی اصل یہہ ہیگی کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہے

وقد یصیب فاذا کان الامر کذلک کان مذهب افضل المجتهدین صوابا یحتمل

اور کبہی صواب بس جبکہ ہوا امر ایسا تو ہوگا مذہب افضل المجتہدین کا صواب پر محتمل خطا کا

الخطاء وقال الشامی فی شرح الدر المختار فی کتاب التعزیر تحت قوله

اور شامی نے شرح در المختار کی کتاب التعزیر مین اس قول ارتحل آہ کے تحت مین کہا ہے

ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر کذا فی السراجیة فان العلماء حاشا

کہ تعزیر دیا جاوے چنانچہ سراجیہ مین ہے بیشک علما ار انکو اللہ نے محفوظ

هم الله تعالی ان یریدوا الازدراء بمذهب الشافعی وغیره بل یطلقون تلک

رکہا ہے اس سے کہ وہ مذہب شافعی وغیرہ کی حقارت کرتے ہون بلکہ ایسے ایسی عبارت

العبارت للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتهدین ویدل علی

انتقال کی بندش ہے ایسا نہو کہ مجتہدین کا مذہب کہیل اور بازیچہ ہو جاوے اور اسکی دلیل ہے

ذلک ما فی القنیة رامزا لبعض کتب المذهب لیس للعامی ان یتحول من

جو قنیہ مین مذہب کے بعضے کتابون سے اشارہ ہی عامی کو یہہ اختیار نہین ہے

مذهب الى مذهب يستوى فيه الشافعى والحنفى انتهى يعنى ان لع

کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین داخل ہو جاوے اور اسمین شافعی اور حنفی سب برابر ہین تمام ہوا مراد اسکی

حيث اطلقوا تلك العبارات الدالة على التعزير لم يكن ارادتهم تحقير

جس جگہہ ایسی عبارت بیان کی ہی جو تعزیر پر دلالت کرتی ہے اونکی غرض تحقیر

شان الشافعى وغيره رضى الله عنهم بل اطلقوا تلك العبارات الدالة

شان شافعی وغیرہ رضی اللہ عنہم کی نہین ہے بلکہ یہہ عبارات جو تعزیر پر دلالت کرتے ہین

على التعزير للمنع من الانتقال من مذهب الى مذهب خوفا من التلاعب

انتقال کی بندش ہے مذہب سے دوسرے مذہب مین اس خوف سے کہ بازیچہ

فيستوى فيه الحنفى والشافعى والمالكى والحنبلى رضى الله تعالى عنهم

نہو جاوے اب اسمین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رضی اللہ عنہم سب برابر ہین

كما فى القنية ناقلا عن بعض كتب المذهب انه ليس للعامى ان يتحول

چنانچہ قنیہ مین مذہب کے بعض کتب سے نقل کیا ہی کہ عامی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک

من مذهب الى مذهب يستوى فيه الحنفى والشافعى وقال الملا على

مذہب سے دوسرے مذہب مین ہو جاوے اور اسمین حنفی اور شافعی دونو برابر ہین اور ملا علی قاری

القارى فى الرسالة المذكورة وجب عليه حتما ان يعين مذهبا من

رسالہ مذکورہ مین کہتے ہین کہ عامی پر ضرور یہہ واجب ہے کہ ان مذاہب مین سے

هذه المذاهب اما مذهب الشافعى فى جميع الفروع او مذهب مالك

کوئی ایک مذہب معین کر لے یا شافعی کا مذہب تمام فروع مین یا مالک کے مذہب

أو مذهب أبي حنيفة وغيرهم وليس له أن ينتحل من مذهب الشافعي ما يهواه

یا ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب لیے اور اوسکو یہہ جایز نہین کہ شافعی مذہب مین سے وہ مذہب چن لے

ومن مذهب غيره ما يرضاه لأنا لو جوزنا ذلك لأدى إلى الخبط والخروج عن

جو اوسکی ہوس ہو اور اور مذہب مین جو خواہش رکھتا ہو اسلیے کہ اگر ہم جایز رکھین تو خبط ہو جاویگا اور انتظام

الضبط وحاصله يرجع إلى نفي التكليف لأن مذهب الشافعي مثلاً إذا اقتضى

باقی نرہیگا انجام مین تکلیف جاتی رہیگی اسلیے کہ مثلاً شافعی مذہب اگر ایک شی کی

تحريم شيء ومذهب غيره إباحة ذلك الشيء أو على العكس فهو إن شاء

حرمت لازم کرے اور دوسرے کا مذہب اوسہی شے کی اباحت یا اسکی برعکس پس وہ شخص اگر چاہے

مال إلى الحلال وإن شاء مال إلى الحرام فلا يتحقق الحل والحرمة وفي ذلك

حلت کا قائل ہو اور اگر چاہے حرمت کا قایل ہو پس حلت اور حرمت دونو متحقق نہین ہین اور اس مین

إعدام التكليف وإبطال فائدته واستئصال قاعدته وذلك باطل انتهى

تکلیف جاتی رہی اور تکلیف کا فائدہ باطل ہوگیا اور اوسکا قاعدہ جڑ سے اوکھڑ گیا اور یہہ باطل ہے

هذا دليل انتظام الدين وقال شاه ولي الله في عقد الجيد والمرجح عند

یہہ دلیل دین کے انتظام کی ہے اور شاہ ولی الله عقد الجید مین کہتے ہین اور فقہا کے

الفقهاء أن العامي المنتسب إلى مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته

نزدیک مرجح یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کے وہ اوسکا مذہب ہے نہین جایز اوسکو مخالفت اوس مذہب منسوب الیہ کی

انتهى وقال شاه ولي الله في الإنصاف فاعلم أن الناس كانوا في المائة الأولى

تمام ہوا اور شاہ ولی الله انصاف مین کہتے ہین جان لے کہ پہلی اور دوسری صدی کے لوگ

وَالثَّانِيَةِ غَيْرَ مُجْمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ وَبَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

کسی ایک معین مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دو سو برس صدی کے بعد

ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّمَذْهُبُ بِأَعْيَانِهِمْ وَقَلَّ مَنْ لَا يَعْتَمِدُ عَلَى مَذْهَبِ مُجْتَهِدٍ بِعَيْنِهِ

اون میں ظاہر ہوا مذہب معین پکڑنا مذاہب اربعہ سے اور وہ شخص کمتر تھا کہ کسی خاص مجتہد کے مذہب پر اعتماد

وَكَانَ هٰذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ انْتَهٰى وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ

نہ کرتا ہو حالانکہ اوس زمانہ میں یہی واجب تھا تمام ہوا اور شیخ عبد الوہاب

الشَّعْرَانِيُّ فِي الْمِيْزَانِ الصُّغْرٰى وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُنَافِيْ مَا ذَكَرْنَا مِنْ إِلْزَامِ الْعُلَمَاءِ

شعرانی میزان الصغرے میں کہتے ہیں اور جان کہ یہہ ہمارا کہنا منافی نہیں ہے کہ علما نے

لِلْعَامَّةِ بِالْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ لِأَنَّهُمْ مَا أَلْزَمُوْهُمْ بِذٰلِكَ إِلَّا رَحْمَةً بِهِمْ

عامی کی قوم میں لازم کر دیا ہی کہ ایک ہی مذہب معین پکڑی رہے اسلئے کہ علما کا یہہ قصد اون پر صرف رحمت ہے

فَلَوْلَا إِلْزَامُهُمُ الْعَامِّيَّ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ لَضَلَّ عَنْ طَرِيْقِ الْهُدٰى انْتَهٰى وَقَالَ الشَّعْرَانِيُّ

پس علما اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نکر دیتی تو بیشک طریق ہدی سے بہک جاتا تمام ہوا اور شعرانی

فِي الْمِيْزَانِ الصُّغْرٰى فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ أَمَّا مَنْ لَمْ يَصِلْ إِلٰى شُهُوْدِ عَيْنِ الشَّرِيْعَةِ الْأُوْلٰى

میزان الصغری میں اور جگہہ کہتے ہیں جسکو عین شریعت اولی کا شہود میسر نہیں آیا

وَجَبَ عَلَيْهِ التَّقْلِيْدُ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ كَمَا مَرَّ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوْعِ فِي الضَّلَالِ وَ

اوسپر تقلید ایک ہی مذہب کی واجب ہے چنانچہ گذرا اس خوف سے کہ گمراہی میں جا پڑے اور

عَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمَ انْتَهٰى وَقَالَ الطَّحْطَاوِيُّ فِيْ شَرْحِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ فِيْ

اب لوگونکا عمل اسی پر ہے تمام ہوا طحطاوی در المختار کے شرح میں

كتاب الذبح قال بعض المفسرين ان هذه الطائفة الناجية المسماة

کتاب الذبح مین کہتا ہے بعضے مفسر کہتے ہین یہہ طائفہ ناجیہ جسکو

باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة هم الحنفيون

اہل السنۃ والجماعت کہتے ہین ان دنون چارون مذہبون مین مجتمع ہوئی ہین کہ وہ حنفی

والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب في ذلك

اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص اس زمانہ مین ان چارون مذہب سے الگ ہو

الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى وقال الامام الغزالي في الاحياء بل

تو وہ بدعتی اور جہنمی ہے تمام ہوا اور امام غزالی احیاء مین کہتے ہین بلکہ

على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفة المقلد متفق

ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ مقلد کا مجتہد سے مخالف ہونا علماء مین اتفاق

على كونه منكرا بين المحصلين انتهى فالجواب عن الاية ان المراد الفرد

منکر ہے تمام ہوا۔ پس آیت کا جواب یہہ ہے کہ از روئی دلائل مسطورہ کے

الكامل لا الناقص لاجل الدلائل المسطورة والجواب عن اجماع الصحابة انه قياس

فرد کامل مراد ہے فرد ناقص مراد نہین ہے اور اجماع صحابہ کا یہہ جواب ہے کہ یہہ قیاس

مع الفارق لانه كان ذلك في ذلك الزمان لاجل الضرورة ولم توجد

مع الفارق ہے اسلئے کہ یہہ بسبب ضرورت اوسی زمانہ مین تہا اب اس زمانہ مین

تلك الضرورة في ذلك الزمان كما صرح به الملا علي القاري في رسالة

وہ ضرورت نہین رہی ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ مین

المذكورة حيث قال ولو قيل اليس في عهد الصحابة كان الواحد من الناس مخيرا

صاف کہا ہی جس جگہہ کہا ہے اگر کوئی اعتراض کری کیا صحابہ کے وقت یون نہین تہا کہ ہر ایک لوگونین سے کی اختیار رہا

بين ان يأخذ في بعض الوقائع بمذهب الفاروق وفي بعض آخر بمذهب الصديق

کہ کسی حادثہ مین عمر فاروق کی مذہب پر عمل کرے اور کسی اور حادثہ مین ابو بکر صدیق اکبر کے مذہب پر عمل کری

الاكبر قلنا انما كان كذلك لان مسائل الصحابة لم تكن كافية لعامة

کہ جواب دینگی یہہ اختیار اسلئے تہا کہ صحابہ کے مسائل عام اور وقائع اور حوادث کے لئے کافی

الوقائع ولا شاملة لكافة المسائل لانهم لم يتفرغوا الى تفريع التفاريع

نہین تہے اور تمام ابواب مسائل کو شامل تہے کیونکہ صحابہ کو فروع نکالنے کے

وتمهيد الاصول والتفاصيل فلاجل الضرورة يحل للمقلدين اتباع الامامين

اور اصول اور تفاصیل بیٹھانے کی فرصت نہین ملے تہے لاچار اس ضرورت سے مقلدین کو اتباع دو امام

اما في زماننا فمذاهب الائمة الاربعة كافية لمعرفة الكل فلا ضرورة الى اتباع

حلال تہا رہا ہمارا زمانہ سو چارون مذہب یک باب مین کافی ہین اب دو امام کی اتباع کی ضرورت

امامين اثنين والجواب عن قوله ان المقلد اذا التزم مذهبا هل وجب عليه

نہین ہے تمام ہوا اور مادونکی اس قول کا جواب کہ مقلد جب کوئی ایک مذہب اختیار کرلی تو دوسرا آیا استمرار واجب ہے

الاستمرار ام لا قال البعض نعم وقال البعض لا وهو المختار اذ لا واجب الا ما

یا نہین بعض لوگ کہتا ہی ہان استمرار واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہین جو ا اور یہہ مختار ہی کیونکہ واجب

اوجبه الله تعالى ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب رجل من الائمة ان قال

ہوتا ہی جو اللہ تعالی واجب کرے اور اللہ نے کسی پر یہہ واجب نہین کیا کہ ائمہ کا مذہب اختیار کری تمام ہوا [illegible]

الوجوب بمعنى الفرض بدليل أن هذه العبارة مذكورة في كتب الأصول المالكية

اس وجوب کے معنے فرض کے ہین اس دلیل سے کہ یہہ عبارت اصول مالکیہ

والشافعية أيضاً والواجب عندهم بمعنى الفرض فما لم يحمل الوجوب على الفرض

اور شافعیہ کے کتب مین بہی مذکور ہے اور واجب کا لفظ اونکی ہان فرض کے معنو مین ہے پس جب تک وجوب کے معنے فرض

لا يستقيم المعنى بل الحنفية في الأصول أيضاً كذلك حيث قالوا إن الأمر للوجوب

نہ لینگے معنے ٹہیک نہین ہونگے بلکہ حنفی جو ہے اصول مین ایسے ہی ہین اسلئے کہ کہتی ہین کہ امر وجوب کے لئے

معناه عندهم أنه للفرض بل في كتبهم الفقهية أيضاً كثير كما لا يخفى فقد

ہوتا ہی اسکی معنی حنفیوں کے نزدیک یہہ ہین کہ فرض کے لئے ہے بلکہ انکی فقہی کتابون مین بہت مذکور ہے چنانچہ ظاہر ہے

علم مما ذكر أن الوجوب ههنا بمعنى الفرض فيكون تقدير الكلام هكذا أن

پس یہہ بات اس تقریر سی یہہ معلوم ہوا کہ یہان وجوب فرض کے معنو مین ہے جب گویا کلام یون ہو گئی کہ مقلد

المقلد إذا التزم مذهباً هل فرض عليه الاستمرار أم لا فقال البعض

جب کوئی سا مذہب اختیار کرلے تو آیا اوسپر استمرار فرض ہے یا نہین پھر کوئے یعنے

وهو من قال بعدم جواز تقليد المفضول كعمر وقال البعض وهو من قال

جو مفضول کی تقلید کے جواز کا قائل نہین ہے کہتا ہی ہان اور کوئی یعنے جو مفضول کی

بجواز تقليد المفضول لا إذ لا فرض إلا ما فرضه الله تعالى

تقلید کے جواز کا قائل ہی کہتا ہی نہین اسلئے کہ فرض وہ ہے ہوتا ہے جو اللہ تعالی فرض کردے

ولم يفرض ذلك على أحد فيكون أهل السنة متفقين على التزام

اور یہہ تو اللہ تعالی نے کسی پر فرض نہین کیا اب اہل سنت ایک ہی مذہب کے وجوب التزام پر

المذهب لو اخذ بطريق الوجوب الذي كان تركه

متفق ہوسے جسکا ترک کرنا

مكروها تحريميا كما دل عليه ما قال الغزالي بل على كل

مکروہ تحریمی ہے چنانچہ اسپر امام غزالی کا یہہ قول دلالت کرتا ہے بلکہ ہر

مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته متفق

مقلد کو اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ اوسکی مخالفت

على كونه منكرا بين المحصلين انتهى انتهى كلام زيد

علماء مین بالاتفاق منکر ہی تمام ہوا زید کی کلام تمام ہوئی

اعمرو على الخطاء ام زيد على الخطاء بينوا توجروا اجركم الله

اب عمرو ہے خطا پر یا زید ہے خطا پر بیان کرو ثواب تمکو اللہ

تعالى في الدارين خيرا

تعالی ہر دو جہان مین جزا خیر دیوی

مواهب العرب

مواهب علماء مكة المعظمة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين

تمام حمد واسطے الله پروردگار عالمین کے ہے اور آخر کو خوبی واسطے پرہیزگاروں کے ہی اور نہیں ہے غضب مگر ظالموں پر

والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

اور درود اور سلام نازل ہوویں ہمارے سید محمد صلی الله علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اوسکی تمام آل اور اصحاب پر

اللهم اهدني لما اختلف فيه من الحق انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم

الٰہی مجھکو دکھا حق بات جسمیں اختلاف ہو رہا ہی بیشک تو جسکو چاہی سیدھی راہ پر ہدایت کرتا ہے

وبعد فقد تاملت هذه الرسالة وما جرى بين المتناظرين في هذه

اور اسکی بعد میں نے اس رسالہ کو اور جو اس باب میں درمیان مناظرین کی گفتگو ہوئی خوب تامل کیا

المقالة فرايت ما قاله زيد هو الصواب الذي لا محيد عنه عند اولي

سو میں نے اوسکو جو زید کہتا ہے صواب پایا ایسا کہ عقلاء کی نزدیک اوس سے اعراض نہیں ہے

الالباب لاتفاق كلمة من يعتد به من علماء الشريعة المحمدية

واسطے اتفاق کلام علماء شریعت محمدیہ کے جو معتبر ہیں

أَنَّ مَنْ لَمْ يَبْلُغْ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ يَلْزَمُهُ التَّقْلِيدُ وَأَيْنَ الْوَاصِلُ إِلَى هٰذِهِ الرُّتْبَةِ

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہین ہے اوسکو تقلید سے لازم ہے اور اب کہان ہے جو اس بلند رتبہ کو

الْعَلِيَّةِ كَيْفَ وَقَدْ قَالَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ الْحَافِظُ الشَّيْخُ قَاسِمُ الْحَنَفِيُّ تِلْمِيذُ

حاصل کرے کیونکر ہوسکے یہہ حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم حنفی نے

الْمُحَقِّقِ الْكَمَالِ بْنِ الْهُمَامِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَرْنِ التَّاسِعِ قَدْ طُوِيَ بِسَاطُ

کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہین اور نوین قرن کے لوگون سے ہین کہ مدت دراز سے

الْاِجْتِهَادِ مُنْذُ دَهْرٍ طَوِيلٍ لِفَقْدِ شَرَائِطِهِ فَإِذَا كَانَ هٰذَا فِي زَمَنِ الْحَافِظِ

اجتہاد کا فرش لپٹ چکا واسطے گم ہونے شرائط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد مین

الْمَذْكُورِ فَمَا بَالُكَ بِهٰذَا الزَّمَانِ الَّذِي عَمَّ فِيهِ الْجَهْلُ وَقَلَّ الْعِرْفَانُ وَلَوْ جَوَّزَ

یہہ حال ہو پہر تجہکو اب اس زمانہ مین کیا خیال ہے جسمین جہل پہیل رہا ہے اور عرفان کمتر ہوگیا ہے اور اگر

لِكُلِّ عَالِمٍ أَنْ يَجْتَهِدَ لَعَظُمَ الْخَطْبُ وَاتَّسَعَ الْخَرْقُ وَعَمَّ الضَّرَرُ وَطَمَّ الْبَلَاءُ

ہر ایک عالم کو جائز ہو کہ اجتہاد کیا کرے تو دشوار بڑہ جاوے اور خرافات فراخ ہو جاوے اور ضرر پہیل جاوے اور بلا جوش مین

وَقَالَ كُلٌّ بِرَأْيِهِ وَتَهَوُّسِهِ وَفَهْمِهِ الْجَامِدِ وَذِهْنِهِ الْخَامِدِ وَغَرَضِهِ

اور رہا ہر ایک اپنی رائے اور ہوس کی راہ سے اور اپنے فہم بستہ اور ذہن بے نور اور غرض

الْفَاسِدِ لَصَارَتِ الْأَحْكَامُ لَا تَنْضَبِطُ وَالتَّرَافُعُ وَالنِّزَاعُ لَا يَنْقَطِعُ كَمَا هُوَ

فاسد سے حکم دیا کرے اور احکام ہرگز منضبط نرہین اور مقدمات بیسی اور خصومت تمام نہو چنانچہ اب یہہ

الْوَاقِعُ الْآنَ فِي الدِّيَارِ الْهِنْدِيَّةِ مِنْ بَعْضِ الْجَهَلَةِ اللِّئَامِ الَّذِينَ هُمْ كَالْأَنْعَامِ

حال ہے ملک ہندوستان مین بسبب بعضی لئیم جاہلون کے ہو رہا ہے جو کہ مثل چار پایون کے ہین

من التکلم فی حق العلماء الاربعة الاعلام وادعائهم الاجتهاد الذی دونه

کہ چاروں علماء بزرگ کے باب میں کلام کرتے ہیں اور اپنے لئے اجتہاد کا دعوے کرتے ہیں جو بدون اوسکی

خرط القتاد فالاولی بهذه الطائفة التعزیر والردع والتحذیر من اتباعهم

کانٹے سونتنی ہیں سو اس گروہ کے واسطے تعزیر اور جھڑکی اور دہمکی سزاوار ہے کہ انکا اتباع نہو

ویجب علی ولاة الامور ضاعف الله لهم الاجور تعزیرهم التعزیر البلیغ ولا

اور اولی الامر پر خدا تعالے اونکا ثواب دوچند کرے انکی بڑی تعزیر دینی واجب ہے اور نہیں

حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وهو حسبنا ونعم الوکیل قاله بفمه وامر

پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ علی عظیم سے اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا کارساز ذکر کی یہہ تقریر اپنی منہ

برقمه خادم الشریعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفی مفتی

اور اسکی لکھنے کی اجازت دی خادم شریعت اور منہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج حنفی

مکة المشرفة حالا کان الله لهما حامدا مصلیا مسلما



جواب مکہ مشرفہ کا مفتی ہی حمد اور صلوۃ اور سلام کرتے ہوے

الحمد لله وحده وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه والسالکین

تمام حمد اللہ کو جو اکیلا ہی اور درود اور سلام نازل ہو ہمارے سید محمد صلعم پر اور اوسکی ال اور اصحاب پر اور نیز جو اوسکی

نهجهم بعده اللهم اسالک الهدایة للصواب قد تاملت هذه الرسالة

رستہ پر چلتے ہیں بعد اوسکے الہی میں تجھسی صواب کی ہدایت چاہتا ہون میں اس رسالہ کو

الجری بین المتناظرین من المقال ثم تاملت ما اجاب به مولانا مفتی الاسلام

اور مناظرین کی گفتگو کو خوب تامل کیا پھر میں نے مولانا مفتی اسلام کے جواب کو غور کیا

فرایته

فرأيته جوابه هو العمدة عند العلماء الأعلام وهو الصواب الذي يعول

تو اونکی جواب ہی کو علماء اعلام کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جسپر اعتماد ہے

عليه ويرجع عند الاشتباه اليه فعلى ولاة الامور ثبت الله بهم

اور شبہ پڑے تو اودہر مراجعت کی جاوے سو شرع کے حاکمون پر الله اونکی دین کے

قواعد الدين وقمع بهم المبتدعة والملحدين ان يعزروا من يخرج عن اتباع

قواعد قائم رکہی اور اونکی سبب سے بدعتی اور ملحد لوگون کے بیخ کنی کری یہ لازم ہی جو شخص ائمہ اربعہ مجتہدین کے اتباع سے

الائمة الاربعة المجتهدين ويعذبوه بما يستحقه من العذاب المهين

باہر قدم رکہی اوسکو تعزیر دین اور اوسکو شکنجہ کرین اوسکے لائق ذلت کا عذاب

والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى

اور الله صواب کی توفیق دینی والا ہی اور اوسیکی طرف بازگشت اور پہرنا ہی اور درود ہو الله کا ہمارے سردار محمد صلعم پر اور

آله وصحبه وسلم قاله بفمه وكتبه بقلمه كثير الذنوب والآثام خادم

آل اور اصحاب پر اور سلام یہہ تقریر کی اپنی زبان سے اور اسکو لکہا اپنی ہاتہہ سے عاصی گنہگار خادم

طلبة العلم بالمسجد الحرام المرتجي ربه الغفران احمد بن زيني دحلان

طلباء علم نے مسجد حرام مین جو اپنے رب سے امید مغفرت کہتا ہی احمد بن زینی دحلان

مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه واستاذه وجميع

مفتی شافعی مذہب نے مکہ شریف مین الله بخشی اسکو اور اسکے والدین کو اور استاد کو اور جمیع

والمحبته المسلمين امين

احمد دحلان

اور مسلمان دوستون کو آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہے

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الامین وعلی آلہ

تمام حمد اللہ کے ہی جو پروردگار عالمین کا ہے اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد امین اور اونکے آل

وصحبہ ھداۃ الدین وبعد فلما طالعت ھذہ الرسالۃ من اولھا الی آخرھا

اور اصحاب پر جو دین کے ہادی ہین اسکے بعد جبکہ مین نے یہہ رسالہ تمام اول سے آخر تک

طلقا طلقا ووجدت الحکم الذی اشتملت علیہ حقا حقا وموافقا للقرآن

تہوڑا تہوڑا بڑہا اور مین نے وہ حکم جو اوسمین مذکور ہے حق حق اور قرآن اوسکے موافق

الازھر والحدیث الابھر والاجماع الاطھر والقیاس الاشھر لانہ مقرر مثبت

اور حدیث نورانی اور اجماع پاک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریر مین یہہ حکم

فی التقاریر ومحرر ثابت فی التحریر ومجمع علیہ عند النحاریر ولا یحوم حولہ

مقرر مثبت ہے اور لکہے ہوئی جگہہ مین لکہا ہوا ثابت اور زبردست علما کا متفق علیہ اور اوسکے گرد نہ

شک وشبھۃ ولا ظن وتخمین وریبۃ قلت بصحتہ انا الفقیر تراب اقدام العلماء

شک اور شبہہ ہوسکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور بدگمانی تو مین اسکی صحت کا قائل ہوا مین فقیر علما کی خاک پا

المسکین الجانی احمد المھاجر الداغستانی المکی مدرس المدرسۃ السلیمانیۃ و

مسکین گنہگار احمد مہاجر داغستانی مکی سلیمانی مدرسہ کا مدرس

اللھم رب زدنی علما واغفر لنا ولوالدینا ولجمیع المؤمنین من الاولین والآخرین

الراجی احمد

اور مہر کی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے اور ہمکو بخشدے اور ہمارے والدین کو اور تمام مومنین اگلی اور پچہلے کو۔

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلعت

تمام حمد واسطی اللہ کے جو اکیلا ہے اور درود سلام اوس رسول پر کہ جسکے بعد نبی نہین ہے پہر اسکے بعد کہ مین نے

على هذه الرسالة وتاملت جواب مفتي الاسلام فوجدته حقا لا ريب فيه ولا شك

اس رسالہ کو دیکہا اور مفتی اسلام کے جواب مین تامل کیا سو مین نے اوسکو حق پایا اور مین شبہ نہین

بعتريه هاديا لاهل الرشاد فامعا لاهل الزيغ والفساد فعلى ولاة الامور

نیکبختون کے لئے ہادی ہے اور کجے اور فساد والون کو بیخ کن ہے سو شرعی حاکمون پر

ضاعف الله لنا ولهم الاجور ان يعزروا من الحد في الدين وخرج عن اتباع

ہمارا اور اونکا اجر دو چند کرے اللہ تعالیٰ یہہ لازم ہے کہ جو دین کے اندر الحاد جہگڑا پیدا کرے اور ائمہ

الائمة الاربعة المجتهدين اللهم لا تجعلنا ممن اتبع هواه وسلك سبيل

مجتہدین کے اتباع سے باہر ہو جاوے اوسکو سزا دیوین الٰہی ہمکو اون میں شریک مت کر جو اپنی ہوا اور ہوس کے پیچہے

الشيطان فاغواه كتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية ببلد الله المحمية

اور شیطان کے راہ چلا پہر شیطان نے اوسکو بہکایا یہہ حسین بن ابراہیم مالکی نے جو مفتی ہے مکہ شریف مین لکہا

مصليا مسلما حامدا

حسین
لتہ عبد

صلوۃ اور سلام کرتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين رب زدني علما اطلعت على

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے پروردگار عالمین کے ہے الٰہی مجہکو علم زیادہ دے مین

هذه النبذة اللطيفة ورايت ما افتى به مولانا خاتم رسالة الامام الاعظم

اس مختصر لطیفہ پر مطلع ہوا اور مین نے فتوی مولانا امام اعظم ابو حنیفہ کے علم بردار کا

ابی حنیفة وما کتبه مولانا العلامة شافی العی مفتی مذهب الامام الشافعی رح

اور لکہا ہوا مولانا علامہ شافی مرض جہل کا مفتی مذہب امام شافعی کے کا

وما سطره العلامة الناسك لسالكی اقوم المسالك مفتی مذهب امام

اور لکہا ہوا علامہ ناسک چلنے والی راست ترین رستہ مفتی مذہب امام

دار الهجرة الامام مالك فرایته هو الحق الصحیح وهو مذهبنا علی الراجح الصحیح

دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکہا سو میں اوسہی کو حق صریح پایا اور یہہ ہے ہمارا مذہب ہے بقول راجح

قال فی الغایة ویتعین الان تقلید احد الائمة الاربع لعدم حفظ مذاهب

غایۃ میں کہا ہے اب چاروں امام میں سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہیں ہے

غیرهم والمنکر للتقلید ینادی من مکان بعید وقوله بان التقلید شرك

اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہے اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے

واستدلاله علی ذلك بالآیة والحدیث کلام مفتری وقول خبیث فیجب

اور اوسکی سند آیۃ اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی

قمعه وزجره وردعه ان امکن الله منه والا فکل عقوبته الی الله

بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہے اگر اللہ اوسکے طاقت دی اور نہیں تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

وهو حسبنا ونعم الوکیل کتبه الحقیر محمد بن عبد الله بن حمید مفتی الحنابلة

اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچہا ذمہ دار اوسکو لکہا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید حنبلی مذہب کی مفتی نے

بمکة المشرفة حامدا مصلیا مسلما

مکہ مشرفہ میں حمد اور صلوۃ اور سلام کہتے ہوئے

(مہر: محمد بن ...)

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده رب زدني علما الجواب الموفق

شروع الله کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے یگانہ کی ہی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے جواب صواب کے موافق

للصواب هو ما اجاب به علماء الاسلام مفاتي البلد الحرام مرجع الانام

یہہ ہے جو علماء اسلام مکہ کے مفتیوں نے دیا ہی جو کہ خلقت کا مرجع

مقصد الخاص والعام ايد الله بهم الدين وهدى بهديهم المسلمين

اور خاص اور عام کا مقصد ہی اللہ اونکی سبب سے دین کی تائید کرے اور اونکی ہدایت سے مسلمانوں کو ہدایت دے

والله سبحانه وتعالى الموفق كتبه المقصر راجي الفيض الوهبي السيد

اور الله سبحانه وتعالے توفیق دینے والا ہی اوسکو لکھا تقصیروار اور فیض وہبی کی امیدوار

محمد محمد الكتبي الحنفي المدرس بالمسجد الحرام عفي عنه آمين

محمد محمد کتبی حنفی نے جو مسجد الحرام میں مدرس ہے

فان لي بذمة منه محمد ... [illegible]

الحمد لله اللهم هداية للصواب ما اجاب به مفاتي الاسلام المحققون

تمام حمد واسطے الله کے ہی الٰہی میں صواب کی ہدایت چاہتا ہوں جو کہ اسلام کے مفتیوں اور علماء محققین نے جواب دیا

الاعلام هو الحق الذي يجب المصير اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل

یہہ ہی حق ہی جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جسپر بھروسہ کرنا چاہیے

عليه وان هذه الرسالة قد اشتملت على الادلة الواضحة والحجج القاطعة

اور بیشک اس رسالہ میں دلائل واضح اور حجتیں غالبہ ہیں

اضاءت بها شموس التحقيق واشرقت عليها كواكب التدقيق سل صوارم

اس سے تحقیق کی آفتاب روشن ہوگئی اور اسپر تدقیق کے ستارے چمکتے ہیں تلواریں

الحجج القطعية على عقائد الملحدين ورمت شهبها شياطين المبطلين فجزى

قطعی دلائل کی ملحدین کی عقاید پر شکلے کہی ہوئی ہین اور اوسکی روشنی سے مبطل شیطانون کو ہبکا دیا ہے

الله مؤلفها عن المسلمين خيرا فانه قلد اجيادهم قلائد النعم ونصر الدين

اسکے موٴلف کو اللہ تعالے سب مسلمانون کی طرف سے جزاء خیر دے کیونکہ اسنے مسلمانون کے گردنون مین نعمت اور نصرت دین کے

بما احكمه من محكم هذا التاليف الذى على تزييف مقالة الخصم حكم وسال

ہار پہنا دئے ہین اس سے کہ اس تالیف کے محکم دلائل سے ایسا مضبوط کیا ہے کہ مخاصم کی قول کی تضعیف پر حاکم ہے اور اللہ سے سوال

الله تعالى ان يعيذنا من الزيغ والضلال وان يسلك بنا طريق الائمة

کرے ہمکو کجی اور گمراہی سے باز رکہی اور ہمکو ائمہ اہل کمال کی راہ چلادے

اهل الكمال والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب كتبه الراجى عفو ربه

اور اللہ توفیق دینے والا ہی صواب کی اور اوسی کیطرف بازگشت اور پہرنا ہی اسکو امیدوار بخشش

ذى الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر الله له و

ذو الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال مدرس نے جو مسجد حرام مین مدرس ہے لکھا اللہ اوسکی اور

لوالديه واحسن اليهما واليه

عبد الرحمن بن عثمان جمال

بسم الله الرحمن الرحيم

اوسکی والدین کی مغفرت کرے اور اونکا اور اوسکا بہلا کرے

الحمد لله الذى شرح صدورنا بالاسلام وطرح عنا بالاستغفار

تمام حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے ہمارے سینے اسلام سے نورانی کئے اور ہمسے استغفار کرنے سے

اعباء الآثام والصلوة والسلام على سيدنا محمد المظلل بالغمام وعلى

گناہون کی گرد دور کردی اور درود وسلام ہمارے سید پر جنکا نام محمد ہے جن پر ابر کا سایہ ہوا اور اونکی

الِه واصحابه الكرام اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة وما اجاب به

اور آل و اصحاب بزرگ پہر بعد اسکے پس مین اس رسالہ پر اور بلد حرام یعنی مکہ کے مفتیون کے جواب سے مطلع ہوا

مفتي البلد الحرام فوقفت على اللفظ الجزل والقول الفصل وسرحت

سو مین اوسکی عمدہ عبارت اور قول فیصل سے واقف ہوا   اور اپنی آنکہون سے

طرفي في روضة سقاها وابل الادب لا طل السحاب فوجدته الصواب

اوس باغ مین سیر کی جو ادب کی بارش سے سیراب ہوا ہے ابر کی شبنم سے نہین سو اوسکو مین ایسا صواب پایا

الذي يجب الرجوع اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل عليه اذا اتضح

جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے   اور وہ تحقیق پائی جسپر بہروسہ سزاوار ہے   جب صواب ظاہر

الصواب فلا تدعه فانك كلما ذقت الصواب وجدت له على اللهوات بردا

ہو چکے تو اوسکو مت چہوڑ   کیونکہ تو جب صواب کو چکہیگا   اوسکی خنکی دانتون پر پاویگا

كبرد الماء حين صفا وطابا ۔ وليس بحاكم من لم يبال ۔ الخطأ في الحكم

جیسے خنکی پانی کی جب صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے   اور وہ حاکم نہین ہے جو اوسکی پرواہ نکرے   آیا حکومت مین خطا کی

او اصابا ۔ فجزاه الله خير الجزاء وشكر منهم السعي والصنيع وايدهم

یا صواب کیا ۔   سو اللہ اوسکو سب کے طرف سے جزاء خیر دے اور اوس سعی اور صنعت پر شکور کرے   اور اونکی

الدين وهدى بهم المسلمين كتبه افقر الورى الى مالك الملك عبد الرحمن

سبب سے دین کی تائید اور مسلمانون کو ہدایت کرے اسکو خلق مین سے بڑی حاجت مند مالک الملک عبد الرحمن

بن حامد المدني المكي المدرس اقال الله عثرته وغفر هفوته وزلته ولوالديه

بن حامد المدنی مکی   مدرس نے   لکہا کہ اللہ اوسکی لغزش معاف کرے اور اوسکے گناہ بخشے اور اوسکے ماں باپ اور

ومشائخه والمسلمين ۔

عبد الرحمن بن حامد

استادون اور مسلمانون کو خطا بخشے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ اللهم هداية للصواب يجب في هذا العصر تقليد

اس زمانہ مین تقلید کی صواب کی ہدایت

واحد من الائمة الاربعة في فروع الدين اذ لا يوجد من فيه اهلية الاجتهاد

کسی ایک کی چارون ائمہ مین سے فروع دین مین واجب ہے اسلیے کہ ایسا شخص جو مطلق اجتہاد کا اہل ہو

المطلق وان الجلال السيوطي رحمه الله تعالى لما ادعى الاجتهاد المطلق نازعه اهل

نہین پایا جاتا کیونکہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مطلق اجتہاد کا دعوی کیا تو اوس عہد کے لوگون نے اوسی

عصره وقالوا له ان كنت مجتهدا اجتهادا مطلقا فخرج لنا اية في حكم كما كان

اور اوسی کہا اگر تو مطلق مجتہد ہے تو ہمارے لئے کسی حکم مین ایک آیت نکال دی جیسے

الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه يخرج فتعلل لهم مع طول باعه وعلو مقامه

امام شافعی رضی اللہ عنہ نکال دیا کرتے تھے سو اوسنے باوجود قدرت کامل اور بلندی کا مرتبہ

ونشر شرائعه وقال اني مشغول بما هو اهم فاذا نازعوا حافظ عصره في ذلك

لیت و لعل کیا اور کہا مجھکو اس سے زیادہ ضرور کام ہی ہین جب ان لوگون نے اپنے عہد کے حافظ اجتہاد مین

فما بالك بهؤلاء الجهلة الذين يتكلمون في كتاب الله تعالى وسنة نبيه صلى

نزاع کی ہو تو اب تجھکو اس جاہل گروہ مین کیا خیال ہے جو کہ کتاب اور حدیث نبوی صلے

الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم برايهم وهواهم اولئك ليس لهم في الاخرة من خلاق

اللہ علیہ و علے آلہ و صحبہ وسلم مین اپنی رائی اور ہوا ہوس کی راہ سے کلام کرتے ہین یہہ گروہ انکو آخرت مین

وعليهم غضب الجليل الخلاق وهم كلاب اهل النار كما في الصحيح المختار ولا حول

اور انپر خدا کا غضب ہے اور یہہ لوگ دوزخ کے کتے ہین چنانچہ حدیث صحیح مختار مین آیا ہے اور نہ طاقت

ولا قوة الا بالله العلي العظيم اذا علمت ذلك تعلم ان ما جاء به هولاء

پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت عبادت کی مگر اللہ برتر بزرگ سے جب تو یہ سمجھ چکا تو سمجھ لے کہ جو ان علماء کا ہی

العلماء من تاييد ما في هذه الرسالة هو الحق الذي يجب المصير اليه والصواب

یعنے تائید مضمون رسالہ کی وہ ایسا ہی حق ہی کہ اوسکی طرف پھرنا واجب ہے اور ایسا صواب

الذي لا يعول في المشكلات الا عليه وعلى ولاة الامور ضاعف الله تعالى لنا و

کہ مشکلات میں بجز اوسکے کہیں بھروسا نہین اور حاکمان شرع کو خدا اونکا اور ہمارا ثواب دوچند کرے

لهم الصواب والاجور ان يقمعوا من خالف في هذه الرسالة المويدة بنور

لازم ہے کہ جڑھ اوکھاڑ ڈالین جو شخص اس رسالہ کی کہ نور برہان سے موید ہے

البرهان المعززة بقواطع الحجج والتبيان وان يضطروا هولاء الملحدين

اور تعلق دلائل اور بیان سے مقوی ہے مخالفت کرے اور اس گروہ ملحدین کو

الخارجين عن الجادة الى الاعوجاج المبين وان يمنعوهم ان يتفوهوا بخلاف ما

جو راہ مستقیم سے نکل کر ظاہر کجی میں پڑے ہیں لاچار کردیں اور اونکو روک دین کہ برخلاف

في هذه الرسالة او ينطقوا بكلمة من كلام اهل الزيغ والضلالة حتى

اس رسالہ کے بک نہ دین یا اہل زیغ اور ضلال کے سے بات منھ سے نکالین یہانتک

يدخلوا في عموم ما عليه جميع المسلمين وقد اتضح الحق وبان والحمد لله رب

راہ جمیع مسلمانوں کی اختیار کریں اور بیشک حق ظاہر اور روشن ہو چکا ہے ۔ اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وصلى الله على سيدنا محمد خاتم الانبياء والمرسلين والحمد لله رب

العالمین کی اور درود اللہ کی جاوے سردار محمد خاتم الانبیاء اور مرسلین پر اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وسبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله

العالمین کے اور پاکی کرتے ہی اپنی رب عزت والے کے اون اوصاف ذمیمہ سے جو بیان کرتی ہین اور سلام ہو جمیع مرسلین پر

رب العالمين قاله بفمه ورسمه بقلمه اسير الزلات والمساوي احمد بن المرحوم

رب العالمین کے یہہ تقریر زبانی اور تحریر قلمی مبتلا لغزش اور گناہ احمد بن مرحوم

السيد عبد الرحمن النحراوي (احمد النحراوي) بسم الله الرحمن الرحيم

سید عبد الرحمن النحراوی کی ہے

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا حمداً لك يا من وفقتنا لاتباع

تیری پاکی کرتے ہین ہمکو کچھہ علم نہین سوا اوسکے جو تو نے ہمکو دیا تجھکو حمد ہے ای وہ ذات کہ ہمکو ائمہ مجتہدین کی

مجتهدي الائمة وشكراً لك بان جعلتنا من الفرقة الناجية من هذه الامة

اتباع کی توفیق دی اور تیرا شکر ہے کہ ہمکو اس امت کی فرقہ ناجیہ مین داخل کیا

وصلوة وسلاما على من ارسلته رحمة للعالمين وعلى اله واصحابه

اور درود و سلام اوسپر جسکو تو نے واسطے رحمت عالم کے بہیجا اور اوسکی آل اور اصحاب پر

ائمة الدين اما بعد فقد تاملت هذه الرسالة مع ما اشتملت عليه من

جو دین کے امام ہین بعد اوسکے مین نے اس رسالہ کو معہ جواب و سوال کے

السؤال والجواب وما دار بين عمرو وزيد من المحاورة والخطاب ووقفت

جو اسمین ہے خوب غور سے دیکہا اور جو کہ عمرو اور زید مین محاورہ اور خطاب واقع ہوا اور جو جو

على ما اجاب به موالينا العلماء الكرام وائمة الدين والاسلام ببلد الله

جواب ہمارے مولا اور دین اسلام کے بزرگ اماموں مکہ شریف نے دیے ہین

الحرام فوجدتہ الحق الذی لا یعول الا علیہ والصحیح الذی لا محید

معلوم کئے سو مین نے وہی الیسا حق پایا کہ اوسی پر بہروسا ہے اور ایسے صحیح ہین کہ اونسے

عنہ الا الیہ فیجب عند الجمہور علی من لم یکن فیہ اہلیۃ الاجتہاد

اور طرف تجاوز نہین ہے سو جمہور کے نزدیک یہی جواب واجب ہے کہ جسکو اجتہاد

المطلق تقلید واحد من الاربعۃ فی الاحکام الفرعیۃ یخرج من عہدۃ

مطلق کی لیاقت نہین ہے اوسکو احکام فرعیہ مین چارون مین سے کسی ایک کی تقلید

التکلیف بتقلید ایہم شاء فاضلا کان او مفضولا حیا او کان میتا

کرنا ایک کی تقلید کرنے مین تکلیف کے ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے غالب ہو یا مغلوب زندہ ہو یا مردہ

لبقاء قولہ لان المذاہب لا تموت بموت اصحابہا کما قالہ الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ

اسلئے مردہ کا قول باقی رہتا ہے کیونکہ مذہب والی کے مرنے سی مذہب نہین مرجاتا چنانچہ امام شافعی رح فرماتے ہین

والاصل فی ہذا قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون فاوجب

اور سند اسکے یہہ آیت ہی پس پوچھو یاد رکھنی والی سے اگر تم نہین جانتے اسلئے

السؤال علی من لم یعلم وذلک تقلید للعالم ثم لا بد من کونہ یعتقد ذلک

ان جان کیو اسطی پوچھ لینا واجب کیا اور یہی عالم کی تقلید ہے پہر ضروری ہی کہ وہ شخص اوس

المذہب ارجح من غیرہ او مساویا لہ وان کان فی نفس الامر مرجوحا وقد انعقد

مذہب کو اور سے بہتر غالب یا کہ برابر جانتا ہو اگرچہ دراصل وہ مغلوب ہو اور اسپر ایک

الاجماع علی من قلد فی الفروع ومسائل الاجتہاد واحدا من ہؤلاء الاربعۃ

اجماع منعقد ہو چکا ہی کہ جو شخص فروع اور اجتہادی مسائل مین ان چارون مین سے کسی ایک کی

بعد تحقق ضبط مذهبه بتوفر الشروط وانتفاء الموانع برئ من عهدة التكليف

مذہب کے ضبط مذہب سی برعایت شروط اور انتفاء موانع تقلید اختیار کری تو وہ آئین تقلید مین تکلیف

فيما قلده فيه والاجتهاد المطلق قد انقطع من نحو الثلاثمائة وادعى الجلال

اور اجتہاد مطلق تین سو برس سے منقطع ہو چکا ہے اور جلال الدین

السيوطي بقاءه الى آخر الزمان مستدلا بحديث يبعث الله على رأس كل

سیوطی نے دعوی کیا تہا کہ اجتہاد آخر زمانے تک باقی رہیگا اس حدیث سے استدلال کر کر کہ اللہ تعالی ہر صدی کے

مائة سنة من يجدد لهذه الامة امر دينها ومنع الاستدلال بان المراد

سر پر ایسا شخص پیدا کرتا ہی کہ اس امت کے امور دینی کو نئی کر دیتا ہی اور اس استدلال کو منع کیا ہے

بمن يجدد امر الدين من يقرر الشرائع والاحكام لا المجتهد المطلق وقد

کہ مجدد دین سی مراد وہ شخص ہے کہ شرائع اور احکام کو قایم کردی مجتہد مطلق مراد نہین ہے

انحصر التقليد في الاربعة لتدون مذاهبهم وتنقيحها وتهذيبها بخلاف

اور تقلید چار اماموں مین منحصر ہو چکی ہی اسلئے کہ انکا مذہب مدون اور منقح اور مہذب ہے بخلاف

مذاهب غيرهم ومن ادعى غير هذا فهو ضال مضل قد استهواه الشيطان

اور ون کے مذاہب کے اور جو شخص انکی سوا دعوی کری تو وہ خود گمراہ اور گمراہ کرنیوالا ہی اوسکو شیطان نے ہوا

وباء بالحرمان والخسران نسأل الله تعالى ان يثبتنا على الدين القويم وان يهدينا

اور محرومی اور ٹوٹا لیکر پٹا ہم اللہ تعالی سی سوال کرتے ہین کہ ہمکو دین قویم پر ثابت رکہی اور

الصراط المستقيم انه ولي ذلك والقادر عليه والامر منه واليه وحسبنا الله

سیدہا راستہ ہدایت کری بیشک وہ اسکا والی ہی اور اسپر قادر ہے اور امر اوسکی طرف سے اور اوسیکی طرف اور

ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصل اللهم على سيد

اور اچھا وکیل اور نہین مدد اور قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے درود بھیج ای خدا اوپر سید

المرسلين وخاتم النبيين وعلى ال كل وصحابته اجمعين وسلم تسليما قاله

المرسلین اور خاتم النبیین کے اور اوپر کل آل اور اصحاب اوسکے کے اور سلام بھیج کہا اسکو

بلسانه وكتبه ببنانه اسير ذنبه فقير رحمة ربه مصطفى بن محمد العفيفي

اپنی زبان سے اور لکھا اپنی قلم سے گنہگار فقیر رحمت پروردگار مصطفی بن محمد العفیفی



احد المدرسين ببلد الله الامين غفر الله ذنوبهما وملأ من بحر العفو ذنوبهما

مدرس مکہ شریف نے بخشے اللہ گناہ اوسکے اور ڈبو وی دریا عفو مین

رب زدني علما حمدا لك يا من وفقتنا وهديتنا للصواب والصلوة والسلام

الہی مجھکو علم زیادہ دے تجھکو حمد ہے ای وہ ذات کہ ہمکو توفیق دی اور ہدایت کا راہ بتایا اور درود اور سلام

على سيدنا محمد والال والاصحاب اما بعد فاني وجدت هذه الرسالة في ابدع

ہمارے سردار محمد پر اور آل اور اصحاب پر اسکے بعد پس مین نے اس رسالہ کو نادر تر تحقیق مین پایا

تحقيق وما اشتملت عليه من سوال عمرو وجواب زيد الدقيق وما اجاب به مفتي

اور اوسکے مضامین عمرو اور زید کے سوال جواب بہت دقیق اور جو جواب کہ مکہ کے مفتیون

الاسلام في البلد الحرام هو المعول عليه فيجب العمل به والرجوع اليه فيتعين في

اسلام نے دیا ہی وہی معتمد ہے سو اسہی پر عمل واجب ہے اور اوسہی طرف رجوع ہی پس

هذا الزمان تقليد احد من الائمة الاعلام في فروع الدين قبل ان يحل به ريب

اس زمانہ مین تقلید کسی ایک کی ان بزرگ اماموں مین سے فروع دینی مین متعین ہے پہلے اس سے

المنوّر بالاعلام ولا يغترّ بهؤلاء الجهلة اللئام لانهم حمر فى رقابهم زمام

ہوا ہے بغیر ... اور کوئی آدمی ان ناکس جاہلون سے دہوکہ نہ کہاوی اسلئے کہ یہہ گدہے ہین انکی گردن مین باگ ہے

فيجب على ولاة الامر تعزيرهم وقمعهم وتنكيلهم لئلا يتبعهم جهلة اهل

اب حاکمون پر انکی تعزیر اور بیخ کنی اور شکنجہ کرنا واجب ہے تاکہ جہال اہل حق کی

الحق بعد ظهور الصواب كالفلق ونسأل الله تعالى ان يوفقنا لعين الهداية وينقذنا

جب کہ صواب سپیدہ صبح کی روشن ہو چکا انکی تابع نہو جاوین ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو عین ہدایت کی توفیق

من الوقوع فى الغواية اللهم اهد هؤلاء العلماء المتصدرين لرد هذه الشبهة

اور گمراہی مین پہنسنے سی بچاوی الہی ان علماء کو ہدایت کر کہ جو اس شبہہ کی تردید کے درپے ہین

الصادرة من هؤلاء الملحدين آمين يا رب العالمين وصلّ على سيدنا محمد وعلى آله

ان ملحد لوگون سی صادر ہوا ہے آمین یا رب العالمین اور درود ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل

واصحابه كتبه كذلك الفقير الداعي عمر بركات الشامي البقاعي حال المدرس

اور اصحاب پر یہہ لکہا ہوا فقیر داعی عمر برکات شامی بقاعی کا جو

عمر بركات الشامي البقاعي

فى الحرم المكي الشريف عفى الله عنه وغفر له ولوالديه ولجميع المسلمين اجمعين

مکہ شریف کی حرم کا ایک مدرس ہے اوس سے اللہ درگذر کرے اور اسکو بخشدے اور اوسکی ماں باپ کو اور تمام مسلمانون کو

الحمد لله الذي قوّى شريعة سيد المرسلين بعلماء الراسخين والعاملين واسأله

تمام حمد اللہ کو ہے جسنے سید المرسلین کی شریعت کو علماء راسخین اور عاملین سے قوی کیا اور

قمع المعاندين للدين بجاه سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحابه

میری اوس سے سوال کرتا ہون کہ دین کی معاندین کی سید المرسلین صلعم کے برکت سے جڑ اوکہاڑ دے اور درود بہیجے اللہ تعالی

إلى يوم الدين أما بعد فلما تفكرت بالذي جرى بالسؤال والجواب في هذه

روز قیامت تک　بعد اسکے جبکہ مین نے اس رسالہ کے سوال وجواب مین فکر کیا　تو یہہ

الرسالة تيقنت بأن الواجب على علماء الإسلام أن يذبوا عن شريعة سيد

یقین ہوا　کہ علماء اسلام پر یہہ واجب ہے کہ سید الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے

الأنام شبهات أهل الزيغ والضلالة ثم تأملت ما أفتوا مفاتي والمدرسين

اہل زیغ اور ضلالت کے شبہات کو دور کرین　پہر مین نے مفتیون اور مسجد الحرام کے مدرسین کے

بالمسجد الحرام فرأيت جوابهم صوابا بوفق الحديث المسلمون كالبنيان وبحكم

فتوے تامل سے دیکہے سو مین نے اونکے جواب باصواب پائے اس حدیث کی موافق مسلمان مانند بنیاد کے

القرآن الذي فيه بين الحلال والحرام فأيدهم الله بالنصر والظفر على كل من يريد

قرآن کے موافق جسمین حلال اور حرام ظاہر کردیا ہے　پس اللہ تعالے نصر اور ظفر سے اوسپر جو

التغيير بخسيس عقله دين سيد البشر وجعل الله أهل البدع والضلال في

سید البشر کے دین کو اپنے عقل ناکارہ سے تغیر دینی چاہتا ہے اونکے تائید کری اور اہل بدعت اور ضلال کو

السقر ويرحم الله علماء الدين إلى يوم الدين في أعلى عليين بجاه من كان

دوزخ مین ڈالے اور علماء دین کو قیامت کے روز اعلے علیین مین فراست بخشے اوس شخص کے [illegible]

ثناؤه وشأنه جبرئيل الأمين صلى الله وسلم عليه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين

جسکا جبرئیل امین خادم ہے　درود بہیجے اللہ اور سلام اوسپر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر

وعلى آل كل وأصحابه أجمعين آمين يا رب العالمين قاله العبد الجاني وكتب

اور ہر ایک کے تمام آل اور اصحاب پر آمین　یارب العالمین　یہہ تقریر بندہ گنہگار نے کہی اور اوسکو

بيده الفاني كثير الناسي المنسوب في مكة المشرفة بالفارسي حقر العباد الراجي العفو

ہینے دست فانی سے کثیر الناسے سے جو مکہ مشرفہ مین فارسی نسبت کیا جاتا ہی حقر العباد امیدوار عفو

من رب العباد عبد الرحمن بن محمد مراد اضعف المدرسين ببلد الله الامين

رب العباد کا عبد الرحمن ابن محمد مراد ضعف المدرسین مکہ شریف مین

عبد الرحمن بن محمد مراد

عفي الله عنه وعن والديه وجميع المسلمين آمين

درگذر کرے اللہ اوسے اور اوسکے ماں باپ سے اور تمام مسلمانون سے آمین

ما اجاب به موالينا الكرام من علمائي والعلماء العظام المقيمين ببلد الله

جو کہ ہمارے بزرگ صاحبون مفتیون اور بزرگ علمائی جو مکہ شریف مین مقیم ہین جواب دیا ہے

الحرام هو الحري بالقبول رحمت الله مواهير علماء المدينة المنورة

یہی قبولیت کی لائق ہے مہرین مدینہ منورہ کے علمائے کے

الحمد لله على قدر الامكان والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد ولد عدنان

حمد اللہ کو ہے بقدر طاقت اور درود اور سلام ہمارے سردار محمد ﷺ جو سردار اولاد عدنان کا ہے

وبعد فاقول والله المستعان على ان ما ذكره زيد هو القول السديد والعمل به

اور بعد اسکے بس مین کہتا ہوں اور اللہ مددگار ہے کہ جو زید نے ذکر کیا ہے قول محکم وہی ہے اور اوسپر عمل

هو الفعل الحميد لانه الحق الذي لا ريب فيه لوجوب التقليد لاحد الائمة الاربعة

وہ ہے عمل پسندیدہ ہے اسلئے کہ وہ حق ہی اوسمین کچھ شک نہین کیونکہ تقلید کسی ایک چارون امام

المجتهدين لانهم عرفوا الادلة وبينوا ما صح وثبت عن سيد المرسلين

مجتہدین مین سی واجب ہے اسلئے کہ اونہون نے دلائل کو سمجھا اور جو کہ سید المرسلین سے صحیح اور ثابت ہی بیان کیا

وهيهات هيهات ان يلحق بهم غبارا او يجاري فضلهم في مضمار والاجتهاد قد انسد

اور افسوس افسوس کہ اونکے غبار تک پہونچے یا اونکا فضل میدان مین مقابلہ کیا جاوے اور اونکے بعد اجتہاد کا دروازہ

بابه من بعدهم ومن ادعى ان له قدرة على ذلك ويعمل بخلاف المنصوص عليه عن

بند ہو گیا اور جو شخص دعوی کرے کہ مین اسپر قدرت رکھتا ہون اور صاحب مذہب کے قول صحیح کے برخلاف

صاحب المذهب فلا عبرة باجتهاده وقوله مردود ولا يعمل به واقدامه على مثل

عمل کرے تو اوسکے اجتہاد کا کچھہ اعتبار نہین اوسکا قول مردود ہے اور اسپر عمل نہین ہے اور اوسکا ایسا جو

ذلك دليل على سخافة عقله والله سبحانه وتعالى اعلم رقمه الفقير اليه عز شانه

اوسکی بے وقوفی کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی دانا تر ہے اوسکو حاجتمند درگاہ الہی

محمد مصطفى الياس مفتي المدينة المنورة سابقا (مهر: محمد مصطفى الياس)

محمد مصطفی الیاس نے جو مدینہ منورہ مین پہلے مفتی تہا لکہا ہے

ما قاله زيد فهو حق والاتباع به احق حرره الفقير الى الاء ربه القدير

جو کہ زید کہتا ہے یہہ حق ہے اور اوسکا اتباع سزاوار تر اسکو حاجتمند نعماء الہی

نصيب زاده السيد محمد جلال الدين القاضي بالمدينة المنورة على ساكنها

نصیب زادہ سید محمد جلال الدین نے جو مدینہ منورہ کا قاضی ہے لکھا وہان کے رہنے والے پر

افضل الصلوة والتحية غفر لهما (مهر: محمد جلال الدين نصيب) اقول وانا الفقير

افضل صلوۃ اور تحیہ ہے — مین کہتا ہون اور مین حاجتمند

الى الله تعالى عبد الجبار ملا النقشبندي بان علماءنا الحنابلة نصوا على وجوب

اللہ تعالی کا عبد الجبار نقشبندی کہ ہمارے علماء حنبلی مذہب صاف کہہ چکے ہین

تقلید احد الائمة الاربعة فقط والله اعلم | عبد الجبار الشنبلندی مفتی الحنابلة | الذی اقوله

کہ تقلید کسی ایک کی چاروں اماموں میں سے واجب ہے اور اللہ دانا تر ہے | مفتی الحنابلہ | جو کہ میں کہتا ہوں

وادین الله تعالیٰ به ان مقاله زید هو الحق المبین ومنهج المؤمنین والصواب الذی

اور معاملہ کرتا ہوں ساتھ اللہ کے یہ ہی کہ زید کہتا ہی وہ ہی حق ظاہر ہے اور مومنین کا رستہ اور ایسا صواب کہ اوسکی

یجب المصیر الیه والصراط المستقیم الذی ینبغی المسیر علیه کتبه الفقیر الیه تعالیٰ

طرف پھرنا واجب ہے اور ایسے سیدھی راہ کہ اوس پر چلنا سزاوار ہے اسکو حاجتمند الٰہی

السید جعفر ابن السید اسماعیل البرزنجی مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة عفی عنهما

سید جعفر ابن السید اسماعیل برزنجی نے جو مدینہ منورہ میں شافعی مذہب کا مفتی ہی لکھا خدا ان

دونوں کو

والمسلمین امین | جعفر حسینی البرزنجی | الفقیر الی مولاه حسن بن المرحوم حسین

اور تمام مسلمین کی درگذر فرماوی | حاجتمند اپنی مولا کا حسن بن مرحوم حسین

الروسکونی المدرس بالمسجد الشریف النبوی | طه بن حسن السید | کتبه العبد الحقیر

روسکونی مسجد شریف نبوی کا مدرس اسکو عبد حقیر

اقل من یمشی خادم العلم بحرم خیر الوریٰ ابراهیم بن السید محمد خیار الحسنی محرمی

کمترین خلق خادم علم حرم نبوی ابراہیم بن سید محمد خیار حسنی محرمی

عفی عنه | ابراهیم بن خیار | احقر الوریٰ الملتجی الی طیبة الطیبة الخادم للعلوم

عفی عنہ نے لکھا احقر خلق رہنی والا طیبہ طیبہ یعنی مدینہ کا خادم العلوم

فی المدرسة المحمودیة | السید نور سیف | الفقیر الی مولاه تعالیٰ محمد علی ابن المرحوم

مدرسہ محمودیہ کا حاجتمند اپنی مولا کا محمد علی ابن مرحوم

السید

السيد طاهر الوتري خادم طلبة العلم بالمسجد الشريف النبوي الله وليه

محمد عبد السيد الوتري

سید طاہر وتری خادم طلاب مسجد شریف نبوی کا الله اوسکا والی ہے

الفقير الى مولاه المتوكل عليه عبد الجليل بن المرحوم عبد السلام برادة خادم

حاجتمند اپنی مولا کا بہروسہ کرنیوالا اوسپر عبد الجلیل ابن مرحوم عبد السلام خادم

السعادة عبد الجليل مرجو

العلم الشريف بطيبة كان الله له الحمد لله والصلوة

علم شریف کا مدینہ مین الله اوسکا کافی ہے حمد الله کو ہی اور درود

والسلام على رسول الله وعلى آله ومن تبع هداه وبعد فما قيل في تقليد الائمة

اور سلام اوسکے رسول پر اور اوسکی آل پر اور جو اوسکی ہدایت کا تابع ہو اسکے بعد ائمہ مجتہدین

المجتهدين وحماة الدين هو المعول عليه وادلته من الكتاب والسنة كثيرة شهيرة

اور دین کی حمایتون کی تقلید مین جو گفتگو ہے وہ ہی معتمد علیہ ہے اور اوسکی دلائل قرآن اور حدیث مین بہت مشہور ہین

لمن له بصيرة وما ينكره الا من فسدت له السريرة وخاض مع الخائضين

جسکو بینائی ہو اور اوسکا انکار وہی کرتا ہے جسکی طبیعت مین فساد ہی اور تکرار کرنیوالون کے ساتھہ کہتا ہی

مع غاية قصوره في تحقيق جزئيات موارد الدين اعتمادا على اوهام عقله القبيحة

باوجودیکہ امور دینی کی جزئیات کی تحقیق مین قاصر ہے اپنے عقل قبیح کی وہمون پر اعتماد کرتا ہے

وترك اقوال اهل النقول الصحيحة وجودة القريحة وهذا شان من حكم

اور ناقلان صحیح اور تیز طبیعتون سے اقوال کو چھوڑتا ہے اور یہہ ہی حال ہی جو اپنی

عقله القبيح الاوهام كالمعتزلة ومن تبعهم الى يوم القيامة والسلام امين

عقل قبیح کے وہمون کو محکم کرتے ہین جیسے فرقہ معتزلی اور قیامت تک جو اونکی تابع ہین والسلام الخ

قاله الفقير الى الله الراجي عبد الله بن السيد احمد راجي لطف الله في

بہ قول فقیر الی اللہ امیدوار عبد اللہ بن سید احمد داریں میں لطف الہی کے اسید رکھنے ہی

الدارين ۵

السید عبد اللہ بن سید احمد المدرس

مواهير العجم

مواهير علماء الهندوستان

بسم الله الرحمن الرحيم

ما قاله الزيد من التزام مذهب معين فهو صحيح لما عليه العلماء ووقع اتفاق اهل السنة والجماعة على وجوب التزام مذهب الواحد والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب حرره

محمد قطب الدين | محمد عبد الرب | ضياء الدين خواجه

محمد يوسف | محمد مسعود

صح ما قال زيد الفقيه وبطل عمرو السفيه عند اهل السنة والجماعة حرره

سيد محبوب علي جعفري

الذي قاله زيد فهو الحق الصريح والذي قاله عمرو فهو الزعم القبيح حرره

محمد كريم الله

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي انزل علينا والصلوة على سيدنا محمد الافضل خطابا والسلام على ابي حنيفة الفارق عن الخطاء صوابا اما بعد فاثبت زيد حق الشريعة ليهتدي به عمرو ومن كان على طريق الشنيعة والله اعلم وعلمه احكم حرره

محمد شاه محمد اهال

ما قاله زيد فهو الصواب كما هو مدلول الكتاب والسنة واهل السنة والجماعة

والجواب على حررہ ماحررہ المجیب صحیح بناء علی الروایات [محمد شاہ]
المذکورۃ فی الجواب الراقم [محمد علی عفی عنہ] طلع الحق حق الطلوع
وسطع الصدق حق السطوع والحق احق بالاتباع واولی لان الحق
یعلو ولا یعلی حررہ [محمد حسین الفقیر] قد انعقد الاجماع بحسب العمل
من العلماء الاعلام والفضلاء الکرام والاولیاء العظام وصلحاء اہل
الاسلام من المفسرین والمحدثین والفقہاء المتقنین والمجتہدین فی الدین
بل اتفقت الامۃ المرحومۃ کافۃ فی جمیع الاوطان والاوطار والامکنۃ
والامصار والازمنۃ والاعصار بعد تقرر المذاہب الی ہذا الان علی
ان یتبع کل واحد منہم مذہبا معینا بالاحسان فما من احد لا یتمسک
بمذہب بل کل الی امام معین ینسب کما ینسب الابن الی الاب فاما حنفی
او شافعی او مالکی او حنبلی وبالجملۃ کیف یسوغ لاحد من المسلمین
ان یخالف اجماع علماء الدین ویتبع غیر سبیل المؤمنین ویذر ما اجمع
علیہ الی ہذا الزمن وما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن حررہ العبد
المذنب [محمد حسین سابق] لا شک فی امر التقلید قد اتفقت علیہ الاٰراء
وتلقاہ بالقبول العلماء والصلحاء فمن ابتغی وراء ذلک سبیلا کان
لا تجد لہ مرشدا ودلیلا حررہ العبد المعتصم باللہ [محمد لطف اللہ]
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمد اللہ وحدہ ونصلی علی من لا نبی بعدہ

ما قاله زيد فهو صحيح لا يأتيه باطل والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب
حرره احمده واصلي واسلم على نبيه محمد وآله و محمد عبد الحق
اصحابه اجمعين اعلموا يا معشر المسلمين ايدكم الله تعالى باتباعه
واتباع رسوله سيد المرسلين ان ما قاله زيد فهو الحق الصريح وعليه
اهل التحقيق والانصاف وما قاله عمرو فهو القول القبيح لا يحوم حوله الا
من له الضلالة والاعتساف والله اعلم نمقه محمد عبد الحفيظ عفى عنه
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله ذي الجلال والاكرام والصلوة والسلام
على سيدنا محمد الهادي باقرب الطرق الى دار السلام وعلى آله واصحابه العظام
الكرام اعلموا يا معشر الاسلام ان ما قاله زيد هو مقبول لدى العلماء الاعلام
وما قاله عمرو غير مسلم عند الفضلاء العظام والله اعلم وعلمه احكم
كتبه الهي بخش عفى عنه حامدا ومصليا الحق يعلو ولا يعلى وله الحمد في
الآخرة والاولى والصلوة على رسوله المجتبى وآله الذين هم نجوم الهدى
اما بعد فلا يخفى على من اوتي حظا من الكتب وميز فطنته القشر عن
اللباب ان التحقيق الذي افاده الواقف على نكات المعقول والمنقول الغارف
بغوامض الفروع والاصول اعني زيدا زيد فيضه وعم احسانه نفيس
عبقري ولطيف بهي لا يحوم حوله الارتياب بل جله حق وصواب
كيف وهو بذل الجهد في تصحيحه واعمل الهمة في تنقيحه كلاما ارى

نظیرہ الا المتعجل وما بصر عدیلہ الا الاحول جعل اللہ تعالے سعیہ مشکورا وتالیفہ عن عین الاغبیاء مستورا واما ماجرہ عمرو فکلہ عمرو ولہ عن الطائل عاطل وآخرہ مملو من الباطل واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ العبد المعتصم باللہ الصمد ابو البرکات رکن الدین محمد للہ عوذ بتراب علی (محمد تراب علی) الواجب علی العامی تقلید الفقہاء لئلا یکون عاملا علی الھواء وتقلید الواحد منھم اقرب الی الضبط وابعد عن الخبط واللہ الھادی للرشاد والموفق للسداد حررہ (محمد نور الحسن) حامدا وشاکرا ومصلیا ومسلما برطالبان سبیل صواب ورشاد وراغبان طریق رشد وسداد واضح وھویدا ولائح وبیدا باد کہ قول زید صواب صحیح وحق صریح ہست حررہ (محمد وجیہ) (احمد علی)

مواھیر علماء پنجاب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اعلموا یا معشر المسلمین وفقنا اللہ وایاکم لاقتداء الائمۃ المجتھدین وحفظنا وایاکم عن اغواء المبتدعین ان ما قالہ زید احیاہ اللہ الاسلام کما احیی سنۃ اھل الاسلام من وجوب تقلید المجتھد وحرمۃ الخروج من المذاھب الاربعۃ ووجوب الاخذ بمذھب معین من المذاھب الاربعۃ فھو حق حقیق بالقبول مطابق

للکتاب وسنۃ الرسول المقبول منعقد علیہ اجماع العلماء الراسخین

کیف لا وعلیہ اساس الدین ولا یرغب عنہ الا من اتخذ الٰہہ ہواہ و

اضلہ اللہ علی علمہ وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ

فمن یہدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون حررہ

قادر بخش

حامداً ومصلیاً ما قالہ زید فہو حقیق بالقبول عند اہل المعقول و

المنقول وما ینکرہ الا الجہول ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وہو حسبنا

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین

کتبہ عبد الرحمن ملتانی ما قالہ زید فہو المقبول والمعمول عند اہل السنۃ

والجماعۃ وما قالہ عمرو فہو المخالف للمعقول والمنقول کتبہ خادم

العلماء غلام نبی ملتانی قادر بخش ملتانی فتح محمد ساکن حسین لوٹ واڑا ملتان نحمد اللہ علی

توفیقہ ونسألہ ہدایۃ طریقہ ونصلی علی حبیبہ صلی اللہ علیہ

وعلی آلہ واصحابہ وسلم اما بعد فقول زید مطابق بالکتاب والسنۃ

والاجماع والقیاس فہو حقیق بان یسمع سمع القبول فہو مذہبنا ومذہب

مشائخنا رضوان اللہ علیہم اجمعین کتبہ ملا خدا بخش ملتانی عفی عنہ شہدت

وختمت علی ان علماء الدین الذین زینوا ہذہ الرسالۃ بعلامات

[illegible]

مُدّعی زید ثابت حق عند اهل السنۃ والجماعۃ حررہ احمد الدین

ما قالہ زید ھو الذین استقر علیہ قواعد الاسلام وتقرر علیہ آراء علماء الانام والذی ادعاہ عمرو متمسکا بالکریمۃ فہذا متولد من قلۃ تبحرہ فی الاصول وکثرۃ تجردہ عن الحق المعقول ولنعم ما قال بعض الظرفاء من العلماء قرآن مجید مال سخی است عنبی و زکی بان تمسک تواند کرد وھذا واللہ العاصم حررہ سلطان محمود

ما قال زید من الاتباع وتقلید مذاھب الاربعۃ وجدناہ حقا مطابقا للمعقول والمنقول وموافقا للفروع والاصول وما قال عمرو مخالفا للاجماع نجانا اللہ تعالی من ھذا الاعتقاد کتبہ احقر عباد اللہ سکین عبد اللہ محمد احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما ادعاہ زید فھو ثابت بآیات قطعیۃ واحادیث مشھورۃ واجماع امۃ وقیاس صحیح وھو معمول فی الامصار واکناف العالم واطرافہ فصار مجمع علیہ من اھل السنۃ والجماعۃ قولا وفعلا ظاھرا بینا وما قالہ عمرو فتسویلات نفسانیۃ وتخیلات فلسفیۃ سببھا نقصان فی علم الفقہ من الاصول والفروع واعراض عن الطریقۃ الحقۃ حررہ فتح محمد

لاشک ان الواجب علی العامی تقلید احد الائمۃ الاربعۃ رحمہم اللہ تعالی والتزام اتباع الواحد منھم اقرب الی ضبط الاحوال والبعد من تشتت البال واللہ ھو الموفق للسداد حررہ محمد اسد

ما ادعاہ زید

من تقلید المعیّن وغیرہ فھو حق لتوارث الامۃ الی ھذا الآن علی تقلید الائمۃ الاربعۃ وتقلید المعیّن لئلا یختلطوا المذاھب حررہ فقیر ضیاء الدین

عبد اللہ ما قال زید فھو اضبط واصوب فقیر خدا بخش ما قال زید فثابت وحق وما قال عمرو فھو عمرو زائد خادم العلماء فتح محمد عفی عنہ

افتاء العلماء من اھل السنۃ والجماعۃ علی ما حررہ زید فی المتن فھو صحیح صحیح ومصحح حررہ احمد یار بعد الحمد للہ العلی العظیم والصلوۃ علی رسولہ النبی الکریم وعلی الہ وصحبہ الذین فازوا بفوز العمیم ان ما قالہ زید فھو الحق الصریح وما قالہ عمرو فھو الباطل القبیح حررہ فقیر عبد العلی

ما قالہ زید فھو حق جزاہ اللہ تعالی منی وعن سائر المسلمین لان العوام فی ھذا الزمان سیما من لاحظ لھم من العلم قد بلغوا فی الجھالۃ حتی رغبوا عن تقلید الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ویسمون انفسھم موحدین فذالک المجیب قد اثبت التقلید من الکتب المعتبرۃ فجاء بالحق حررہ حافظ ذکاء اللہ لاھوری قاضی عظیم الدین لاھوری مفتی تاج الدین لاھوری امام الدین لاھوری امام مسجد بادشاہی

حامدا ومصلیا لقد اصاب زید واجاد وسلک سبیل الرشاد وکلامہ موافق للسنۃ والکتاب واجماع اولی الالباب جزاہ اللہ الملک الوھاب ومخالفہ ضال ومضل بلا ارتیاب حررہ قاضی احمد اللہ حامدا ومصلیا ومسلما ما قالہ زید الرشید فھو مطابق بکلام الملک الکریم المجید

ومواقف لاحادیث النبی العظیم الحمید وما قاله عمرو فهو سبیل الی الطغیان ویمیل الی البهتان نعوذ بالله منه والشیطان بمبایعة الامام النعمان حرره رحیم بخش عفی عنہ

صاحب در المختار در در المختار وشیخ ابن ہمام در تحریر الاصول وشیخ ابن حاجب مالکی در مختصر اصول وغیرہم گفتہ اند

ان الرجوع بعد العمل ممنوع بالاتفاق وصاحب بحر الرائق در رسائل زینیہ گفتہ فوجب علی مقلد ابی حنیفة العمل ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق حرره حسن شاه بٹالوی

باید دانست کہ تقلید معین ثابت بالاجماع ومخالف وی ضال ومبتدع است حرره سید شہاب الدین بٹالوی

ما حرره المجیب المجیب فی تقلید الامام الواحد من الائمة الاربعة فهو مطابق بالکتاب والسنة وموافق لاقوال السلف ومن کان مدعیا بخلافه یجب علیه ان یرجع عنه بالتوبة کتبه حافظ محمد حسن

الحمد لله علی ما قرره العلماء الجهابذة وحرره الفضلاء الاساتذة من وجوب تقلید احد الائمة الاربعة فما اعتقده الرشید من وجوب التقلید فهو حق لا ینقض علیه ولا یزید کفت هذه الرسالة حجة وبرهانا فی تصویب قول زید فمن لم یعمل بها فهو متبع شیطان مرید وکان نعم وضل واضل عن سبیل الله ان الذین یضلون عن السبیل فلهم عذاب شدید حرره حافظ عزیز الله کشمیری وطنا والحنفی مذهبا

مواہیر علمائی ولایت

ما قال زید فی هذه الرسالة فهو مقبول عندنا اهل السنة والجماعة حرره مراد دوست محمد

ما قاله زید فهو المعمول به عندنا اهل السنة

والجماعة ما حکم زید فی هذه الرسالة هو المقبول وعلیه المعمول عندنا اهل السنة والجماعة حرره (حرره غلام حسن) (عبد الغفار) ما قاله زید فهو مقبول لنا ومعمول لنا وافتیت به وافضیت علیه حرره (عبد الحمید)

ما قال زید فی هذه الرسالة فهو صواب وموافق بالکتاب والسنة واجماع الامة والقیاس الصحیح وما قال عمرو فهو خطاء وزائد مغل وادغم حرره

ما قال زید فهو معمول لی ولجمیع قضاة زماننا ولسواقی اهل السنة والجماعة فاقضیت علیه وامضیت به وکتبت علی حاشیة هذا الکتاب وختمت علیه

العبد راج الی رحمته السلام | لاظهار ان هذا الکتاب مقبول حرره سعد الدین | خادم شرع نبی محمد اکرم

زند بر فرق شمس تیغ براّن
که عبد الحق غلام شاه جیلان

قضا مولکک قلم نگین
کند رواج شریعت بنام سعد الدین

زکلک قضا نگین قدس
وافوض امری الی الله
مفتی شرع نبی میر محمد عمر

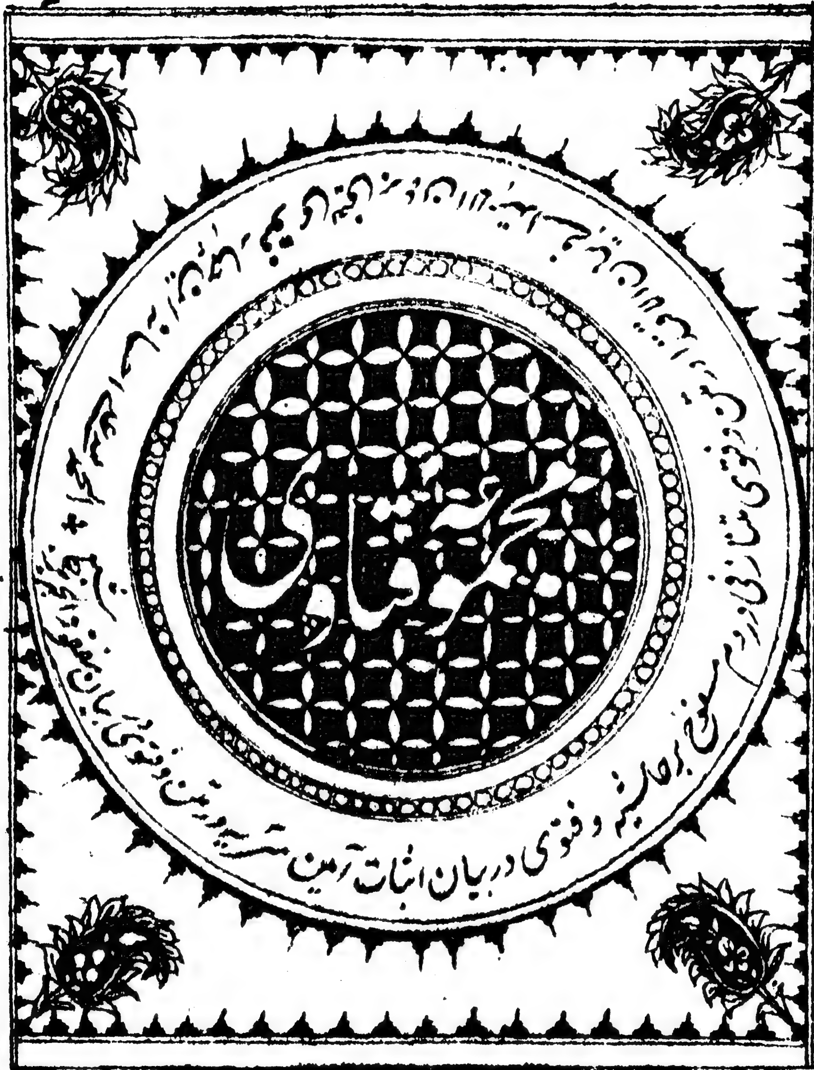
حکم شد از خدا احی مجید
افوض امری الی الله
کاتب محکمه شرع محمد سعید

حکم شد از خدا لم یزلی
غلام محمد امین شرع نبی
راج العبد الی رحمته السلام

مهر جاری امور شرع شد بدید
قاضی القضاة دوران عبد الرحمن سعید

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة علی سید المرسلین
قد وقع الفراغ من تحریر هذه الرسالة الشریفة فی شهر الشعبان
سنة خمسة وثمانین بعد الف ومائتین من هجرة سید الثقلین

من يشاء الله يضلله ومن يشأ يجعله على صراط مستقيم



در مطبع [illegible] باهتمام [illegible] طبع شده [illegible] یافت

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی رسوله سید المرسلین و علی اصحابه
الابرار و مجتهدی دینه الاخیار اما بعد پس کیا فرماتی ہین علماء اہل
سنت و جماعت اس مسئله مین که بعض لوگ جو لامذہب مشہور ہین اپنا نام
فرقه محمدیه رکھکر اپنی زعم مین عامل بالحدیث جانتی ہین اور مقلد مذہب خاص کو
بدعتی اور مشرک قرار دیکر کسی مذہب کی مذاہب اربعه سی تقلید نہین کرتی
جو چاہتی ہین عمل کرتی ہین آپ ہی آپ اجتہاد کرتی ہین مسایل مختلفه مین کبھی
اسپر اور کبھی اوسپر عمل کرتی ہین اونکی معمولات مزعومه مین ایسی صورت
سرزد ہوتی ہی که وہ عمل ائمه اربعه کی نزدیک فاسد یا مکروہ ہی اور کبھی ایسا
امر معمول اونکا مذہب حنفی مین یا مالکی مین یا شافعی مین یا حنبلی مین باطل یا
مکروہ ہوتا ہے آیا پیچھی ان لوگون مذکورین کی نماز درست ہی یا نہین

بینوا توجروا

بسم الله الرحمن الرحیم
سوال چه می فرمایند علمای حنفیه کثرهم الله تعالی اندرین مسئله مفصله ذیل که مردی مذهب حضرت امام مالک پیروست کشاده نماز می خواند عمل ایشان

۲

سوال دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی مدح العلماء بالفقاهة والصلوة علی رسوله الذی
حض المجتهدین بالاصابة وعلی اله الاتقیاء واصحابه الانوار وعلمائه
الاصفیاء وفقهائه الکبار اما بعد پس جواب اس مسئلہ کا موقوف ہی ایک
تمہید پر وہ یہہ ہی کہ نماز اہم اور اول یحاسب امور دین کا ہی جیسا کہ صریح ہے
اس حدیث شریف مین عن ابی هریرة سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمة من عمله صلوته فان صلحت فقد
افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر رواه الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اعمال کا کہ
حساب کیا جاوی گا بندہ دن قیامت کی ساتہہ اوسکی وہ نماز اوسکی ہی پس
اگر نماز اوسکی صحیح ہوئی تو تحقیق فلاح اور نجات پائی اوسنے اور اگر نماز اوسکی
فاسد ہوئی تو خسارا اور نقصان پایا اوسنے روایت کیا اسکو ترمذی نے
وعن نافع ان عمر بن الخطاب کتب الی عماله ان اهم امرکم عندی الصلوة
فمن حفظها وحافظ علیها حفظ دینه ومن ضیعها فهو لما سواها
اضیع رواه مالک فی الموطا روایت ہی نافع سی کہ عمر بن الخطاب نی لکہا
اپنی کارندونکو کہ تحقیق اہم امر تمہاری کا نزدیک میری نماز ہی پس جسنی کہ محفوظ
رکہا اوسکو اور محافظ ہوا اونکی اوقات پر محافظ ہوا دین اپنی کا اور جسنے
ضایع کیا اوسکو پس واسطی ماسوا اوسکی کے نہایت ضایع کرنیوالا ہے
روایت کیا اسکو امام مالک نی موطا اپنی مین پس ان حدیثون مذکورہ سے

صاف معلوم ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط چاہیے کیونکہ وہ اہم اور اول امہات
امور دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط ہو باین طور کہ بچی
اس سی کہ فاسد یا مکروہ ہووی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب
منحصر ہی مذاہب اربعہ مین کما قال القاضی ثناء اللہ فی تفسیر المظہری تحت آیۃ
اربابا من دون اللہ فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون
الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب لم یبق فی الفروع سوا ہذہ
المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و
قال اللہ تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا انتہی کہا قاضی ثناء اللہ رح نی تفسیر مظہری مین تحت آیۃ
اربابا من دون اللہ کی کہ تحقیق اہل سنت وجماعۃ فرقہ فرقہ ہوگئی ہین بعد
مقرر ہونی مذاہب اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہین باقی رہا کوئی مذہب
مسائل فروع مین سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب
اوپر بطلان اوس قول کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع ہو ویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا خدای
تعالی نی جو شخص تابعداری کری سوای راہ مومنین کی پھیرین گی ہم اوسکو
جسطرف پھرای اور واصل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین کہ بہت بری بازگشت ہے
تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تمہید کے جواب سوال
اول سی یہہ ہی کہ نماز پیچھے ان لوگون کی درست نہین نزدیک اہل سنت

٤

سنت وجماعت کی واسطے ممنوع ہوتی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدہلوی
فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ
وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ الی ان قال کان اتباعہا اتباعا للسواد الاعظم
والخروج عنہا خروجا من السواد الاعظم انتہی کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ
عبد العزیز دہلوی نی عقد الجید مین کہ جان لی تو یہہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنیکے مذاہب
اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ سی فساد بڑا ہے
یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے
یہانتک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہے
اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال العلامۃ
ابن حجر المکی الشافعی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن و
العشرین اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی
ومالک وابی حنیفۃ واحمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین لان ہؤلاء
عرفت قواعد مذاہبہم واستقرت احکامہم وقد تابعوہم وحرروہا فرعا
فرعا وحکما حکما فعز ان لا یوجد حکم الا وہو منصوص لہم اجمالا او تفصیلا
بخلاف غیرہم فان مذاہبہم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا یعرف لہا قواعد
یستخرج علیہا احکامہا فلم یجز تقلیدہم فیما حفظ عنہم لانہ قد یکون مشروطا
بشروط اخری وکلوہا الی فہمہا من قواعدہم فقلت الثقۃ لخلو ما یحفظ عنہم
من قید وشرط فلم یجز التقلید حینئذ انتہی کلام ابن حجر کہا علامہ ابن حجر مکی

شافعی المذہب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی مین بیچ شرح حدیث انما نیتو
کی کہ ہماری زمانہ مین کہا بعض ائمہ ہماری نی کہ نہین جائز تقلید کرنی سوای ائمہ
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور احمد حنبل کی اسواسطے
کہ یہہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہوگئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پاگئی
ہین احکام اونکی اور تحقیق تابع ہوگئی ہین لوگ اونکی اور صاف او منقّی کردی
علمانی مسائل اونکی تفصیل و ار فرع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت نادر ہے
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہو اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے
کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدوّن نہین ہین ایسی پس نہین معروف ہین اونکی قواعد
کہ مستنبط ہون احکام اونپر پس نہین جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اونسی
محفوظ ہی سواسطی کہ کبھی ہوتی وہ چیز مشروط بشرایط دیگر کہ مفوض کیا ہے
اونہون نی طرف فہم کی قواعد اونکی سی پس کم ہوا اعتبار واسطی کم ہونے
اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہو اون سی قید سی اور شرط سی پس نہ جائز ہوئی تقلید
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال الامام الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول
للقاضی البیضاوی فی آخر کتابہ قال امام الحرمین فی البرہان جمع المحققین
علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ بل علیہم ان یتبعوا من
الائمۃ الذین سبروا و بوّبوا الابواب وذکروا اوضاع المسائل و اوضحوا
طرق النظر و ہذبوا المسائل و بینوہا و جمعوہا و ذکر ابن الصلاح ایضا
ما حصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذہب
الائمۃ الاربعۃ قد انتشر و علم تقلید مطلقہا و تخصیص عمومہا و شروط

شروط فروع عمها بخلاف غيرهم انتهى کہا امام اسنوائی نی شرح منہاج اصول قاضی

بیضاوی مین آخر کتاب اپنی مین کہ کہا امام الحرمین نی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا

برہان ہی کہ اجماع کیا ہی مجتہدون نی اوپر اس امر کی کہ تحقیق عوام الناس کو

نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہی اونپر یہ کہ مقلد ہون

مذاہب ائمہ کی کہ جنہون نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور باب باب

کئی مسایل اور ذکر کئی احوال حالات مسائل اور واضح اور روشن کئی طریق

قیاس اور استنباط کئی اور صاف اور منقح کردیا مسایل کو اور خوب بیان کردیا

اور جمع کردیا اون سب مسائل کو ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نی

کہ وہ رئیس محدثین ہی اور امام ائمہ اصول ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ متعین

ہی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطی کہ تحقیق مذہب ائمہ اربعہ کا پہیل گیا جہان

مین اور معلوم ہوگئی تقلید مطلق مسائل اونکی کی اور تخصیص عموم مسایل اونکے

اور شروط فروع اونکی کی بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے قال الشیخ ابن الهمام

فی التحریر الاصول **تکملہ** نقل الامام اجماع المحققین علی

منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل علیهم تقلید من بعدهم

الذین سبروا و وضعوا ودونوا وعلی هذا ما ذکر البعض المتاخرین

من منع تقلید غیر الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقیید

مسائلهم وتخصیص عمومها ولم یدر مثله فی غیرهم الان لانقراض

اتباعهم وهو الصحیح انتهی کہا شیخ ابن الہمام نی بیچ آخر تحریر الاصول کے

تکملہ نقل کیا امام الحرمین نے کہ اجماع کیا محققین نی اوپر منع کرنی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا الآیة

عوام کی تقلید صحابہ سی بلکہ لازم اور واجب ہی اونپر تقلید پچھلے ائمہ کے
کہ جنہوں نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور وضع کئی مسائل
اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر
مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نی منع کرنا تقلید کا سوای تقلید ائمہ اربعہ
کی واسطی منضبط ہوجانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی مقید ہوجانی مسائل اونکی
کہ وہ مطلقہ تہی اور واسطی مخصوص ہوجانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تہی اور نہین
پایا گیا مثل اوسکی بیچ مذاہب اوروں کی اب تک واسطی منقطع اور مفقود ہوجانی مقلدین
اونکی کی یعنی نہین صحیح تقلید کرنی کسیکی سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع
مذکور کی پس قول ذکا وهو الصحیح صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر ان
غیران ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع سے کے
قال صاحب البحر الرائق فی الاشباه فی القاعدة الاولی من النوع الثانی من
الفن الاول وما خالف الائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان كان فيه
خلاف لغيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع انعقد على عدم العمل بمذهب
مخالف للائمة الاربعة انتهى کہا صاحب بحرالرائق نی اشباہ مین بیچ
قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی ہی کہ فن اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
وہ مخالف ہی اجماع سے کے اگرچہ اوس مین خلاف اوروں کا بہی ہو کیونکہ تحقیق
تصریح کی ہی تحریر مین کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اوپر نہونی عمل کی کہ وہ عمل
مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت آية
ففهمناها سليمان وقد وقع الاجماع على ان الاتباع انما يجوز للائمة الاربعة

الاربعة انتهی کہا شیخ احمد نی تفسیر احمدی مین تحت آیۃ ففہمناہا سلیمان

کی کہ تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز نہین مگر ائمہ اربعہ کا

کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین بیچ کتاب الذبایح کے قال بعض المفسرین

ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم في مذاهب

الائمة الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان

خارجا من هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و

النار انتهى کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق فرقہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے

آجکی دن مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور

جمع ہوئی ہین اس مین کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین

وہ اہل بدعت واہل نار سی ہی پس ثابت ہوا ان منقولات سی کہ نزدیک اہل سنت

وجماعۃ کی ممنوع ہی وہ عمل کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے اور جو عمل کہ مخالف

ہی ائمہ اربعہ کی وہ دو طرح پر ہی ایک وہ عمل ہی کہ کوئی امام ائمہ اربعہ مین سے

قائل اوسکا نہ ہو جیسا کہ مثلا ہاتھ باندہنا سینہ پر مردون کو کوئی امام ائمہ

اربعہ مین سی قائل اسکا نہین یا اول وقت مین سنت اور افضل جانکر پڑہنا

نماز کا گرمیون مین اور نہ ابراد کرنا کیونکہ امام ائمہ اربعہ مین سی اسکا قائل نہین

ہوا بلکہ نزدیک سبکی ابراد مستحب ہے اور وہ جو منسوب ہی امام شافعی

کی طرف وہ غلط محض ہی اسواسطی کہ کہا امام نووی شافعی المذہب نی

شرح صحیح مسلم مین باب استحباب الابراد بالظہر والصحیح استحباب

الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص للشافعي وبه قال

جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہا المشتملۃ علی فعلہ وامرہ
بہ مواطن کثیرۃ انتہی یا وضو کرنا ہر پانی سے قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو یا غیر متغیر
اگرچہ اس میں کتا یا بلی یا کوئی اور جانور مرا ہو یا کوئی اور قسم کی نجاست پڑی ہو جیسا
کہ مذہب فرقہ ظاہریہ کا ہے نہ آئمہ اربعہ کا بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شیء رواہ الطبرانی والشافعی
والطیالسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان
والطحاوی والحاکم عن جماعۃ من الصحابۃ اور بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلعم الماء طہور لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابو داؤد وغیرہم یا رفع یدین کرے نزدیک ہر تکبیر کے بعمل اس حدیث کے
عن ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الصلوۃ حین یفتتح وحین یرکع وحین یسجد رواہ ابن ماجہ وعن عمیر
بن حبیب قال کان رسول اللہ صلعم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ
المکتوبۃ رواہ ابن ماجہ وعن ابن عباس رضہ ان رسول اللہ صلعم
کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ رواہ ابن ماجہ کیونکہ یہ حدیثیں دلالت
کرتی ہیں اوپر رفع یدین کے نزدیک ہر تکبیر کے جیسا کہ وہ مذہب بعض محدثین
کا ہے اور نہیں گیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس رفع یدین کی طرف یا جمع
کرے نماز واسطے ہر حاجت کے جیسا کہ وہ مذہب بعض محدثین کا ہے بغیر
خوف مرض اور مطر اور سفر کے بعمل حدیث ابن عباس کے عن ابن عباس
قال رسول اللہ صلعم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء

والعشاء من غير خوف ولا مطر بالمدينة قال اراد ان
لا يحرج امته رواه مسلم وابو داود والترمذي
والنسائي والطحاوي وغيرهم وعن ابن عباس
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر و
العصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف
ولا سفر رواه مسلم وغيره وعن ابن عباس قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال اراد ان لا يحرج امته رواه
مسلم اور دوسرا وہ عمل ہے کہ حاصل ہو متفق سے یعنی لا ان مذاہب کے
کسی سطرح کہ مستلزم ہو فساد عمل کو نزدیک ہر امام کے آئمہ اربعہ سے اگرچہ فرد فرد
اوس عمل کے درست ہوں کوئی کسی امام کے نزدیک اور کوئی کسی امام کے نزدیک جیسا
مثلا وضو کرے بعد ازان پھر پڑھا وے بٹھا کر مقتدی کو باوجود قدرۃ قیام کے بعلۃ
ان حدیث صحیح یعنی تکبیر جاری ہو اخرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم انما
جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا
فصلوا قعودا اجمعون متفق عليه واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول
الله صلعم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا
واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون رواه مسلم
واخرج عن جابر قال قال رسول الله صلعم ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا رواه مسلم

واخرج عن عائشة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام
لیوتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا
جلوسا رواه مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ایتمام ماموم بالامام کی مین
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسواسطی باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک انکی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ انکی نزدیک احادیث
منسوخ ہین یا وضو کری کم قلتین سی کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہوا اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسواسطی کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضو ان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تھا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین سی کہ اس مین نجس مذکور ہو ویسے
ساتھہ ترک ولا کی پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور والا نزدیک امام مالک کے فرض تھا و ترک
یعنی پی در پی دہونا اعضا وضو کا ۱۲
ہوا یا وضو کری ساتھہ مسح ایک یا دو بال کی پہر مس ذکر کری پس یہہ نماز
بہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو باطل ہی بسبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی بسبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہہ نماز بہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

ں لی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کر بیے
ہر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز ہی باطل ہی نزدیک
ئمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ او احمد کے
ور بوسہ ناقض ہی نزدیک امام مالک اور شافعی کی پس باطل ہوئی یہہ نماز
زدیک کل کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور قی کی پس یہہ نماز ہی فاسد ہے
زدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام مالک او
م شافعی کی اور قی ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن
نبل کی یا وضو کیا اور مس ذکر کیا او مسح کیا بال یا دو بال کا پس یہہ نماز
طل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک
م شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر باطل ہی نزدیک امام
حنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا او مسح کیا بال یا دو بال کا پس
نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقض وضو ہی نزدیک
م شافعی اور احمد کیے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض تہا نزدیک ابو حنیفہ او
ک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتہہ ترک نیت کے اور تکبیر اسمنے
دہ سے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ سمنے
س ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
ت فرض تہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتہہ
تسمیہ کے اور تکبیر اسمنے آ وہ سے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

آئمہ اربعہ کے کیونکہ تسمیہ فرض تہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
اور منی نجس ہے آئمہ ثلثہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
نزدیک یا وضو کیا ساتھہ ترک ترتیب کے اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہ
نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اسواسطے کہ نزدیک امام شافعی
کے ترتیب فرض ہی وہ ترک ہوئی اور منی نجس ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہہ نماز
آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہی کیونکہ منی نجس ہی آئمہ ثلثہ ابو حنیفہ اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہی امام شافعی
کے نزدیک پس نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پہر مس
ذکر کیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہ نماز باطل ہے ائمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
منی نجس ہی ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور منی اگرچہ پاک ہی نزدیک امام شافعی کے
لیکن مس ذکر ناقض وضو ہی اون کے نزدیک پس نماز نزدیک اوسکے باطل ہوئی
اور اسیطرح بعض بابت مذہبی ایک مذہب کے ہزارہا صورتیں آن پڑتی ہیں
کہ نماز اونمیں فاسد اور باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جیساکہ مشتے نمونہ
از خروارے واندکے از بسیارے امثلہ مذکورہ سے معلوم ہوا یہ
ظاہر ہے کہ یہ ہزارہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پڑتی ہیں نزدیک ائمہ
اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو ممکن نہیں مگر وہ کہ عالم ہو جمیع
مذاہب اربعہ کا کل فرائض کا اور کل شرائط کا اور کل مفاسد کا اور کل
نواقض کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل سنن کا

بوجہ اتمام کتب فقہ ان ائمہ کے سے اور یہہ نہایت مشکل ہے بسبب
کثرۃ کے حتی قال الاستاذ ابو الحسن الاسفرائنی نحن
اعلم اکثر من عشرین الف من اقوال المجتہدین یا نہ ہم من جملۃ فقہاء
الزہم ذکرہ صاحب المواقف فی العضدی شرح مختصر الاصول ونحوہ
فی مسلم الثبوت پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ خلف لامذہب کے نماز درست
نہین کیونکہ لامذہب کسی مذہب کا مذہب ائمہ اربعہ سے پابند نہین ہوتا
اور جبکہ پابند کسی مذہب کے مذاہب ائمہ اربعہ سے ہووے تو ہزارہا صورتین
ایسی آن پڑتی ہین کہ نماز ان صورتون مین فاسد یا مکروہ ہوتی ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے جیسا کہ گذرا پس ثابت ہوا ان نقول علماء ثقات اور
فضلاء ثقات سے کہ نماز پیچھے ان لوگون کے درست نہین ہے نزدیک
اہل سنت وجماعت کے اور [illegible] ہے [illegible] روایات
روایت [illegible] دلالت کرتے ہین اسپر کہ نماز انکی پیچھے باتفاق فقہا کے
درست نہین کیونکہ جب باتفاق فقہا کے نماز مالکی یا شافعی یا حنفی یا حنبلی کے
پیچھے مخالف مذہب اسکے درست نہین ہے تو پیچھے مخالف کل کے ائمہ اربعہ
بطریق اولی درست نہوگی واللہ اعلم وعلمہ احکم اور جواب سوال ثانی کا
یہ ہے کہ نماز مقتدی کی پیچھے مخالف کے درست ہے جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف نواقض او
مفاسد نماز مقتدی کی سے اور مکروہ ہے جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف واجبات نماز مقتدی کی
بمقتضی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے اما کتاب اللہ فقال اللہ
تعالی ففہمناها سلیمان آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اہل سنت

رسول للہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران
واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر متفق علیہ پس یہہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی اما اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیہ قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث
فی حاکم عالم اھل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باصابتہ واجر باجتہادہ وان
اخطا فلہ اجر باجتہادہ انتہی پس یہہ اجماع امت صریح ہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہے
پس جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی مذہب اوسکا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عمل مین
جیسا کہ پڑہی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب
امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین باین طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین باینطور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین باین طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی تو نہین

پس مقتدی اعتقاد کری کا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ صلوۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرائض کے اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین مفضول ہی نہ افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتہہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کی فاسد ہی وقت ترک فرائض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے اور مفضول ہی نہ افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف سے کیونکہ مذہب ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب قال فی اخر مسلم الثبوت وغیرہ ھذا ھو الصحیح عند الائمۃ الاربعۃ انتہی فلہذا قال الطحطاوی فی شرح الدر المختار تحت قولہ لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعات لم یکرہ او عدمہا لم یصح ان شک کرہ قولہ ولکن فی وتر البحر الخ ھذا ھو المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد مذہب شاھدۃ لہ حلبی انتہی وقال الشامی فی شرح الدر المختار قولہ لکن فی وتر البحر الخ ھذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاھدۃ لہ ذکرہ سیدی انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے باطل ہی فرائض اور شرائط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول ہی نہ افضل سنن مین لہذا قال الفقہاء ان صحۃ صلوۃ المقتدی و فسادھا علی رای المقتدی وقال فی الھدایۃ فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ

صلوته كالفصد وغيره لا يجوز به الاقتداء انتهى کہا ہدایہ
کے باب الوتر میں. کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے
وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جائز
ہے ساتھ اوسکے اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایۃ فی باب
الوتر والاقتداء بالشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف ذکرہ فی الفتاوی العالمگیریۃ کہا نہایہ مین باب الوتر مین کہ اقتدا
ساتھ شافعی المذہب کے نہین صحیح مگر اوسوقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہایہ کو فتاوی عالمگیریہ مین. قال فی الکفایۃ
فی باب الوتر قولہ اذا علم الیزعم فیہ فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی
ان الاقتداء انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا
من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد وغیرہ وان یقف الامام
القبلۃ مستویا ولا یتحرف انحرافا فاحشا ولا یکون شاکا فی ایمانہ و
ان لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی ویفرک
الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان
یمسح ربع راسہ انتہی کہا صاحب کفایہ نے باب الوتر مین قولہ اذا علم ما یزعم فیہ فساد
صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہین صحیح مگر اوسوقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کیسی بانطور کہ
وضو کر لیوے نجس سے کہ خارج ہو سوائے سبیلین سے بھی جیسا کہ فصد وغیرہ
اور کھڑا ہو امام طرف قبلہ کی سیدھا ہو کر بغیر انحراف فاحش کرے اور نہ ہو وہ امام

متعصب یعنی نہ ہو وی جفا کرنے والا آئمہ دین سے مانند روافض اور خوارج
کی اور نہ ہو شک کرنے والا ایمان میں بایں طور کہ کہے خدا جانے میں مومن ہوں یا
نہیں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سے اور پاک کرے کپڑے ہی کو منی سے اور نہ قطع
کرے وتر کو ساتھ سلام کے اور رعایت کرے ترتیب فوائت کی اور یہ کہ مسح کرے
ربع سر کا تمام ہوا کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایۃ قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم
منہ فساد صلوتہ یعنی ان الاقتداء بہ انما یصح اذا تحامی مواضع الخلاف بان
یتوضا فی الخارج النجس من غیر السبیلین وبان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا
ولا یکون شاکا فی ایمانہ وبان لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ
من المنی ان کان رطبا ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر ویراعی الترتیب فی الفوائت
وان یمسح ربع راسہ فان علم منہ شیء من ہذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء وان
لم یعلم جاز ویکرہ ہذا حکم الفساد راجع الی زعم المقتدی وقد اختلف مشایخنا فی
ذلک فقال الہندوانی وجماعۃ ان المقتدی ان یری امامہ مس المراۃ ولم یتوضا
لا یصح الاقتداء بہ وذکر التمرتاشی ان اکثر مشایخنا جوزوہ وقال صاحب
النہایۃ وقول الہندوانی اقیس لہما ان زعم الامام ان صلوتہ لیست
بصلوۃ وکان الاقتداء حینئذ بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام
وہو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ انتہی کلام صاحب العنایۃ
کما عنایہ میں قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی تحقیق
اقتدا ساتھ شافعی المذہب کی نہیں صحیح مگر اوسوقت کہ پرہیز کرنے والا ہو مواضع
اختلاف کا بایں طور کہ وضو کر لیوے خارج نجس سے بھی کہ وہ خارج ہیں

غیر سبیلین سی ہی اور نہ منحرف ہو دی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہ خشک کرنیوالا اجان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل سی اور پاک کرنیوی کپڑی اپنی کو منی سی اور کہرچ ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کریے وتر کو بیچ ساتھہ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوایت مین اور مسح کری ربع سر کا پس اگر معلوم کری اوس سی کوئی شی ان اشیا مین سی تو نہین صحیح ہوگا اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ علم ہو صدور کسی شی کا ان اشیا مین سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتھہ اوسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت مین اور یہ حکم فساد صلوٰۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہین تو اس صورت مین فاسد ہووگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد نہین ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت مین نماز مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور فساد مین اور مختلف ہوئی ہین مشایخ ہماری اس مین پس کہا ہندوانی اور ایک جماعت نی کہ تحقیق مقتدی نی اگر دیکھا امام اپنی کو مس کرتی ہوئے عورت کو پہر وضو نکیا تو نہین صحیح اقتدا ساتھہ اس امام کے اور ذکر کیا تمرتاشی نی کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نی جائز رکہا ہی اقتدا کو ساتھہ اس امام کی اور کہا صاحب نہایہ نی قول ہندوانی کا اقیس ہی اسواسیطے کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوٰۃ میری نہین ہے صلوٰۃ پس ہوگا اقتدا اسوقت ساتھ موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام مین اور حالانکہ دو

(یعنی قریب القیاس ہی ۱۲)

حاشیہ: تابعین بر امام ... قول شافعی ... ۲۰

وہ اصل ہی اس نماز مین بیت صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتھہ اس امام کے تمام
ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ رای امام کی صحت اور فساد
نماز مین ہی معتبر ہی نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہو یگا
انشاء اللہ تعالی قال صاحب الکنز فی الکافی باب الوتر واذا علم المقتدی من
الشافعی ما یفسد صلوته کالفصد والحجامة وغیرهما لم یجز الاقتداء به
انتهی کہا صاحب کنز نی کافی کی باب الوتر مین کہ جس وقت معلوم کری مقتدی
امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ مفسد ہی نماز اوسکی کا مانند فصد وغیرہ کے
تو نہین جائز اقتدا اوسکی ساتھہ اوسکی قال الامام الزیلعی فی تبیین الحقائق شرح
کنز الدقایق فی باب الوتر دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعیة اذا
کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف بان یجدد الوضوء من الحجامة والفصد
ویغسل ثوبه من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانه بالاستثناء ولا منحرفا عن
القبلة ولا یقطع وتره بالسلام وهو الصحیح انتهی کہا امام زیلعی نے
بیچ تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق کے باب الوتر مین کہ دلالت کرتا ہے
یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کے ساتھہ شافعیہ کے جبکہ ہووی وہ امام شافعی
المذہب احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف مین باین طور
کہ نیا کری وضو سینگی سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنا منی
سی اور ہووے نہ شک کرنیوالا ایمان مین باین طور کہ کہی انا مومن ان شاء اللہ تعالی
اور نہ ہو منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھہ سلام کے وہو
الصحیح یعنی اگر امام شافعی المذہب وتر کو ساتھہ سلام کے قطع نکری کا تو

تو اقتدا اوسی صحیح ہی اور یہہ قول صحیح ہی اوس قول سی کہ اوسمین ہی عدم جواز
اقتدا کا مطلقا قال فی المستخلص شرح الکنز فی باب الوتر ثم قال ای صاحب
الہدایۃ دلت المسئلۃ علی جواز الاقتدا بالشافعیۃ وعلی المتابعۃ فی
قراءۃ القنوت فی الوتر لکن اذا علم المقتدی منہ ما یزعم بہ فساد صلوتہ
کالفصد وغیرہ لم یجز بہ الاقتداء ثم قال ولو شہد انہ مس
امراۃ ولم یتوضا یجوز الاقتداء بہ عند عامۃ العلماء وقال الہندی
لا یجوز ہذا من الکفایۃ انتہی کلام المستخلص کہا بیچ مستخلص شرح کنز کے
باب الوتر مین کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ دلالت کرتا ہی یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا
کی ساتہہ شافعی المذہب کی اور اوپر جواز متابعۃ قراۃ قنوت کی وتر مین لیکن
جبکہ معلوم کری مقتدی اوس امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان کرتا ہی
اوسی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جایز اقتدا ساتہہ اوسکے
پہر کہا صاحب مستخلص نے اگر دیکہہ لے کہ تحقیق امام نی مس عورت کو کیا اور وضو
نہین کیا تو جایز ہی اقتدا ساتہہ اوسکی نزدیک جماہیر علما کی اور کہا ہندی
نے کہ نہین جایز یہہ اقتدا یہ کفایہ سی منقول ہی تمام ہوا کلام صاحب مستخلص کا قال
فی تنویر الابصار فی باب الوتر وصح الاقتداء فیہ بشافعی لم یفصلہ
بسلام علی الاصح انتہی کہا تنویر الابصار کے باب الوتر میں کہ صحیح ہی
وتر مین اقتدا ساتہہ شافعی المذہب کے جب تک کہ نہ قطع کری وتر کو ساتہہ
سلام کے اوپر اصح قول کے قال فی منح الغفار شرح تنویر الابصار
فی باب الوتر دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعی اذا کان

يحتاط في مواضع الخلاف بان كان يجدد الوضوء من الحجامة والفصد ويغسل ثوبه من المني ولا يكون شاكا في ايمانه بان قال انا مومن انشاء الله تعالى ولا منحرفا عن القبلة ولا يقطع الوتر بالسلام وهو الصحيح و اعلم ان الاقتداء بالشافعي على ثلثة اقسام الاول ان يعلم منه الاحتياط في مذهب الحنفي فلا كراهة في الاقتداء به والثاني ان يعلم منه عدمه فلا صحة والثالث ان لا يعلم شيئا فالكراهة ولا خصوصية لمذهب الشافعي اذا صلى الحنفي خلف كل مخالف مذهبه فالحكم كذلك وظاهر الهداية ان الاعتبار لاعتقاد المقتدي ولا اعتبار لاعتقاد الامام حتى شاهد الحنفي مسه امراة ولم يتوضا ثم اقتدى به فان اكثر المشايخ قالوا يجوز وهو الاصح كما في فتح القدير وغيره وقال الهندواني وجماعة لا يجوز ورجحه في النهاية بانه اقيس لما ان زعم الامام ان صلوته ليست بصلوة فكان الاقتداء حينئذ بناء الموجود على المعدوم في زعم الامام وهو الاصل في الاقتداء فلا يصح انتهى ورد بان المقتدي يرى جوازها والمعتبر في حقه راي نفسه لا غيره انتهى كلام صاحب منح الغفار مختصرا كما منح الغفار شرح تنوير الابصار کے باب الوتر میں کہ لائق کی مسئلہ نے اوپر جواز اقتدا کی ساتھ امام الشافعی المذہب کے جبکہ ہو وہ امام احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کے سی بان طور کہ نیا کرے وضو پچھنون اور فصد سی اور دہووے کپڑا اپنا منی سے اور نہ ہووے شاک ایمان اپنا بایں طور کہ کہے انشاء اللہ تعالے اور نہ ہووے منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کری وتر کو ساتھ سلام کے۔ و ہو الصحیح اور جان یہہ بات کہ اقتدا

ادرجان یہ بات کہ اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے تین قسم پر ہے اول
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہ امام شافعی المذہب احتیاط حنفی مذہب مین
کراہی بایں طور کہ نہین کرتا وہ چیز کہ موجب فساد یا کراہت تحریمیہ کا ہو
تو اس قسم مین کچھ کراہت نہین اقتدا مین ساتھہ شافعی المذہب کے اور ثانی
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو عدم احتیاط شافعی ہی نماز حنفی مین تو اس قسم مین
نہین درست اقتدا ساتھہ اوسکے اور ثالث یہ ہی کہ نہ معلوم ہو مقتدی کو
کوئی چیز نہ احتیاط اور نہ عدم احتیاط پس اس قسم مین بھی کراہت نہین
اور نہین خصوصیت ان امور مذکورہ مین شافعی المذہب کے بلکہ جب پڑہے
نماز حنفی المذہب بھی پر مخالف مذہب اپنی کی تو بھی یہی حکم ہی بلا فرق
اور ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ معتبر صحت اور فساد نماز مقتدی مین مذہب
مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ دیکھا حنفی نے کہ مس کیا
شافعی المذہب نے عورت کو اور وضو نکیا پہر اقتدا کا کیا اوس حنفی نے
ساتھہ اوسکی پس تحقیق جمہور مشایخ قایل ہین جواز اس اقتدا کے وہو
الاصح جیساکہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانے نے اور ایک
جماعت نے کہ نہین جائز یہ اقتدا اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ مین بایطور
کہ یہ عدم جواز اس اقتدا کا قیاس ہے اسواسطے کہ تحقیق گمان امام کا یہ ہے
کہ تحقیق نماز میری نہین ہے نماز بسبب مس عورت کے پس ہوگا
اقتدا اسوقت بناموجود کی معدوم پر زعم امام مین اور حال آنکہ وہ
اصل ہی اقتدا مین پس نہ صحیح ہوگا یہ اقتدا تمام ہوا حسب صاحب نہایہ کا او

اور رد کیا گیا ہی یہہ قول انہین طور کہ تحقیق مقتدی کا مذہب جواز اس نماز کا ہی اور معتبر

اوسکی حق مین اعتقاد اوسکا ہی نہ اعتقاد غیر کا تمام ہوا کلام صاحب منیح الغفار کا مختصرا

قال فی الدر المختار شرح تنویر الابصار فی باب الامامۃ وزاد ابن مالک وفی مخالف

کالشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمها لم یصح وان

شک کرہ انتہی کہا بیچ در المختار شرح تنویر الابصار کی باب الامامۃ مین کہ زیادہ کیا

ابن ملک نے ومخالف کشافعی کو لیکن بحر کی باب الوتر مین یہہ ہی کہ اگر یقین کری مقتدی مراعاۃ

کا تو نہین مکروہ اقتدا ساتھہ اس مخالف المذہب کی اور اگر یقین عدم مراعاۃ کا ہو تو نہین صحیح

اقتدا ساتھہ اسکی اور اگر شک کری مراعاۃ کا تو مکروہ ہی اقتدا ساتھہ اسکی قال فی الدر

المختار فی باب الوتر تحت قولہ وصح الاقتداء بہ ففی غیرہ اولی ان لم یتحقق

منہ ما یفسدها فی اعتقادہ فی الاصح کما بسط فی البحر بشافعی مثلا انتہی

یعنی کہا در مختار کے باب الوتر مین تحت قول مصنف کی وصح الاقتداء فیہ بشافعی فیہ

پس غیر اوسکی مین بطریق اولی درست ہی اقتدا جب تک نہ محقق ہووی وہ چیز کہ وہ

مفسد نماز مقتدی کی ہی بحسب اعتقاد اوسکی اصح قول مین جیسا کہ بسط کیا بحر مین قال

الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی باب الوتر ودلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعی

لکنہ مشروط بان یحتاط فی مواضع الخلاف بان لا یتوضأ من قلتین فیهما نجاسۃ

وان یغسل ثوبہ من المنی الرطب ویفرک الیابس اذا کان مقتدا ماما وان یراعی

الترتیب بین الفوائت وان یمسح ربع راسہ وان یتوضأ من القهقهۃ والفصد وان

لا یکون الامام صلی الوقتیۃ قبل الاقتداء بہ والجامع لهذہ الامور ان لا یتحقق منہ ما

یفسد صلوتہ فی اعتقادہ بناء علی ان المعتبر هو رأی المقتدی وهو الصحیح الذی علیہ

٢٥

الاکثر وقیل رای الامام انتہی کہا طحطاوی نے بیچ شرح در المختار کے باب الوتر مین کہ اس

کے مسئلہ نے اوپر جواز اقتدا کے ساتھہ امام شافعی المذہب کے لیکن یہ جواز مشروط ہے ساتھ اوس

کے پرہیز کرے یہ امام مواضع اختلاف کے سے باین طور کہ وضو کرے قلتین سے وقت وقوع

نجاست کے اور پاک کرے کپڑے اپنے کو منی سے اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کرے

ترتیب مین فوایت کے اور مسح کرے ربع سر کا اور وضو کرے قہقہہ اور فصد سے ورنہ

پڑھ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلے اقتدا کرنیکے ساتھہ اوسکے قاعدہ کلیہ ان سب امور کا یہہ ہے

کہ متحقق ہو اوسے وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کے مذہب اوسکے مین اسواسطے کہ

معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہے اور یہی قول صحیح ہے ایسا صحیح کیا ہے

اوسے جمہور علماء کے اور بعض نے کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہے تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال

الطحطاوی فی الشرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ ہذا ہو المعتمد

لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاہدۃ لہ حلبی قولہ ان تیقن المراعاۃ فی ای

الفرایض والواجبات والسنن قولہ او عدمہا لم یصح ہذا اذا لم یراع فی الفرایض

واما فی الواجبات کزیادۃ الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولی

فیحسب الکراہۃ لا الفساد الظاہر ان الکراہۃ للتحریم وان راعی فیہا دون السنن

لا یترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک

التنزیہ قالہ الحلبی تفقہا انتہی کہا طحطاوی نے شرح مذکور کے باب الوتر مین قولہ لکن فی

وتر البحر یہہ قول معتمد علیہ ہے اسواسطے کہ محققون نے اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب

کے شاہد ہین اسکے معتمد علیہ ہونے پر ذکر کیا اسکو حلبی نے قول اوسکا ان تیقن المراعاۃ

ای فرایض اور واجبات اور سنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاۃ کرتا ہے فرایض اور واجبات

ہو نہ سنن مین باین طور کہ پرہیز کرتا ہی مواضع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول وسکا او
عدم ہما لم یصح ہا وسوقت ہی کہ نہ رعایت کری فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سی نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد او
ظاہر ہی کہ تحقیق مراد کراہت سی کراہت تحریمیہ ہی اور اگر رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین نہ چھوڑا جاوی اقتدا اسواسطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اور برا قوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی مکروہ تنزیہہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نی
اور یہی مقامات کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قوله کما بسط فی البحر حیث ذکر ان الحاصل انه ان علم الاحتیاط فی
مذهبنا فلا کراهة فی الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم یعلم شیئا
کره ثم قال وظاهر الهدایة ان الاعتبار لاعتقاد المقتدی ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتی لو اقتدی بشافعی راه مس امرأة ولم یتوضأ فالاکثر علی الجواز
وهو الاصح کما فی الفتح وغیره وقال الهندوانی وجماعة لا یجوز ورجحه فی النهایة
بانه اقیس لان الامام لم یحصل فی زعمه وهو الاصل فلا یصح الاقتداء به ورد
بان المعتبر فی حق المقتدی رای نفسه لا غیره انتهی کہا شامی نی شرح در المختار
کی باب الوتر مین قول وسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہوا سی احتیاط
مذہب ہمارے کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھ اوسکی اور نہ اگر معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سی تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مذہب

مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ اگر اقتدا کیا حنفی نی ساتہہ اوس شافعی کی کہ دیکہا
اوسکو مس کرتا ہوا عورت کو اور پہر وضو نہ کیا پس جمہور علما کی اوپر جواز کی ہین اور یہی صحیح
ترہی جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانی اور ایک جماعۃ نی کہ نہین جائز
اقتدا اور نماز اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ مین بایں طور کہ اقیس ہے کیونکہ امام نہین
مصلی زعم اپنی مین اور حال آنکہ وہ اصل ہی پس صحیح ہوا اقتدا ساتہہ اوسکی اور رد
کیا گیا یہ بایں طور کہ معتبر حق مقتدی مین مذہب اوسکا ہے نہ مذہب غیر کا تمام ہوا کلام شامی کا

قال الشامی فی شرح الدر المختار فی باب الامامة قوله لكن فی البحر الخ هذا هو المعتمد
لان المحققين جنحوا اليه وقواعد المذهب شاهدة عليه وقال كثير من المشائخ ان كان
عادته مراعاة مواضع الخلاف جاز والا فلا ذكره السندي قلت هذا مبنی
علی ان العبرة لرای المقتدی وهذا هو الاصح وقيل لرای الامام وعليه جماعة قال
فی النهاية وهو اقيس وعليه فيصح الاقتداء وان كان لا يحتاط كما ياتی فی الوتر
قوله ان تيقن المراعاة لم يكره الخ ای المراعاة فی الفرائض من شروط واركان فی
تلك الصلوة وان لم يراع فی الواجبات والسنن كما هو سياق كلام البحر وظاهر كلام
شرح المنية ايضا حيث قال واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع كالشافعی فيجوز ما لم يعلم
منه ما يفسد الصلوة علی اعتقاد المقتدی عليه الاجماع انما اختلف فی الكراهة
انتهی فيقيد بالمفسد دون غيره كما تری انتهی کہا شامی نی شرح در المختار کے
باب الامامت مین قول اوسکا لکن فی البحر الخ یہ وہی معتمد علیہ واسطی میلان محققین کے
طرف اسکی اور واسطی شہادۃ قواعد مذہب کے اوسپر اور کہا بہت مشائخ نے کہ اگر
ہو عادت اوسکی عادت احتیاط مواضع اختلاف مین تو جائز ہی اقتدا اور اگر نہیں تو نہین

ومن سوء آدابہ ... ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ ... الجماعۃ ... رواہ الترمذی

۲۹

ذکر کیا اسکو سید میری نے کہتا ہون مین کہ یہہ مبنی ہی اسپر کہ عبرت مذہب مقتدی کی ہی

اور یہی صحیح ہی کہا گیا ہی کہ عبرت مذہب امام کی ہی اور اسی پر ہی ایک جماعۃ کہا

نہایہ مین و ہو القیاس یعنی یہہ قول قیاس تر ہی پس اسپر متفرع ہوتا ہی یہ کہ صحیح ہو قتدا

اگرچہ نہ احتیاط کری جیسا کہ آوی گا ور مین یعنی اگرچہ نہ احتیاط کری اپنی مذہب کے

فرائض اور شرائط اور نواقض اور مفاسد کا کیونکہ عنقریب آوی گا بیان اسبات کا

کہ اعتبار مذہب مقتدی کا صحت اور فساد نماز مین متفق علیہ ہی اور اعتبار مذہب امام

کا مختلف فیہ ہی باین طور کہ نزدیک جمہور علما کی نہین اعتبار صحت اور فساد نماز

مین مگر رای مقتدی کو اور نزدیک ایک جماعت کے رای امام کا ہی معتبر ہی قال فی

الفتاوی العالمگیریۃ فی الفصل الثالث من الباب الخامس فی الامامۃ والاقتداء بشافعی

المذہب انما یصح اذا کان یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا من الخارج النجس من

غیر السبیلین کالفصد وان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا ولا متعصبا ولا

شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضا فی ماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی

ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان یمسح

ربع راسہ ھکذا فی النہایۃ والکفایۃ فی باب الوتر انتہی کہا فتاوی عالمگیری کے

تیسری فصل مین کہ وہ باب خامس فی الامامۃ سی ہی اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے

نہین ہی صحیح مگر جبکہ پرہیز کری مواضع اختلاف سی باین طور کہ وضو کری خارج نجس سے

غیر سبیلین سے مانند فصد اور نہ منحرف ہو قبلہ سے انحراف فاحش اور نہ متعصب ہو

اور نہ شاک ہو ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل سی اور پاک کر لیوی منی

کو اپنی کپڑی سی اور نہ قطع کری وتر کو اور مراعی ترتیب فوائت کا اور مسح کری

ربع سر کا اسی طرح ذکر کیا ہی نہایہ اور کفایہ مین قال فی فتاوی قاضی خان فی

فصل من یصح به الاقتداء ومن لا یصح به الاقتداء اما الاقتداء بشفعوی المذهب

قالوا لا باس به اذا لم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانه ولا ممخرفا فاحشا وان یکون

متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضا بالماء الراکد القلیل الذی

یقع فیه النجاسه انتهی کما فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح به الاقتداء ومن

لا یصح به الاقتداء مین ایسا اقتدا ساتهه شافعی المذهب کی کہا فقہا نی کہ نہین کچه خوف

جبکه نهو متعصب اور نه ہو شاک ایمان مین اور نه ہو منحرف بہت یعنی قبلہ سی اور ہو وضو

کرنیوالا خارج نجس سے کہ غیر سبیلین سی نکلی اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ اوسمین

نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایه فی باب الوتر

دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بشافعی المذهب وعلی المتابعة فی قراءة القنوت

فی الوتر واذا علم المقتدی منه ما یزعم فساد صلوته کالفصد وغیره لا یجوز له الاقتداء

کذا فی الهدایه انتهی یعنی کہا حلبی نی شرح شرح وقایہ کی باب الوتر مین کہ دلالت

کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی شافعی المذہب سے اور اوپر جواز متابعت قرارة

قنوت کی وتر مین اور جبکه معلوم کری مقتدی اس شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان

کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جائز اقتدا ساتهه

اوسکی اسی طرح ہی ہدایہ مین قال القهستانی فی النقایه شرح مختصر الوقایه فی باب

الوتر والاکتفاء مشیر الی انه لا یکره امامة الشافعی لکن فی الزاهدی انها

مکروهه وفی دستور النهایه انها غیر جائزة فالاحوط ان لا یصلی خلفه کما فی الجواهر

هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یجز الاقتداء

بالحنفی الفقہ انتهی وکذا قال ملا علی القاری در رسالہ مولفہ در جواب رسالہ امام الحرمین

قال الامام الغزالی فی احیاء العلوم فی مقلد بمنزلة مقلدہ فی کل مسئلة فان فقیہ قال فقہ من المحصلین و ہو عاص

وجب علیہم حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی

الفرق ومن تعین ای یتمسک بمذہب الغیر ان کان بعض المذاہب واحدا منہا کما فی

ان ینقل الی آخر انما

مطلقا کما فی النظم انتھی کما قہستانی فی نقایہ شرح مختصر وقایہ کی باب الوتر
مین کہ اکتفا اشارہ کرتا ہی کہ اقتدا خلف امام شافعی المذہب کی مکروہ نہین لاکن
زاہدی مین ہی کہ وہ نماز مکروہ ہی اور وتر نہایہ مین ہی کہ وہ نماز نہین جائز پس
احوط یہہ ہی کہ نہ پڑھی نماز پیچھی امام شافعی المذہب کے جیسا کہ جواہر مین ہی اور یہہ
اوسوقت ہی کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہہ امام شافعی المذہب پرہیز کرتا ہی مواضع
اختلاف سی پس اگر شک کریگا اس پرہیز مین تو نہین جائز اقتدا ساتھہ اوسکی مطلقا
تمام ہوا کلام قہستانی کا قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوٰۃ خلف
الشافعیۃ فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا
فالاقتداء صحیح والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوٰۃ خلف کل مخالف
کذلک انتھی کما بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین کہ اما نماز پیچھی شافعیہ کی حاصل
اوس چیز کا جو کہ مجتبی مین ہی یہ ہی کہ ہو وہ امام شافعی المذہب رعایت کرنیوالا شرائط
اور ارکان ہماری مذہب کا تو اقتدا صحیح ہی اور اگر نہو تو نہین صحیح ہی اور کچھہ خصوصیت
شافعیہ کی نہین بلکہ نماز پیچھی ہر مخالف کی ایسا ہی حکم رکھتی ہی قال الحلبی فی الکبیری
شرح منیۃ المصلی فی فصل الامامۃ اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز
ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی
الکراھۃ قیل یکرہ وقیل لا یکرہ حنفی قالوا لو شاھد من الشافعی انہ افتصد ثم
غاب ثم راہ یصلی یجوز لہ الاقتداء بہ ما لو علم منہ المقتدی ما یفسد الصلوٰۃ
فی اعتقاد الامام کما لو رای الشافعی مس ذکرہ او امراۃ ثم یصلی و لم یتوضأ
فی جواز الاقتداء بہ فالاکثر علی انہ یجوز وھو الاصح واختار الھندوانی و

جماعة منهم صاحب النهاية عدم الجواز لان اعتقاد الامام انه ليس في الصلوة
ولا بناء على المعدوم قلنا المقتدي يرى جوازها والمعتبر في حقه راى نفسه لا
راى غيره انتهى كما حلبی نے کبیری شرح منیة المصلی کی فصل الامامت مین اقتدا
ساتھہ مخالف فی الفروع کی مانند شافعی المذہب کی جائز ہی جب تک کہ نہ معلوم
ہو اسی وہ چیز کہ وہ مفسد نماز ہی مذہب مقتدی پر سیری اجماع علما کا اور [illegible]
علما کا نہین مگر کراہت مین نہ فساد مین باین طور کہ کہا گیا ہی مکروہ ہی اور کہا گیا
کہ مکروہ نہین ہی یہانتک کہ کہا فقہانی کہ حنفی اگر دیکھی شافعی المذہب کو کہ فصد کہلوائی
پہر غایب ہوگیا پہر دیکہا اوسکو نماز پڑہتا تو جائز ہی اس حنفی کو اقتدا ساتہہ اس شافعی
المذہب کی اور اگر معلوم کری مقتدی اوس ہی وہ چیز کہ مفسد نماز کی ہی مذہب امام مین
نہ مذہب مقتدی مین جیسا کہ دیکھی حنفی شافعی کو مس کرتا ذکر کو یا عورت کو پہر پڑہے
نماز بغیر وضو کی آیا جائز ہی ساتہہ اسکی اقتدا پس جمہور علما کا اوپر جواز کی ہی اور یہی
صحیح تر ہی اور اختیار کیا ہندوانی نی اور ایک جماعۃ نی کہ اون مین سی صاحب نہایہ
ہی عدم جواز کو اسواسطی کہ اعتقاد امام کا یہہ ہی کہ مین نہین ہون نماز مین واسطی
ہونی وضو کے اور نہین بنا اوپر شی معدوم کی کہتی ہین ہم یعنی جمہور علما کہ مقتدی
قایل ہی جواز کا اور معتبر حق اوسکی مین مذہب اوسکا ہی نہ مذہب امام کا تمام ہو کلام
حلبی کا جانا چاہیے کہ معتبر صحۃ اور فساد نماز مقتدی مین مذہب اور اعتقاد
مقتدی کا ہی بالاتفاق جیسی کہ تصریح کی ہی شامی نی شرح در المختار کی باب الوتر مین
ذكر العلامة نوح افندي ان اعتبار راى المقتدي في الجواز وعدمه متفق
عليه وان الخلاف انما هو في اعتبار راى الامام [illegible] اذا راى [illegible]

امام شافعی مہیا لا تیمو اقتداء وہ بہ اتفاق ائمہ ہی اور اعتبار کرنا مذہب امام کا بھی
اسمین اختلاف ہی علماء کا جمہور علما کی قایل ہین اسکی کہ فقط مذہب مقتدی کا
معتبر ہی نہ مذہب امام کا اور ہندوانی اور ایک جماعت نی یہہ اختیار کیا ہی کہ اعتبار
مذہب امام کا ہی چاہئی پس اس سی تین صورتین حاصل ہوئین ایک متفق علیہ فساد
مین اور ایک متفق علیہ صحت مین اور ایک مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور جماعۃ
کی تین وہ صورت کہ متفق علیہ ہی فساد مین وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ مذہب
مقتدی مین موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت مین
وہ ہی کہ نہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب
مین ہو یا امام کی مذہب مین اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور
جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ امام کی مذہب مین موجب فساد نماز
کی ہی نہ مقتدی کی مذہب مین پس اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو وضو کرکی امام ہوا بعد
سیلان خون کی تو اس صورت مین اقتدا صحیح نہین ہی بالاتفاق کیونکہ صادر
ہوئی امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین اور وہ چیز کہ
صادر ہوا امام سی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین وہ نماز فاسد
اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر دہو یا
یا مس کی ازمیں سی ہوا پھر وضو جدید کرلیا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی بالاتفاق
کیونکہ کوئی چیز صادر نہین ہوئی امام سی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب
مین یا امام کی مذہب مین اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر مس ذکر کر کی
امامت کی تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی نزدیک جمہور کی کیونکہ امام سے

لاعتبار رای ہما معا کما صرح بہ السغدی فی رسالۃ المسماۃ لغایۃ التحقیق انتہی

نہین فساد ہوئی کوئی چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب مین اور
نزدیک ہندوانی وغیرہ کی یہ اقتدا صحیح نہین ہی کیونکہ فساد ہوئی امام سی وہ چیز کہ
موجب فساد نماز کی ہی امام کی مذہب مین پس ثابت ہوا ان بقول علما ثقات و
فقہای ثقات نی اور کتب متداولہ معتبرہ سی کہ نماز پیچھی ان لوگون کی درست نہین ہے
نزدیک جمیع فقہا کی خاص کرا وسوقت کہ اعتقاد رکھتا ہو باین طور کہ مقلدین مذہب
خاص کی بدعتی اور مشرک ہین اسوقت بطریق اولی درست نہین کیونکہ یہ اعتقاد
مخالف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت وجماعت کی ہے
اما کتاب اللہ پس فرمایا اللہ جل شانہ نی فاسألوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
یعنی پوچھو تم اہل ذکر سی اگر نہین ہو تم اہل علم پس حکم اور امر کیا اللہ تعالی نی ساتھ
تقلید اہل ذکر کی لیکن اتباع جمیع افراد اہل ذکر غیر مراد ہین باجماع امت قال
الطحاوی فی شرح الدر المختار والشامی فی رد المحتار شرح الدر المختار وصاحب
البحر الرائق فی الرسائل الزینیة قال الشیخ ابن الهمام فی فتح القدیر قد استقر
رأی الاصولیین علی ان المفتی هو المجتهد واما غیر المجتهد ممن حفظ اقوال
المجتهد فلیس بمفت فوجب علیه ان یذکر قول المجتهد کالامام علی وجه الحکایة
انتهی قال فی الفتاوی الظهیریة فی کتاب القضاء اجمع الفقهاء علی ان
المفتی وجب ان یکون من اهل الاجتهاد وان لم یکن من اهل الاجتهاد لا یحل له
ان یفتی الا بطریق الحکایة انتهی قال شیخ الاسلام العینی فی شرح الکنز فی
شرح الکنز فی کتاب القضاء قال البزدوی فی اصوله اجمع العلماء والفقهاء
علی ان المفتی وجب ان یکون من اهل الاجتهاد وان لم یکن من اهل الاجتهاد فان

ولا يحل له ان يفتي الا بطريق الحكاية انتهى قال الامام الاسفرائني في شرح منهاج
الاصول للقاضي البيضاوي انهم اجمعوا على ان العامي لا يجوز له ان يستفتي الا
من غلب على ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتهى قال الشيخ ابن الهمام في تحرير
الاصول مسئلة الاتفاق على حل الاستفتاء ممن عرف من اهل الاجتهاد والعدالة و
على امتناعه ان ظن احدهما انتهى فاذا عرفت ان جميع افراد اهل الذكر غير مراد بالاجماع
فالمطلق يحمل على الفرد الكامل لان المطلق يحمل على الفرد الكامل غالبا كما قال الحلبي
في بحث الاوقات قلنا المطلق ينصرف الى فرد الكامل غالبا انتهى يعني كهتي هين هم
كه مطلق پهيرا جاتا هي طرف فرد كامل كي غالبا پس چونكه اتباع جميع افراد اهل ذكر كي
غير مراد هي باجماع امت تو متعين هوا فرد كامل نه فرد ناقص پس ماموربها اور واجب
هوئي تقليد فرد كامل كي نه فرد ناقص كي ساتهه كتاب الله كي واما سنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم ني نضر الله عبدا سمع
مقالتي فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى
من هو افقه منه رواه احمد والترمذي والدارمي وابو داؤد وابن ماجه
يعني تر و تازه كري الله تعالى اوس بندي كو كه سنا اوسني حديث ميري كو پس حفظ
كيا اوسكو اور نگاه ركها اوسكو اور پهنچايا اوسكو اسواسطي كه بهت اوقات حامل حديث
كا غير فقيه هوتا هي اور بسا اوقات حامل حديث كا پهنچاتا هي طرف اوسكي كه وه بهت
فقيه هوتا هي اوس سي پس اس حديث ني دلالت كي اسپر كه مصداق نضر الله كا وه شخص
هي كه تقليد كري افقه كي يعني فرد كامل كي واخرج عن ابن عباس قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من تولى من امر المسلمين شيئا فاستعمل عليهم رجلا

وهو يعلم ان فيهم من هو اولى بذلك واعلم منه بكتاب الله وسنة رسوله فقد
خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبراني ذكره عبد الحكيم في حاشية
الهداية ومثله في الهداية يعني روايت هي ابن عباس سي كه فرمايا رسول خدا صلى الله
عليه وسلم ني كه جو شخص متولي هو كسي امر كا امور مسلمانون مين سي پس مقرر كيا اون پر
كسي شخص كو حالانكه وه جانتا هي كه اون مين اور كوئي شخص زيادتي ساته اوسكي
اور بهت علم ركهتا هي اوس سي كتاب الله كا اور سنت رسول الله كا پس تحقيق خيانت كي
اوس ني الله اور رسول اوسكي كي اور جماعت مسلمانون كي روايت كيا اوسكو طبراني ني
اور مثل اوسكي مذكور هي هدايه مين پس اس حديث سي معلوم هوا كه جو زيادت علم هو اوسكي
تقليد لازم اور واجب هي پس ثابت هوئي ساته كتاب الله اور سنت رسول الله كي تقليد فرد
كامل كي نه فرد ناقص كي پس مقرر هي يه بات كه هو يه فرد كامل ائمه اربعه مين مجموع
هي باجماع اهل سنت كي جيسا كه گذرا پس جب اختيار كريگا مقلد مذهب فرد كامل كا ائمه
اربعه مين سي تو واجب هوگا اوسپر دوام اور استمرار ساته اس آيت اور ان حديثون
كي پس واجب ولازم هوا اوسپر دوام واستمرار مذهب امام اپني پر بحكم اس آيت اور
ان احاديث كي پس جو اس مقلد كو بدعتي يا مشرك كهي وه مخالف كتاب الله اور سنت
رسول الله كي هي اما اجماع اهل السنت والجماعة فقال الامام الغزالي في احياء
العلوم في الركن الثاني من الباب الثاني بل على مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل
فاذا مخالفة المقلد متفق على كونه منكرا بين المحصلين وهو عاص بالمخالفة
انتهى كها امام غزالي ني احيا العلوم كي ركن ثاني مين باب ثاني سي بلكه واجب
ولازم هي هر مقلد پر اتباع امام اپني كا هر مسئله مين اسواسطي كه مخالفت اپني امام كي

٣٦

منکر اور بدعت و حرام اور شنیع ہی باتفاق علماء کی اور روکنا اوسکا ہی بسبب مخالفت کرنی کے
تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال الامام الغزالی فی کیمیاء السعادة فی بحث باب
الامر بالمعروف والنهی عن المنکر فی بیان شروط المحتسب اگر شافعی مذہب نکاح
بی ولی کند یا نبیذ خرما خورد او را منع کردن روا بود کہ مخالفت کردن صاحب مذہب خود
نزد ہیچکس روا نبود انتہی کہا امام غزالی نی کہ اگر شافعی مذہب نکاح بغیر ولی کی کری
یا نبیذ خرما پیوی محتسب کو روا ہی منع کرنا اسواسطی کہ مخالفت کرنی مذہب امام اپنی کے
نزدیک کسی کی درست نہیں تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال شاہ ولی اللہ فی عقد الجید
والمرجح عند الفقهاء ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتہی کہا
شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید میں کہ مفتی بہ نزدیک فقہا کی یہ ہی کہ عامی جو منسوب ہی
طرف مذہب کی کہ وہ اوسکا مذہب ہی نہیں جائز اوسکو مخالفت اوس مذہب امام
اپنی کی تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ دہلوی کا قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان
الخضریة اعلم انہ لا ینافی ما ذکرنا من الزام العلماء للعامة بالتزام مذہب معین
لانہم ما الزموہم بذلک الا رحمة بہم فلولا الزامہم للعامی بمذہب معین لضل
عن طریق الہدی انتہی کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان خضری میں کہ جان
یہ بات کہ نہیں منافی ہی اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہم نی اس سی کہ علما نی لازم اور واجب کیا ہی
عامی کی واسطی لازم پکڑنا مذہب معین کا اسواسطی کہ ان علما نی نہیں لازم کیا ان کے
واسطی لزوم مذہب معین کا مگر واسطی مہربانی کی اون پر اسلئی کہ اگر نہوتا واجب و لازم
کرونا علما کا عامی کی واسطی مذہب معین تو البتہ گمراہ ہوتا طریق ہدایت سی قال
عبد الوہاب الشعرانی فی موضع اخر منہ واما من لم یصل الی شہود عین الشریعة

الاولی تجب علیه التقلید بمذهب واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم انتهی کلام عبد الوہاب شعرانی اور جگہ ایسا جو شخص کہ نہ پہونچے طرف مشاہدہ عین شریعت ظاہرکی یعنی مرتبہ اجتہاد کی تو واجب ہی اوسپر تقلید مذہب واحدکی جیساکہ گذرہی تقریر اوسکی اسطی خوف وقوع کی ضلالہ مین اور اسی پر عمل لوگون کا اب تمام ہوا کلام عبد الوہاب شعرانی کا قال القہستانی فی النقایہ شرح مختصر الوقایہ قبیل الاشربہ واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلہ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب ما یہواہ فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی فوجب فی المذہب الصلابہ ای اعتقادا وکونہ حقا وصوابا کما فی الجواہر ومشائخنا قالوا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطاء ومذاہب غیرنا خطا یحتمل الصواب کما فی المصفی انتہی کہا قہستانی فی نقایہ شرح مختصر وقایہ مین تہوڑا سا پہلی کتاب الاشربہ کی کہ جان تو یہ بات کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو متعدد باین طور کہ قایل ہی کل مجتہد مصیب کا مانند فرقہ معتزلہ کی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لیئی اختیار عمل کرنے مین ہر مذہب سی جو چاہے اور وہ شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد باین طور کہ وہ قایل ہی ان المجتہد قد یصیب وقد یخطی کا مانند ہماری علما کی تو وہ لازم کرتا ہی عامی کو امام واحد جیساکہ کشف مین ہی پس اگر اخذ کریگا ہر مذہب سے جو بات اوسکی خوش ہو گا وہ فاسق پورا جیساکہ شرح طحاوی مین ہے پس واجب ہی مذہب مین صلابت یعنی اعتقاد کرنا مذہب ہمارا حق اور صواب ہے یعنی پختہ اور مذاہب کے جیساکہ کتاب جواہر مین ہی اور علما ہماری فرماتی ہین کہ مذہب ہمارا صواب ہی احتمال ہی خطا کا اور مذہب غیر ہمارا خطا ہی احتمال

محمد بہاء الدین — محمد طیب الدین

ہی صواب کا جیسا کہ مصنفی میں ہی تمام ہوا کلام قہستانی کا قال الشیخ عبد الحق الدہلوی
فی مرج البحرین جہ در فقہ وکلام وجہ در تصوف امام ومتبوع وشیخ یکی باید پس انچہ گفتہ
اند الصوفی لا مذہب لہ صحیح نباشد مگر باعتبار اخذ واولی واحوط از روایات مذہب احد
کہ التزام واتباع آن کردہ است اگرچہ قول جمہور ائمہ آن مذہب نباشد وجمیع ائمہ طریقت
واساطین ملت تابع مذہب فقہا بودہ اند چنانچہ سید الطایفہ جنید بغدادی در مذہب
ابوثور بود وغوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی در مذہب امام احمد بن حنبل وشبلی
مالکی وحریری حنفی ومحاسبی شافعی قدس اللہ اسرارہم ورضی اللہ عنہم اجمعین انتہی
قال العارف الحقانی الشیخ عبد الحق الدہلوی فی الصراط المستقیم شرح سفر
السعادۃ فی دیباجۃ الکتاب قرار داد علما مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین
وتخصیص مذہب است وضبط وربط کار دین ودنیا ہمدرین صورت بود از اول مخیر
است ہر کدام را کہ اختیار نماید صورت دارد ولیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگری رفتن
بتوہم سوء ظن وتفرق وتشتت در اعمال واحوال خواہد بود قرار داد متاخرین علما
برین است وہو المختار وفیہ الخیر انتہی یعنی شرح سفر السعادۃ کی دیباچہ میں ہی کہ مقتضی ہی
علما کا او مصلحت دین اونکی تعیین او تخصیص مذہب کی ہی او ضبط اور ربط کا
دین ودنیا کا بہی اسی صورت میں ہی اول امر میں مخیر ہی جسکو چاہی اختیار کری لیکن
بعد اختیار ایک مذہب کے مذاہب ائمہ اربعہ سی بجانب دوسری کی جانا باعث توہم
بدظنی کی اور پراگندہ ہونی اعمال اور احوال دین کی ہوگا قرار داد متاخرین علما کا
یہی ہی اور یہی مختار ہی اور اسی میں خیر ہی تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا قال الشیخ
عبد الحق فی موضع آخر خانہ دین این چہار است وہر کہ ازین راہ بر دو دیگی

عبدہ محمد یوسف

الاجوبۃ المرقومۃ حقیق بالتصدیق جدیر بہ التحقیق کتبہ عبد مسکین محمد عبد القادر

محمد عبد القادر

من اجاب فقد اصاب

محمد شاہ

۳۹

لاریب فیہ صحۃ الجواب اصاب من اجاب فقط

محمد یوسف علی

محمد ... ۱۲ ... ۱۵ ماہ ... ذیقعدہ ... ۱۲ ... ۱ ...

ازین دو ما اختیار نموده براه دیگر رفتن و دوری دیگر گرفتن عبث و یاوه باشد کارخانه
عمل را ضبط بیرون افگندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک
طریق ورع و احتیاط دارد هم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی
و فائده اش اعم و اتم و احتیاط در آن اکثر و اوفر بود اختیار کند و براه رخصت و
مساهله و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق
محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان بر خلاف این بود و ایشان تعیین
مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمی دانستند انتهی کہا شیخ عبد الحق نے کہ کارخانہ
خانہ دین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب
اختیار کریں اوسکو مذہب اور دیگر کا عبث اور یاوہ ہی اور کارخانہ عمل کا ضبط اور
رابطہ سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص قصد سلوک
طریق ورع اور احتیاط کا رکھے ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل
اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر
اور اوفر ہو اختیار کریں اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوی اور یہ طریق متاخرین
کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین
کا برخلاف طریق متاخرین کی تھا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا
واجبات سے نہیں جانتے تھے تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین
تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین
تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب واحد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے لیکن طریق
علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے و هو المختار و فیه الخیرة فی غیره [illegible] خلاصه

کلام شیخ عبد الحق کا اور بیان متاخرین کی علماء زمانہ تقرر مذاہب اربعہ کی بین +

قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس

کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ

وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی

مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ

دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمی بانصاف ہی باب حکایت حال الناس میں کہ جان

یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑے اور دوسری سینکڑے میں نہیں جمع تھے تقلید پر ساتھ

مذہب احد بعینہ کی اور بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینہ کا

اور قلیل تھا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کی اور یہی یہہ واجب

اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب

التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب اثم یستوجب التعزیر انتہی

یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے

گناہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی

مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب

الشافعی وغیرہ بل اطلقوا تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب

بمذاہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب لیس للعامی

ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے

شرح در المختار میں بیچ اس قول کی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علماء پاک

اور منزہ کیا ان کو اللہ تعالی نے اس سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

یعنی مذاہب اربعہ سے بلکہ جاری کیا ہے اوسنے ان عبارات کو واسطے منع کرنیکے

انتقال سے واسطے خوف کرنے تلاعب فی الدین کی ساتھہ مذہب مجتہدین کی اور

دلالت کرتا ہے اوس پر وہ جو ہے قنیہ مین از روی حوالہ بعض کتب مذہب کی نہین

سمجھا ہے عامی کو یہ کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کی اور

برابر ہے اس مین حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر

المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعة قد اجتمعت

الیوم فی المذاهب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن

کان خارجا من هذه المذاهب فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهی

کہا طحاوی نے شرح در المختار کی کتاب الذبح مین کہ کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق

اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئے ہین اب مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور

شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سے ہے وہ اہل بدعت اور

نار سے ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیة توجب

علی مقلد ابی حنیفة ان یعمل بقوله ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقله الشیخ قاسم فی

تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق

وهو المختار فی المذهب انتهی کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ مین کہ واجب

ہے مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرے ساتھہ قول اونکی کی اور نہین جائز اوسکو

عمل کرنا ساتھہ قول غیر اونکی کے واسطے اس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ

قاسم نے تصحیح اپنی مین جمیع اصولیین سے کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل

کی بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب مین تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

یعنی اگرچہ بعضی لوگوں سے جواز رجوع کرنیکا تقلید سے بعد عمل کی آیا ہے لیکن مختار اور محقق یہ ہے کہ نہیں رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق ہیں ثابت ہوا کلام امام
اور عبد الوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبد الحق اور حموی
اور شامی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم سے اتفاق علماء اہل سنت وجماعت کا
اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سے بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفے نہیں
ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالۃ فی جواب القفال بل
یجب حتما ان یعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذهب مالک واما مذهب ابی حنیفة وغیرهم ولیس
ان ینتحل من مذهب الشافعی فی البعض ما یهواه ومن مذهب غیره فی الباقی
ما یرضاه لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصله
انه یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم شیٔ ومذهب
غیره اباحة ذلک الشیٔ بعینه او علی العکس فهو ان شاء مال الی الحلال وان شاء
مال الی الحرام فلا یتحقق المحلل والمحرم وذلک باطل انتهی کہا ملا علی قاری نے
رسالہ میں جو جواب قفال میں ہے کہ بلکہ واجب ہے اوسپر کہ معین کرے ایک
مذہب ان مذاہب سے یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل میں یا مذہب مالک کا
یا مذہب ابو حنیفہ وغیرہم کا اور نہیں جائز اوسکو کہ لیوے مذہب شافعی سے
کچھ جو چاہے اور مذہب غیر دوسرے سے باقی میں جو پسند کرے اسواسطے کہ
بیشک ہم اگر جائز رکھیں اسکو تو البتہ پہونچاوے گا یہ طرف خبط کی اور طرف
خروج کی ضبط سے کہ حاصل اوسکا رجوع کرنا ہے طرف نفی تکلیف کے

کہ مذہب شافعی کا جاہتا ہو تحریم ایک شی کو اور مذہب غیر کا جاہتا ہو اباحت شی
کو بعینہ یا بالعکس پس وہ اگر جاہی تو مایل ہو طرف حلال کی اور اگر جاہی تو
مایل ہو طرف حرام کی پس نہ متحقق ہوی حلت اور نہ حرمت اور اس مین انتفا کرنا
تکلیف کا ہی اور باطل کرنا قاعدہ اس تکلیف کا اور جڑ اوکھیڑ دینا ہے قاعدہ اس
تکلیف کا اور یہہ باطل ہی یعنی بالاجماع لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل
الا بہ فیکون واجبا لان مقدمۃ الواجب واجب بالاجماع یعنی اگر نکرین ہم اتباع
مذہب واحد کا واجب تو اسوقت مباح ہوگا یہہ کہ عمل کری کسی مجتہد کی قول پر
جو جاہی اقوال مجتہدین سی صحابہ سی لیکر آخر تک پس اسوقت سوای مسئلہ اجماعیہ
کی کوئی شخص کسی مسئلہ مین مکلف نرہیگا نہ حلت مین اور نہ حرمت مین پس کارخانہ
دنیکا اسوقت برہم درہم ہوجاویگا سب کہیہ حلال اور مباح ہوجاویگا سوای
امر مجمع علیہ کی حاصل اسکا یہہ ہی کہ اگر تقلید مذہب واحد کی واجب نہو تو سب
تکالیف شرعیہ سوای امر مجمع علیہ کی منتفی اور باطل ہوجاوینگی فثبت ان تقلید
المذہب الواحد واجب لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل الا بہ فیکون
واجبا لان مقدمۃ الواجب واجب قال الشیخ احمد فی تفسیرہ الاحمدی تحت
ایت ففہمناہا سلیمن اذا التزم احد مذہبا وجب علیہ ان یدوم علی مذہب
الملتزمہ ولا ینتقل عنہ الی اخر انتہی کہا شیخ احمد نی بیچ تفسیر احمدی کے
اس آیت ففہمناہا سلیمان کی نیچی جبکہ لازم پکڑا کسی شخص نے مذہب کو تو واجب ہے
اوسپر کہ دوام کرے مذہب ملتزم پر اور نہ انتقال کری طرف مذہب اور کے
قال فی الفتاوی العالمگیریۃ فی کتاب التحریر حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر

كذا في جامع الاخلاطي انتهى كما في فتاوى عالمگیری کی کتاب التعزیر میں کہ جو حنفی
انتقال کرے طرف مذہب شافعیہ کی تو تعزیر دیا جاوے جیسا کہ جواہر اخلاطی میں ہے
قال في الدر المختار في كتاب التعزير ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر كذا في السراجية
انتهى کہا در المختار کی کتاب تعزیر میں کہ جو حنفی انتقال کرے طرف مذہب شافعی کے
تعزیر دیا جاوے جیسا کہ سراجیہ میں ہے قال في تفسير الطيبي العلامة ليس للعامي ان يتحول من مذهب الى
مذهب ويستوي فيه الحنفي والشافعي انتهى کہا فیہ میں کہ نہیں جائز عامی کو
کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کی اور برابر ہیں اس حکم میں
حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی قال صاحب البحر الرائق في الرسائل الزينية قال ابن
الهمام في فتح القدير في بعض اظهر ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
على مقلديه واجب الافتاء بغيره لا يجوز لهم انتهى کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل
زینیہ میں کہ کہا ابن الہمام نے فتح القدیر میں بعض سبب اسکی ظاہر ہوا کہ صواب ہے
کہ گئی ہیں طرف اسکی ابو حنیفہ اور تحقیق عمل اوپر مقلدین ابو حنیفہ کی واجب ہے
اور نہیں جائز فتوی دینا مقلدین ابو حنیفہ کو ساتھ قول غیر ابو حنیفہ کی تمام ہوا کلام
ابن الہمام صاحب فتح القدیر کا قال الطحطاوي في شرح الدر المختار في بحث الشفق
قال صاحب الهداية في التجنيس الواجب عندي ان يفتى بقول ابي حنيفة على كل حال
یعنی کہا طحطاوی نے شرح در مختار کی بحث شفق میں کہ کہا صاحب ہدایہ نے تجنیس میں
کہ واجب ہے نزدیک میرے کہ فتوی دیا جاوے ساتھ قول ابی حنیفہ کے بہر حال قال
في الدر المختار في كتاب القضاء وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي قضى من ليس
مجتهدا كحنفية زماننا بخلاف مذهبه عامدا لا ينفذ اتفاقا انتهى

کہا در مختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ سے منقول ہے کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہمارے زمانے کی ہیں مخالف مذہب اپنے کی عمداً تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وهبان فی فصل ادب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اهل الاجتهاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذهب من یقلده هل یصح ام لا وحاصل ما فی المسئلة
انهم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذهبه ذاکرا مذهبه لا یصح حکمه قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان هذا بلا خلاف بین اصحابنا انتهی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ مشتمل ہیں دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانے ہمارے کی مخالف
مذہب اپنے کی صحیح ہے یا نہیں حاصل ما فی المسئلہ یہ ہے کہ تحقیق علما کہتے ہیں
جس وقت حکم کرے قاضی مقلد مخالف مذہب اپنے کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنے کا
تو نہیں جائز ہے حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر سے کہ یہ متفق علیہ ہے
درمیان ہمارے ائمہ کے قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انه لو قضی بخلاف مذهبه مع العلم لم یجز هذا فی قولهم انتهی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابو بکر رازی نے کہ اگر حکم کرے
قاضی مخالف مذہب اپنے کی عالمکر تو نہیں جائز ہے حکم بالاتفاق قال فی الترصیع
فی بحث التسمیع لا خیر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
[illegible] فی مسائل التقلید انتهی وعلیه [illegible] علماء [illegible]
[illegible] تعالی کہا ترصیع کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خیر بیچ اس کے کہ ہو

خن بعض مسائل میں اور خفا ہی بعض مسائل میں اور ایسی عبارت بہت ہین
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہین کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلای ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ بندہ یک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہی واسطے حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتی ہیں اور عمل بہ کرتی ہیں کہ ساتھ اتفاق خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہی تو یہ لوگ فرقہ اہل بدعت سی ہیں جیسا کہ عبارت طحطاوی سی مفہوم ہوتا
صحیح ہی اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب فرماتی ہیں
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتی ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہماری پیشوا
اور مقتدا ہیں ہمارا بہ ہیں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہی ہہ کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرے اسکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی

سید محمد نذیر حسین

جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبوں کی پیچھے نماز پڑھنی نادرست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالوں کو برا کہنے والے
مردود وگمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

ضیاء الدین احمد خیر خواجہ | محمد کرم اللہ | عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب
عندہ ام الکتاب

عبدہ محمد قطب الدین

الجواب صحیح و المجیب وہو المولوی محمد شاہ نجیح و الجواب صحیح و خلاف الحق و
الہ صحیح و اتباع الحق و ابداً حسن و ریح کما ہو من اجلاج اہل الحق [illegible]

محمد ہاشم | سبحان بخش

جو کہ جناب مولوی محمد سید نذیر حسین صاحب
فتوے میں کہ فقیر کے پاس ہے اسقدر تحریر اپنے ہاتھ سے فرما کر مزین مہر سے
فرمایا ہے عبارتہ ہکذا بعینہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت ضلالت
کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے پس جبکہ وہ مردود اور گمراہ فرمادیا گیا
تو بے شک اسکے پیچھے نماز جایز نہیں

عبدالغفار الحقانی

جواب مرقوم صحیح ہے
اور مجیب رحمۃ اللہ نے کتب معتبرہ سے ارقام فرمایا ہے اور اپنی رای کو دخل نہیں دیا
فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور مستحسن بلکہ واجب ہے کیونکہ دین پر
چلنا سہل ہوجاتا ہے لیکن جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا دے وہ
کیوں تقلید کرے تقلید تو واسطے بے علموں کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ پہنچے
ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی پیچھے شافعی کی یا شافعی
کی پیچھے حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کرے الاشرائط و ارکان مقتدی کے
مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرایق شرح کنز الدقایق اما الصلوۃ خلف الشافعی
فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء بہ صحیح
والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ
واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

محمد عبد الحکیم | محمد عبد القادر

الجواب صحیح وعلیہ العمل فی المکۃ المعظمۃ زادہا اللہ شرفا و المجیب المولوی
محمد شاہ کہ صاحب رسالہ معیار الحق کے ہیں یہ رسالہ موصوف بہت خوب ہے

بمد روایات معتمدہ سنیفہ علی الناظرین حسنہا اذ تم بعون اللہ جواب من معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ بہی رد مقدمہ لامذہبی
ہیں بی نظیر ہی من شا فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب [مہر: محمد منصور علی]

الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا + واقتدار
الحنفی خلف الشافعی لاحتیاط لیس قولا معقولا + ومن لا مذہب لہ فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل وفی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ مردودا ومخذولا ومن لا ینسب الی ہولاء ولا ہولاء فلن یجد لہ سبیلا
معقولا وجواب المجیب حق ولا قبول وقال الملقب بحکیم محمد مسعود [مہر] اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بہیجا اور منے اول سے آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ سے نہایت مستند اور مملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوے یعنی عند اللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کرے اسواسطے مجہ احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی

[مہر: ... علی] رأیت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
ولا الی ہولاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد ... | محمد عماد الدین

الجواب صحیح من کتب المذہب والادلۃ الفقہ والاصول وختمت علی کل ما الروایات الفقہیۃ المعتبرۃ

محمد یوسف علی خان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین اور مفتیان شرع متین اس امر مین کہ مقتدی کو
پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا پکار کر **جواب** بر ماہران تفاسیر
قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نہین کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین
کے کہتے ہین دعا ہے۔ بموجب اس کے سنی ہین ہی کیونکہ دعا موسی اور امین ہارون کو اللہ تعالی
نے کما فی الجلالین دعا علیہم وامن ہارون علی دعائہ قال اللہ تعالی
قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ آمین دعا ہین سے ہے
اور اخفاء اسکا اولی ہے جیسا کہ کہا ہے صاحب تفسیر مدارک نے کان موسی
علیہ السلام یدعو وہارون یومن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاءہ
اولی انتہی ما فی المدارک اور دوسری جاہ تفسیر سورہ فاتحہ مین صاحب مدارک نے
لکہا ہے کہ آمین قرآن مین سے نہین ہے وقال علیہ السلام لقننی جبریل آمین
عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب وقال انہ کالختم علی الکتاب وامین من
القرآن بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہے صاحب

معالم التنزیل نے کہ آمین دعا ہے اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعا
کان من موسیٰ لانہ روی ان موسیٰ کان یدعو وھارون یومن والتامین دعاء
اور اسی طرح سے لکہا ہے صاحب تفسیر حسینی نے بہی اور کہا عطا نے کہ آمین دعا ہے
جیساکہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور اسی سبب سے کہ آمین قرآن مین سے نہین ہے
کتابت بہی آمین کی قرآن مین درست نہین ہے اور نہ جیساکہ لکہتا ہے حسن حصین
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ اصل دعا مین اخفا ہے یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرے جیساکہ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین
فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ ای سرا پس کلام الٰہی سے آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہے نہ کہ پکار کر کیونکہ آیت مطلق ہے چاہیے دعا بیرون نماز ہو اور چاہے اندرون
نماز پس بسبب قاعدہ اصول فقہ مطلق اپنے اطلاق ہی کی عمل کریگا تاوقتیکہ تخصیص اس
مثل آیت وحدیث متواتر ——— وحدیث مشہورہ نہ پائی جاوے اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہورہ سے نہین پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کی آہستہ سے کہنا چاہیے جیساکہ کہا ہے ملا علی قاری نے نقلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیة الاخفا ولاشک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیه صوت القرآن کما انه
لا یجئی کتابته فی المصحف ولهذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ بکونه لیس من القرآن مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا مین اخفا ہے اور بے شک کہ آمین دعا ہے پس آمین مین بہی
اخفا چاہیے اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن مین سے نہین ہے پس لائق
نہین ہے کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کی ہو اسیواسطے اجماع ہے اس امر پر کہ

۱۵۱

کہ اعوذ کو آہستہ سے پڑہی کیونکہ قرآن میں سے نہیں ہی لیکن ثابت ہوا کلام الٰہی سے کہ امین کو
آہستہ سے کہی جیسا کہ احادیث نبوی سے وہ یہ امر کہ ہیں چنانچہ صحیح ترمذی میں وائل بن
حجر سے صحیح حدیث آئی ہی عن وائل بن حجر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین امین وخفض بہا صوتہ رواہ الترمذی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد ولا الضالین کی آمین کو آہستہ سے کہا اور اس حدیث کو احمد اور ابو داود
طیالسی اور ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسانید میں اور طبرانی نے بیچ معجم اپنی کی اور
دار قطنی نے اپنی سنن میں اور حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہی اور حاکم نے کہا ہی
کہ یہ حدیث صحیح ہی عینی شرح بخاری مختصرا اور مسند ابی حنیفہ میں بروایت ابراہیم
آیا ہی کہ چار چیز کو آہستہ سے نماز میں کہا چاہئے سبحانک اللہم اور اعوذ اور
بسم اللہ اور آمین عن حماد عن ابراہیم قال اربع یخافت بہن الامام
سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعوذ من الشیطان وبسم اللہ
الرحمن الرحیم وآمین مسند ابی حنیفہ للخارزمی اور محمد بن الحسن نے بیچ اپنی
کتاب الآثار میں اسکو نقل کیا ہی اور طبری نے تہذیب الآثار میں حدیث نقل کی
ہی کہ عمر و علی رضی اللہ تعالی عنہما آمین کو پکار کے نہ کہتے تہے بلکہ آہستہ سے کہتے تہے
حدثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید بن ابی وائل قال لم یکن عمر و علی رضی
اللہ تعالی عنہما یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین یعنی ماسوا اسکی
حدیث سکتہ کی جو کہ صحیح ترمذی اور سنن ابی داود میں روایت سمرہ بن جندب سے آئی ہے
صاف دلالت کرتی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ولا الضالین کی آمین آہستہ
کہتے تہے عن سمرة قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکر

ذلك عمران بن حصين قال حفظنا السكتة فكتبنا الى ابى بن كعب بالمدينة فكتب ابى
ان حفظ سمرة قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل فى صلوته
واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلك واذا قرا ولا الضالين رواه الترمذى
وابوداؤد اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد ولا الضالین کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سکتہ کرتے تھے اور اوسمین آمین کو آہستہ سے کہتے تھے جیسا کہ کہا ہے طیبی نے
قال الطیبی والاظہر ان السکتة الاولی للثناء والثانیة للتامین انتہی مرقات پس ثابت ہوا
آیت قرآنی اور احادیث نبوی سے کہ آمین کو آہستہ سے کہے پکار کر نہ کہے اور جو شخص
کہ پکار کر آمین کو کہتے ہیں اونکی دستی کوئی دلیل قوی آیت قرآنی یا احادیث نبوی
علیہ الصلوة والسلام سے نزدیک فقیر کے نہیں پائی جاتی کیونکہ جہر بالآمین میں صراحة
فقط دو حدیثیں صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں حالانکہ یہہ ہر دو حدیث مجروح
اور معلل ہیں اور مخالف آیت قرآنی کی اور جو کہ اس قسم کی حدیثیں ہوں اوپر
عمل کرنا اور اوس سے مسئلہ نکالنا نزدیک ماہران احادیث اور تفاسیر اور
اصول کی ممنوع ہے اون میں سے ایک حدیث وائل بن حجر کی ہے حدثنا
بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن سلمة بن کهیل
عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا غیر
المغضوب علیهم ولا الضالین وقال آمین ومد بها صوته رواه الترمذی اور
ابوداود میں بجای ومد بها صوته کے رفع بها صوته آیا ہے حدثنا محمد بن کثیر
انا سفیان عن سلمة عن حجر ابی العنبس الحضرمی عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرا ولا الضالین قال آمین ورفع بها صوته رواه ابوداود

اور ایک روایت میں ابوداود کی جو کہ وائل بن حجر سے کی ہے اس طرح سے آیا ہے حدثنا
مخلد بن خالد الشعیری نا ابن نمیر نا علی بن صالح عن سلمة ابن کہیل عن حجر بن
عنبس عن وائل بن حجر انه صلی خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فجهر بامین الحدیث
اور سنن ابن ماجه میں جو وائل بن حجر سے روایت آئی ہے وہ اس طرح سے ہے حدثنا محمد بن
الصباح وعمار بن خالد الواسطی قالا حدثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحق عن عبد الجبار
بن وائل عن ابیه قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم فلما قال ولا الضالین قال
امین فسمعناها منه رواه ابن ماجه اور دوسری حدیث ابی ہریرہ کی ہے جس میں کہ
راوی بشر بن رافع ضعیف ہے حدثنا نصر بن علی نا صفوان ابن عیسی عن بشر بن
رافع عن ابی عبد الله بن عم ابی هريرة عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال
كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیهم ولا الضالین
قال امین حتی یسمع من یلیه من الصف الاول رواه ابوداود اور ابن ماجه میں یہ ہی حدیث
اس طرح سے آئی ہے حدثنا محمد بن بشار حدثنا صفوان بن عیسی حدثنا بشر بن رافع
عن ابی عبد الله بن عم ابی هريرة عن ابی هريرة قال ترك الناس التامين وكان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال امین حتی
یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد رواه ابن ماجه سوا ان دو حدیثوں
کی جو کہ باسناد مختلفہ آمین میں اور کوئی حدیث صراحۃ جہر بالآمین میں صحاح ستہ
کی اندر موجود نہیں ہیں اور یہ سب ضعیف اور معلول ہیں اپر عمل کرنا درست نہیں ہے
یعنی ممنوع ہے کہ احکام حلال اور حرام وغیرہ کی احادیث ضعیفہ سے نکالے
جاویں ولیکن مواعظ اور قصص میں بیان کرنا کچھ مضایقہ نہیں ہے جیسا کہ

کہا ہی سید شریف جرجانی نی اپنی رسالہ اصول حدیث مین و یجوز عند العلماء التساہل
فی اسانید الضعیف دون الموضوع من غیر بیان ضعفہ فی المواعظ والقصص وفضائل
الاعمال لا فی صفات اللہ تعالی و احکام الحلال والحرام انتہی اور اسی طرح سی ہی اصول
فقہ مین اور بوجوہ ضعف اور معلول کی یہہ مین کہ حدیث ابی ہریرہ کی جو کہ ابو داود
اور ابن ماجہ مین ساتھہ روایت بشر بن رافع کی آئی ہی وہ ضعیف ہی کیونکہ بشر بن رافع
ضعیف ہی جیسا کہ کہا ہی تقریب التہذیب مین بلکہ یہہ حدیث قریب موضوع کے ہے
کیونکہ گونجنا مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف عقل کی ہی اسواسطی کہ مسجد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پختہ نہ تہی بلکہ درخت کہجور سی بنی ہوی تہی تہم اوسکے
درخت کہجور کی تہی اور چہت اوسکی ٹہنیون اور پتی کہجور سی بنی ہوئی تہی جیسا کہ
حدیث صحیحین وغیرہ مین آیا ہی عن ابی سعید الخدری قال وکان المسجد علی عریش
مختصر الحدیث و صحیح مسلم مین اس طرح سی آئی ہے قال ابو سعید الخدری وجاءت
سحابۃ فمطرنا حتی سال سقف المسجد وکان من جرید النخل الحدیث اسی طرح سے
کہا ہی شارحین نی وکان سقف مسجدہ فی زمانہ عن اغصان النخل انتہی اور
یہہ امر عند العقل اظہر من الشمس ہے کہ گونجنا مسجد کا پختہ گنبذ دار مین ہو سکتا ہی نہ کہ
اوس مسجد مین جسکی چہت پتون سی پٹی ہوئی ہو اسواسطی کہ ہوا ایسی چہت مین
رک نہین سکتی اور دوسری یہہ کہ مضمون حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ فقط آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کی آمین کہی ہیں کیونکر عقل مین آسکتا ہی کہ فقط ایک آواز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسی مسجد کہ سقف اوسکی پتون سی ہو گونج پڑے
اور فقط اہل صف اول ہی کی سنین اور دوسری صف والی نہ سنین اور جو حدیث

۵۵

که مخالف عقل صریح کی هو وه بهی موضوع هوتی هی جیسا که نخبة الفکر مین کها هے

درباب اقسام موضوع او صریح العقل حیث لا یقبل شی من ذلک التاویل نخبة الفکر

اور دوسری یهه که حدیث هذا مدرج هے که قول فیرتج بها المسجد کا حدیث ابی هریره

سی نهین هی بلکه بعض کی راوی نی اسکو زیاده کیا هی کیونکه ایک هی حدیث هی که

ابوداؤد کی روایت مین کلمه فیرتج نهین هی اور ابن ماجه مین یهه کلمه زیاده آیا که مخالف

عقل صریح کی هی اور دیگر احادیث کی بهی مخالف هی اور تیسری یهه که حدیث مین

اضطراب واقع هی جو که یهه حدیث ابوداؤد مین بروایت نصر بن علی آئی هی اسمین یهه

کلمه هی حتی یسمع من یلیه من الصف الاول اور ابن ماجه مین جو بروایة محمد بن بشار

آئی هی اوس مین کلمه من یلیها نهین بجای اوسکی اخیر مین فیرتج بها المسجد لاحق

کیا هی جو که عقلا او نقلا بعید هی غرض که اس حدیث ابی هریره پر بباعث ضعیف

هونی سندکی اور بجهت وجوه بالا کسی طور پر عمل درست نهین هی باقی رهی ایک حدیث

وائل بن حجر کی وه بهی قابل سند او عمل کی نهین هی کیونکه وه اسناد حدیث وائل

بن حجر کی جو که ابن ماجه مین آئی هی منقطع هے کیونکه عبد الجبار اپنی باپ سی مرسل

بیان کرتا هی عبد الجبار بن وائل ثقة لکنه ارسل عن ابیه تقریب اور یهه حدیث

مدلس بهی هی کیونکه جب سماعت عبد الجبار کی اپنی باپ سی ثابت نهوئی اور ساتهه

عن کی روایت کی هی پس یهی امر موجب تدلیس کا هی مثابه که عبد الجبار نے

اپنی شیخ کو بباعث کسی جرح کی چهوڑدیا اور اپنی باپ کی طرف نسبت حدیث

کی کی المدلس ما اخفی علیه اما فی الاسناد وهو ان یروی من لقیه او عاصره

مالم یسمعه منه علی سبیل یوهم انه سمعه منه فمن صنعه ان لا یقول حدثنا

بل یقول قال فلان وعن فلان ونحوہ السید الشریف اور یہہ قسم مردود ہی پس
عمل کرنا اس پر جائز نہیں اور ما سوا اسکی ابو بکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یادداشت
حدیث کی خوب نہین ہی ابو بکر بن عیاش لما کبر ساء حفظہ تقریب پس
بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا حدیث وائل بن حجر کی ساتھہ اس اسناد کی
قابل حجت کی نہی اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ یہہ
حدیث وائل بن حجر کی ابو داؤد مین ساتھہ روایت علی بن صالح کے
آئی ہی وہ بہی مضطرب اور ضعیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے
اور ابو داؤد مین جو کہ حدیث بروایت مخلد بن خالد آئی ہی اوس مین
عبد اللہ بن نمیر نی علی بن صالح سی اور اونہی سلمہ سی روایت کی ہی اور
ترمذی مین جو یہہ حدیث آئی ہی اوس مین بجای علی بن صالح کے
العلاء بن صالح ہی یعنی عبد اللہ بن نمیر نی العلاء بن صالح سی اور اونہی
سلمہ سی روایت کی پس معلوم نہین کہ العلاء بن صالح صحیح ہے یا علی بن صالح
اور العلاء بن صالح وہمی ہی جیسا کہ کہا تقریب مین علاء بن صالح الاسدی
کہ اوہام پس یہہ طریق حدیث کا بہی قابل حجت کی نہ ہوا اور نہی حدیث
وائل بن حجر کی جو کہ ابو داؤد مین بروایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بہی
ضعیف اور مدلس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا ضعیف ہے
جیسا کہ کہا تقریب مین محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا
مدلس ہی کما فی التقریب پس یہہ بہی سند قابل حجت کی نہی کیونکہ
یہہ سب قسمین جرح وہ مین سی ہین اب رہی وہ سند حدیث وائل بن حجر کی

جو کہ ترمذی میں ساتھہ روایت سفیان کی آئی ہی اور اوس میں کلمہ مد بہا
صوتہ کا ہی وہ بہی مدلس اور منقطع ہی کیونکہ سفیان مدلس ہی جیسا کہ کہا تقریب
میں پس سفیان نی بجای خفض بہا صوتہ کی مد بہا صوتہ کہا اور منقطع اسواسطے
ہی کہ سفیان کو سلمہ سی اس حدیث کی سماعت نہین پہونچی کیونکہ سفیان نی سلمہ
سی ساتھہ عن کی روایت کی ہی اگرچہ حدیث عنعنہ کی ہم معاصرین محمول
اوپر سماع کی ہوتی ہی مگر مدلس جو حدیث ساتھہ عن کی روایت کری وہ سماعت
پر حمل نہین کی جاتی ہی وعنعنة المعاصر محمول علی السماع الا من مدلس فانها
لیست محمولة علی السماع نخبة الفکر پس یہہ بہی سند حدیث وایل بن حجر کے
قابل حجت کی نرہی کیونکہ حدیث مدلس قابل حجۃ کی نہین جس مین خفض بہا صوتہ
مذکور ہی کہ پہلی اسکی گذری کیونکہ شعبہ سفیان سی اعلی درجہ کا ہی شعبۃ
ثقة حافظ متقن کان ثوری یقول امیر المومنین فی الحدیث وکان عابدا
تقریب سفیان ثقة حافظ فقیه امام حجة وکان ربما دلس تقریب اور سوا
اسکی یہہ حدیث اول ہی کیونکہ معنی مد بہا صوتہ کی یہہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی تعلیم صحابہ کے ہمزہ آمین کو مد سی کہا تا کہ معلوم ہو صحابہ
کو کہ آمین مین مد ہی نہ کہ قصر جیسا کہ آمین بقصر ہمزہ سی بہی آیا ہی پس ثابت
ہوا کہ جمیع طرق حدیث جہر بالآمین کی مجروح اور معلل ہین کہ اون پر عمل کرنا
درست نہین ہی کیونکہ اقسام مردود مین سی ہین چنانچہ بر ماہران اصول احادیث
پر مخفی اور محجب نہین پس جبکہ کوئی حدیث جہر بآمین کی صحت کو نہ پہونچی تو باقی
رہا عمل آیت کریمہ کا کہ اخفا ہی پس ثابت ہوا کہ آمین کو آہستہ سے کہنا چاہیے

اور اگر بالفرض والتقدیر کسی حدیث کو ان مین سی صحیح بہی مانا جاوی تو بہی آیت
کی ہوتی خبر واحد پر عمل کرنا درست نہین ہی کیونکہ آیت کریمہ وادعوا ربکم تضرعا
وخفیہ الخ مثبت ہی اس امر کو کہ آمین آہستہ سی کہنی چاہیی اور خبر واحد
مظہر ہوی اس کی کہ آمین جہر سی کہنی چاہیی اور کتب اصول فقہ سی ظاہر اور باہر ہے
کہ خبر واحد ناسخ آیہ قرآنی قطعی الدلالۃ کی نہین ہوسکتی پس اس خبر واحد سے
کہ مظہر جہر کی ہی مدلول آیت کا کہ اخفا آمین ہی باطل نہین ہوسکتا اور نہ اس
آیت اور حدیث مین تعارض ہوسکتا ہی کیونکہ تعارض مساوی دلائل مین کہ
ایک کو دوسری پر ترجیح نہو ہوتا ہی فرکن المعارضۃ تقابل الحجتین علی السواء لا
مزیۃ لاحدہما علی الاخر فی الذات والصفۃ لولی الاتوا اور آیہ کریمہ کو ترجیح ہے اور
احادیث کی تا وقتیکہ آیت پر عمل ہوسکی حدیث پر عمل کرنا باین طور کہ مخالف حکم آیت
کی ہو ممنوع ہی کما فی کتب الاصول اور زیادتی لینی بہی حکم خبر واحد کی اوپر حکم
آیت کی منع ہی اور خبر واحد مخصص عموم آیت قرآنی کو بہی نہین ہوتی جیسا کہ کتب
اصول فقہ سی ثابت ہی پس اب ضرور ہوا تطبیق دینا حدیث اور آیت مین باین طور
کہ حکم آیت کا باقی رہی اور باطل نہو اور وہ اس طرح سی ہی کہ احادیث سکتہ سے
ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل شروع فاتحہ اور بعد ولا الضالین
کی سکوت فرماتی تہی پس واسطی اطلاع اور تعلیم صحابہ کی ایک دو بار آمین کو آواز جہر
سی کہا تا کہ صحابہ کو معلوم ہو کہ بعد ولا الضالین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حالت سکوت مین آمین کو کہتی ہین جیسا کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے
باینوجہ کہ اہل صف اول کی سنتے تہے نہ کہ صف دوم والے جیسا کہ پہلی اسکی

حدیث گذری ہی پس معلوم ہوا کہ جہر نہ تھا کیونکہ اس طریق کہنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا آمین کو واسطی اطلاع صحابہ کے مثبت جہر آمین کو نہین ہوسکتا جو اکثر
نماز
اکثر قراۃ ظہر مین قراۃ کو اسی طرح سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی کہ
مقتدی بخوبی سنتی تہی اور معلوم کرتی تہی کہ فلان سورۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہ
رہی ہین جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حدیث آئی ہی عن ابی قتادہ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین الاولیین من صلوۃ الظہر
بفاتحۃ الکتاب و سورتین یطول فی الاولی ویقصر فی الثانیۃ ویسمع الآیۃ احیانا
متفق علیہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول دو رکعتون نماز ظہر مین سورۃ
فاتحہ اور دوسری سورتین اس طرح سی پڑہتی تہی کہ مقتدیون کو آیت سورۃ کی
~~سنائی دیتی تہی کبہی کبہی [illegible] اور لفظ احیانا سی [illegible] معلوم ہوتا ہی کہ [illegible]~~
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ امر ہوتا تہا کہ مقتدی آیت کو خوب سنتی تہی
اسی طرح سی آمین کو ایک دو بار صحابہ نی سنا چنانچہ موید اس تقریر فقیر
کی قول طیبی کا ہی کہ گذرا والاظہر ان السکتۃ الاولی للثناء والثانیۃ للتامین
اور فقط حدیث وائل بن حجر سی اگر جہر آمین ثابت ہو تو لازم ہی کہ حدیث
ابی قتادہ سی جہر بالقراۃ نماز ظہر مین ثابت ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح ہی بلکہ حدیث
ابی قتادہ کی بہت اصح اور اقوی ہی اور چند طرق سی صحیحین مین آئی ہی بہ نسبت
حدیث وائل بن حجر کی کہ سوا دو سہ طریق کی کہ وہ بہی معلول اور مضطرب
ہین نہین آئی سوا اسکی یہہ کہ جب حدیث شعبہ اور سفیان کی باہم معارض
ہوئین تو حدیث شعبہ کی کہ مطابق حکم آیت کی ہی ترجیح دی گئی اور حدیث

٦٠

سفیان کی جیسا کہ حکم متعارض کا ہی کما فی کتب الاصول پس آہستہ کہنا آمین
کا اس جہت سی بہی ثابت ہوا اور اصل مین تو مقتدی کو ان احادیث سے
جہر بآمین کہنا کسی طرح سی ثابت ہی ہنین ہو سکتا کیونکہ جن احادیث مین کہ
ذکر جہر بآمین کا ہی وہ بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہ کہ بہ نسبت صحابہ
کی یعنی فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کی آمین کہی اگر کوئی شخص قایل
جہر بآمین کا ہو تو بہ نسبت امام کی ہو نہ کہ بہ نسبت مقتدیون کی اور وہ احادیث
جو کہ صحیحین مین درباب کہنی آمین کی آئین ہین کہ اوس مین مقتدی بہی شامل مین
وہ بلفظ قول ہین عام ہین جہر اور اخفا کو اون سی صراحۃ جہر ہنین ثابت ہوتا
اگر کوئی قائل جہر بآمین کا فقط لفظ قول سی جہر ثابت کری تو لازم آتا ہی کہ حدیث
عبد اللہ ابن مسعود سی کہ درباب التحیات بلفظ قول آئی ہی جہر ساتہہ التحیات کے
ثابت ہو جیسا کہ صحیحین وغیرہ کتب صحاح مین ہی قال عبد اللہ کنا اذا صلینا خلف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی جبرائیل و میکائیل السلام علی فلان
وفلان فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو السلام
فاذا صلی احدکم فلیقل التحیات للہ الخ پس چاہیی کہ لفظ فلیقل سی جہر ساتہہ التحیات کے
ثابت ہو حالانکہ کوئی اس امر کا قایل ہنین ہو الپس ہہ امر ضرور ہنین ہی کہ لفظ
قول کا ہمیشہ جہر ہی پر دلالت کرتی جیسا کہ قائلین جہر بآمین نے اپنے گمان
مین سمجہہ رکہا ہی بلکہ احادیث قولیہ سی بہی اخفا آمین کا ثابت ہی کیونکہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو فرمایا کہ جسوقت امام ولا الضالین کہی پس تم بہی آمین
کہو یہہ نہ فرمایا کہ جب امام آمین کہی تم بہی آمین کہو یہان سی کہنا امام کا پکار کے

آمین کو ثابت نہوا ملکہ قرینہ سیاق حدیث کا صاف دلالت کرتا ہی کہ جب امام آہستہ
سی آمین بعد ولا الضالین کی کہی تو مقتدی بہی آہستہ سی آمین کہین مثل کہنی
ملائکہ کی کیونکہ موافقت ملائکہ کی آمین مین او سوقت ہوسکتی ہی جبکہ مقتدی بہی آہستہ
سی کہین جیسا کہ ملائکہ آہستہ سی آمین کو کہتی ہین عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من
وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری پس نزد فقیر کے ثابت
اور تحقیق ہوا کہ واسطی جہر با آمین کی کوئی دلیل صحاح ستہ اور آیۃ قرآنی سی نہین پائی جاتی
اور واسطی آہستہ کہنی آمین کی آیۃ قرآنی صاف دال ہی پس آمین کو آہستہ کہنا نماز مین
امام اور مقتدی کو اولی اور انسب اوفق سنۃ اور حکم الٰہی کی ہی فافہم ولا تجادل
الا بالتی ہی احسن ان اللہ لا یحب المعتدین وما علینا الا البلاغ المبین وہو الموافق و
المعین والیہ ارشاد الضالین اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا
وارزقنا اجتنابہ حررہ شیخ رحیم بخش دہلوی الملقب بہ محمد مسعود شاہ نقشبندی
حررہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۴ ہجری

رحیم بخش محمد مسعود شاہ

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدارین

محمد قطب الدین عبدہ

فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد

اصاب من اجاب و اجاب من اصاب

محمد عبد القادر

والجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ اعلم وعلمہ احکم

محمد شاہ

محمد منصور علی

تمت

محمد کریم اللہ

الکتاب

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح و شام یہہ آیات سات سات
بار پڑہے کفایت کرتا ہے اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکی کو حسبی اللہ
لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت کرتا ہے ہر چیز سے یعنی دفع کرتا
ہے ہر برائی کو اور ایسی ہی صبح و شام کو اس اعوذ کا پڑہنا محفوظ رکھتا ہے ہر موذی
جانور سے اور ایسی ہی جو کوئی منزل پر اوتر کر یہہ پڑہے تو نہین ضرر کرتی کوئی
چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ یہہ ہے اعوذ باللہ بکلمت اللہ التامات من شر
ما خلق اور فرمایا کہ جو کوئی منزل پر اس اعوذ کو تین بار پڑہے ان تین آیتون اخیر سورہ
حشر کے ایکبار پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر ستر ہزار فرشتے
کہ دعا بخشش کرتے ہیں شام تلک و اگر اوس دن مرتا ہی شہید مرتا ہے اور جو
کوئی شام کو پڑہتا ہے یہی درجہ پاتا ہے وہ اعوذ یہہ ہے اعوذ باللہ السمیع العلیم من
الشیطان الرجیم اور آئتین یہین ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک
القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ
عما یشرکون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح
لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم اور فرمایا ہے کہ جو کوئی
آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی پڑہتا ہے صبح کو محفوظ رہتا ہے یعنی سب بلیات
اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کے شام تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک
محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیۃ الکرسی مشہور ہے اور آیۃ ابتدا غافر
کی یہہ ہی حم تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل

وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھیگا اوسکو

ثواب مانند سو حج کرنیوالی کی اور جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھے ہوگا اوسی ثواب مانند

ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کے لیئے دیئے یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہہ کہ سو جہاد کیے ہوں

جو لا الہ الا اللہ پڑھے صبح و شام سو سو بار ہوگا ثواب مانند ثواب سو غلام ازاد کرنیوالے کی

وہ غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیسی ہوں اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہیں ہوگا

کوئی بہتر عمل میں اوسدن اوس شخص سے لیکن وہ کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ

اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص یہہ کلمہ پڑھے بعد نماز صبح کے اور مغرب کے

ہیئت نماز پڑھتے ہوئی لیلی کلام کرنیکے اور پھرنیکے نماز سے دس دس بار لکھی جاتی ہیں اوسکے

لیئے بدلے ہر کلمہ دس نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں دس برائیاں اور بلند کیئے جاتی ہیں اوسکے

لیئے دس درجے اور اوسدن رات میں پناہ میں رہتا ہے ہر امر بری و مکروہ سے اور شیطان سے

اور نہیں پہنچتا ہے کسی گناہ کو کہ لاحق ہووا اوسکو نے اور ہلاک اور فضول کرتے اوسکو اوس دن

رات میں یعنی بسبب توفیق استغفار کے یا عفو کردیگا کے سوای شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک

کردیگا اور ہوتا ہے سب لوگوں بہتر اعمل میں مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑھے اور نسائی کی

ایک روایت میں آیا ہے کہ عوض ہر کلمہ کے ثواب آزاد کرنے ایک غلام کا ہوتا ہے کلمہ یہہ ہے لا الہ الا اللہ

وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شیء

قدیر اور دس بار درود صبح و شام پڑھے کہ بہت فضیلت آئی ہے اوسکی اور سات بار صبح و شام

اللھم اجرنی من النار پڑھے تو پناہ میں رہتا ہے آگ جہنم سے بعد مرنیکے اور صبح و شام کو پڑھے الحمد

سورہ فتحہ سورہ سجدہ سورہ ملک سورہ دخان اور آیتیں اخیر حشر کہ بہت فضیلتیں انکی آئی ہے اور دین

دنیا کی حاجتوں کیلیے مفید ہے جو چاہے ظرف جلیل مرے سے جو کچھ لے اور ان کر سوال...

تمام شد

٦٤

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ا		متنازعہ	متنازع فیہ
۳	۱۸	بس واسطی	بس بعد واسطی
۵	۵	من سواد	من بعد السواد
ایضا	۷	اربعہ کی مصلحت	اربعہ پر مصلحت
ایضا	۱۰	مخالف سے اہل	مخالف رجوع اہل
ایضا	۱۴	وقد تابعوهم	وخدم تابعوهم
۶	۳	احمد حنبل	احمد بن حنبل
ایضا	۱۰	ہوتی وہ	ہوتی ہی وہ
ایضا	۱۶	سیروا	سبروا
ایضا	۱۹	تقلید	تقئید
۷	۱	منهاج الصول	منهاج الاصول
ایضا	۷	استنباط کئے	استنباط کے
ایضا	۱۱	تقلید مطلق	تقئید مطلق
ایضا	۱۵	البعض	بعض
۸	۳	جمع کیا	جمع کئے
ایضا	۹	تقلید بغیر ان کے	تقلید غیر
۹	۱۵	کیونکہ امام	کیونکہ کوئی امام
۱۰	۲	بہ مواطن	بہ فی مواطن
ایضا	۱۹	قال رسول	قال جمع رسول
۱۱	۲	لا یخرج	لا یحرج
ایضا	۸	غیرہ خوف	غیر خوف
ایضا	۱۲	بعد از ان پھر	بعد از ان تکسیر جاری ہو پھر
ایضا	۱۳	[illegible]	احادیث صحیحہ کے
ایضا	۱۴	لیوم	لیوم ثم یستنظر
۱۲	۱	عایشہ قال	عایشہ قالت
ایضا	۱۶	احمد حنبل	احمد بن حنبل
۱۳	۱۹	بس عمل نماز	بس بھی نماز
۱۴	۷	ائمہ ثلثہ	ائمہ ثلثہ
ایضا	۱۸	اربعہ کا کل	اربعہ کی کل
۱۵	۶	مذہب ائمہ	مذاہب ائمہ
ایضا	۹	گذارا	گذراد
ایضا	۱۰	فضلا آفات	فضلائے ثقات
ایضا	۱۱	روایات روایات آئندہ	روایات آئندہ
ایضا	۱۳	کل کی ائمہ اربعہ	کل ائمہ اربعہ کے
ایضا	۱۷	مقتدی کی مقتضی	مقتدی کی بھی مقتضی
۱۶	۱۱	مقتدی مذہب	مقتدی کی مذہب

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۲	وبترابجر	وبتر البحر
ایضا	ایضا	ججنوا	بجنحوا
ایضا	۱۳	قواعدمذاہب	قواعدالمذاہب
ایضا	۱۴	هذالمعتمد	هذاهوالمعتمد
ایضا	ایضا	ججنوا	جانحوا
ایضا	۱۸	رای متصدی	رای المقتدے
۱۸	۱۷	اوه سوقت	اوس وقت
ایضا	۹	یزعم فیہ	یزعم منہ
ایضا	۱۱	من الخارجر	من الخارج
ایضا	۱۲	الاهام القبلة	الامام القبلة
ایضا	ایضا	ولابنحو انحرافا	ولاینحرف انحرافا
ایضا	۱۳	لفوك	لفرك
ایضا	۱۴	یراعلی الترتیب	یراعی الترتیب
۱۸	۱۷	باآن طور	باین طور
ایضا	۱۹	کهڑاہوا	کهڑاہو
۱۹	۹	منی	من المنی
ایضا	۱۰	الاقدلمرکوان	الاقدم رتبة
۲۱	۴	الکافی باب	الکافی فی بابه
۲۲	۲	شُرح الکنز	شرح الکنز

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۱	بجد و	یجید
ایضا	۸	الاعتقاد	لاعتقاد
ایضا	۱۵	الشافعی	شافعی
۲۴	۱	امدحان الحکرر	صحیح فقط کہا
ایضا	۱۲	اقتدکیا	اقتدا کیا
۲۶	۷	کہ متحقق	کہ نہ متحقق
۲۸	۸	ججنوا	جنحوا
۳۱	۹	فلاو لا	فلا یصح ولا
ایضا	ایضا	بل الصافی	بل الصلوة
۳۲	۱۸	لوسحر اقتدی	توح اقتدائے
ایضا	۱۹	الخلوف المدام	الخلاف الدائم
۳۳	۱	اتفاق	اتفاقا
ایضا	۹	ہین ہیہ	ہین ہو
۳۴	۱۸	فی شرح الکنز ذکر	فی شرح الکنز کہا
۳۵	۷	الی ورد	الی الفرد
۳۶	۵	اولی ہی سابقہ	اولی ہی ان ہی سابقہ
ایضا	۱۰	اربعہ مین ممنوع	اربعہ مین سی ایک کی تقلید خروج ائمہ اربعہ سی ممنوع
۳۷	۱۳	اضل	حنبل
ایضا	۱۵	ونیزکو	چنیزکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۶	قبیل الاشربہ	قبیل کتاب الاشربۃ
ایضا	۹	اعتق وکونہ	اعتقد کونہ
ایضا	۱۰	مذاھب	مذھب
ایضا	۱۶	مباتات	مباحات
ایضا	۱۷	کرنا مذہب	کرنا مذہب
۳۹	۱۷	اقوال	احوال
۴۰	۷	اور جبکہ	اور جبکہ دوسرے
۴۱	۳	مجتہدین	مجتمعین
ایضا	۹	مجتہدین	مجتہد معین
ایضا	۱۵	جرافا	خوفا
ایضا	۱۶	لبعض الکتب	لبعض کتب
۴۲	۱	تذاہب	کی مذاہب
ایضا	ایضا	فی عبارات	فی ان عبارات
ایضا	۵	الطحاوے	الطحطاوے
ایضا	۹	الطحاوی	الطحطاوی
ایضا	۱۵	وجیب	واجب
۴۴	۶	واجیب	واجبتہ
ایضا	۱۴	واجب	واجبتہ
۴۶	۸	بین دو	حین بعیہ دو
ایضا	۱۲	متفق علیہ	متفق علیہ
ایضا	برحاشیہ	والی سے	واحد سے
۴۹	۱۲	جبر دیوسے	جزادیوسے
۵۰	۱	عباد الدین	بہاؤ الدین
ایضا	۱۱	فی بیان کی الخ	تعالی فی دعا کر کے بیان کیا ہی فدا جبیت
ایضا	۱۷	لقلبی	لقلب
ایضا	۱۸	القاتحۃ	فاتحۃ
۵۱	۲	والتابلین	والتامین
ایضا	۴	اور ایسی	اور اسی
ایضا	۸	تضیرعا	تضرعا
ایضا	۱۴	اخفا	اخفاء
۵۲	۴	الضالین آمین	الضالین قال آمین
ایضا	۱۲	المخازمی	للخوارزمی
ایضا	۱۵	لم یکن لہ عمر	لم یکن عمر
۵۳	۱	عمر بن حصین	عمران بن حصین
ایضا	۲	اسکتنان	السکتتان
ایضا	۴	بین اس	بیں اس
ایضا	۶	والاطہر	والاظہر
۵۵	۴	وہ ضعف	وجوہ ضعف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۶	روک	رک
۵۶	۳	فزع	فیروزخبر
۵۷	۱۴	کہ ادہام	اوہام
۵۸	۸	نجۃ الفکر	نخبۃ الفکر
۵۹	۳	الخ مثبت	الخ عام ہی مثبت
۶۲	۱۰	الموافق	الموفق
ایضا	۷	دلیل صحاح	دلیل قوی صحاح

برادران دین اہل سنت وجماعت کو کہ جو پابند مذہب حنفی ہیں مژدہ ہووے کہ اب بعنوان رسالہ تحفۃ العرب والعجم یعنی حرمین محترمین شریفین اور امصار ودیار ہند میں شائع ہوتا ہے یعنی چھپا ہے جسمیں تقلید امام معین کو واجب اور منکر اسکو مردود وگمراہ لکھا ہے اور دوسرا رسالہ انوار الحق بردین [illegible] سنہ تالیف اوسکا مظہر الحق اور سنہ طبع اوسکا مظاہر الحق ہی چھپا ہے اور رسالہ انتصار الحق اور رسالہ صیانۃ الناس عن وسواس الخناس بھی عنقریب تیار ہونیکو ہے فالحمد للہ علی ذلک